## ہڈی جوڑنے کے لئے

تین دن تک سورۂ تَوبہ کی آیت:129 اوّل آخِر دُرود شریف کے ساتھ ایک ایک بار پڑھ کر بار بار دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ٹوٹی یا پھٹی ہوئی ہڈی جُڑ جائے گی۔ (گھریلو علاج، ص84)

## تلاشِ مَعاش

تلاشِ مَعاش کے لئے ”سورۂ اِخلاص“ کو بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ ایک ہزار ایک بار، اوّل آخِر سو سو مرتبہ دُرود شریف، عُروجِ ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تاریخ تک کے زمانہ) میں پڑھنا نہایت مؤثر ہے۔ (کام کے اوراد، ص4)

## ایسے بخار کا روحانی علاج جو دواؤں سے نہ جاتا ہو

عمل کے دَوران مریض سُوتی (یعنی Cotton کے) کپڑے پہنے رہے (کے ٹی یا دوسرے مصنوعی دھاگے کے بنے ہوئے کپڑے نہ ہوں) اب کوئی دُرُست قراٰن پڑھنے والا باوُضو ہر بار بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ باآوازِ بلند 21 بار سُوْرَۃُ الْقَدْر اس طرح پڑھے کہ مریض سُنے، مریض پر دَم بھی کرے اور پانی کی بوتل پر بھی دَم کرے۔ مریض وقتاً فوقتاً اس میں سے پانی پیتا رہے۔ یہ عمل تین دن تک مسلسل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بخار چلا جائے گا۔

(بیمار عابد، ص25)

## گمشدہ کے واپَس آنے یا اُس کی خبر ملنے کے لئے

ایک بڑے کاغذ کے چاروں کونوں پر ”یَاحَقُّ“ لکھ کر آدھی رات کو یا کسی بھی وَقت دونوں ہاتھوں پر رکھ کر کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر دعا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ یا تو گمشدہ فرد جلد واپَس آجائے گا یا اُس کی خبر مل جائے گی۔ (مدّت: تاحُصولِ مُراد)

(مینڈک سوار بچھو، ص21)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ
بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

سراج الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا
بفیضانِ نظر امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ


# ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)


نومبر 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 11




مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)


ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے
+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1 / 422، حدیث: 3149)

## مُناجات

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یارب
ہو میٹھے میٹھے مدینے کا غم عطا یارب

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں
تِری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یارب

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر
ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارب

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارب

گناہ گار طلبگارِ عَفو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصَلہ یارب

میں پُل صراط بِلا خوف پار کر لوں گا
تِرے کرم کا سہارا جو مل گیا یارب

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذاب نار سے عطّاؔر کو بچا یارب

از: شیخ طریقت امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص76

## مَنقَبَت

پیروں کے آپ پیر ہیں، یا غوث المدد
اَہلِ صَفا کے مِیْر ہیں، یا غوث المدد

رنج و اَلَم کثیر ہیں، یا غوث المدد
ہم عاجز و اسیر ہیں، یا غوث المدد

ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں
ہم ہیں الم کے تیر ہیں، یا غوث المدد

کس دل سے ہو بیان بے دادِ ظالماں
ظالم بڑے شریر ہیں، یا غوث المدد

اَہلِ صَفا نے پائی ہے تم سے رَہِ صفا
سب تم سے مُستَنِیْر ہیں، یا غوث المدد

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں، یا غوث المدد

دل کی سنائے اخترؔ دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نِیْر ہیں، یا غوث المدد

از: تاجُ الشّریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ
سفینۂ بخشش، ص74

**مشکل الفاظ کے معانی:** اَہلِ صَفا: نیک لوگ۔ مِیْر: امیر کا مُخَفَّف، سردار۔ بے دادِ ظالماں: ظالموں کے ظلم و ستم۔ رَہِ صَفا: نیکی کی راہ۔ مُستَنِیْر: روشنی طلب کرنے والے۔ نِیْر: آنسو۔

# نظامِ کائنات چلانے والے

مفتی محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ(۱) وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ(۲) وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ(۳) فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ(۴) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ(۵) ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی اور آسانی سے تیرنے والوں کی، پھر آگے بڑھنے والوں کی، پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)۔(پ30، النّٰزِعٰت:1 تا5)

تفسیر: ان آیات میں پانچ قسم کی جماعتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جمہور علماء و مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سب فرشتوں کی جدا جدا جماعتیں ہیں یا کچھ فرشتوں کی جماعتیں ہیں اور کچھ تمام فرشتوں کے اوصاف ہیں: ﴿ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ(۱) ﴾ سے مراد سختی سے روح نکالنے والے فرشتے، ﴿ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ(۲) ﴾ سے مراد نرمی سے مومنوں کی روح نکالنے والے فرشتے، ﴿ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ(۳) ﴾ سے مراد مومنوں کی روحیں لے کر آسمان میں تیرنے والے فرشتے، ﴿ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ(۴) ﴾ سے مراد حکمِ الٰہی کی تعمیل میں آگے بڑھنے والے فرشتے اور ﴿ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ(۵) ﴾ سے مراد کائنات کا نظام چلانے والے فرشتے۔

خلاصہ آیات یہ ہے کہ اُن فرشتوں کی قسم! جو کافروں کے جسموں سے اُن کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں اور اُن فرشتوں کی قسم! جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں اور ان فرشتوں کی قسم! جو مومنین کی روحیں لے کر زمین اور آسمان کے درمیان آسانی سے تیرتے ہیں، پھر اُن فرشتوں کی قسم! جو اپنے مقرر کردہ کام پر جلد پہنچتے ہیں، پھر اُن فرشتوں کی قسم! جو دنیا کے کاموں کا نظام چلاتے ہیں۔ اِن تمام قسموں کے ساتھ محذوف جوابِ قسم یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔(بغوی، النّٰزِعٰت، تحت الآیۃ:5،4/411)

**ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے:**

اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اُسی کے حکم سے ہو جائے، کیونکہ اُس کی شان ہے: ﴿ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ(۸۲) ﴾ ترجمہ: اُس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس سے فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔(پ23، یٰسٓ:82) اُس کی شان ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠(۲۰) ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ ہر شے پر قادِر ہے۔(پ1، البقرۃ:20) اُس کی شان ہے: ﴿ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُﭤ(۱۶) ﴾ ترجمہ: (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے۔(پ30، البروج:16) اُس کی شان ہے: ﴿ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ ﴾ ترجمہ: بادشاہی میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور یہ (بھی) نہیں کہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہو۔(پ15، بنی اسرائیل:111) اس تمام عظمت و قدرت کے باوجود اُس کا قانون یہ ہے کہ کام وسیلے سے ہو، اسی لئے دنیا کا ہر کام، نظامِ کائنات چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

آیت سے معلوم ہوا کہ بعض صفاتُ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان لفظی طور پر مُشترک ہیں، جیسے "علی، سمیع، بصیر"، اُنہیں میں سے تدبیرِ کائنات بھی ہے، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کائنات کے کاموں کی حقیقتاً تدبیر فرمانے والا ہے اور فرشتے بھی مُدَبِّراتِ اَمر یعنی کاموں کی تدبیر کرنے والے ہیں، چنانچہ فرشتوں کے تدبیرِ اُمور کے متعلق قرآن مجید میں بکثرت آیات ہیں۔ چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

**کچھ فرشتے اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے ہیں،** فرمایا: ﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴾ ترجمہ: اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے۔(پ29، الحاقۃ:17) **کچھ فرشتوں کے ذریعے وحی اترتی ہے:** ﴿ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴾ ترجمہ: اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو۔(پ14، النحل:2) **کچھ فرشتے نامہ اعمال لکھتے ہیں،** فرمایا: ﴿ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ ترجمہ: اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔(پ30، الانفطار:10 تا 12) **کچھ فرشتے نگہبانی کرتے ہیں،** فرمایا: ﴿ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ﴾ ترجمہ: اور وہ (اللہ) تم پر نگہبان (فرشتے) بھیجتا ہے۔(پ7، الانعام:61) اور فرمایا: ﴿ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ﴾ ترجمہ: آدمی کے لیے اس کے آگے اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔(پ13، الرعد:11) **کچھ فرشتے روحیں قبض کرتے ہیں،** فرمایا: ﴿ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴾ ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔(پ7، الانعام:61) اور فرمایا: ﴿ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کیے جاؤ گے۔

(پ21، السجدۃ:11)

**فرشتے اہلِ ایمان کی مدد کے لئے بھی اترتے ہیں:** ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے۔(پ21، الاحزاب:9) **اور فرشتے کافروں پر عذابِ الٰہی بھی اتارتے ہیں،** چنانچہ فرمایا: ﴿ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴾ ترجمہ: اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے تو اُن کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے۔(پ12، ھود:77)

**چند اہم باتیں:**

1 یہ چند آیات ذکر کی گئی ہیں، اس طرح کی کثیر آیات اور سینکڑوں احادیث موجود ہیں، جن میں فرشتوں کے نظامِ کائنات چلانے کا تذکرہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی علامات ہیں۔ قرآنِ مجید سے معلوم ہوا ہے کہ بندگانِ خدا کے اختیارات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور خدا کے اجازت یافتہ بندوں کے لئے اگر کائنات میں وسیع تصرفات کا عقیدہ رکھا جائے، تو یہ بالکل درست اور قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

2 کائنات میں تصرُّف کا اختیار اللہ تعالیٰ نے صرف فرشتوں ہی کو نہیں دیا، بلکہ انسانوں میں بھی مقبول بندوں کو عطا کیا ہے جیسے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو بہت طاقت عطا فرمائی، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تصرفات کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِ جُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ ۚ﴾ ترجمہ: جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناکر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرکے نکالتا۔(پ7، المآئدۃ:110)انبیاء علیہمُ السّلام کے ان تصرُّفات کو ”مُعجزہ“ کہا جاتا ہے۔

3 کائنات میں تصرف کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ(۳۸) قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ(۳۹) قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ﴾ ترجمہ: سلیمان نے فرمایا: اے درباریو!تم میں کون ہے جو اُن کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کردوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟(پ19، النمل:38تا40)

دعا: اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ذوالحجۃ الحرام 1442ھ اور محرم الحرام 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یااللہ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”6 مُردوں کے واقعات“ پڑھ یا سُن لے اُسے رِزقِ حلال کھانے اور بچّوں کو بھی حلال کھلانے کی توفیق عطا فرما اور اُس پر جہنّم کی آگ حرام کردے۔ اٰمِیْن 2 یااللہ پاک! جو کوئی 35 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ اہلِ بیت“ پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو اہلِ بیتِ کرام کی سچّی غلامی نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر۔ اٰمِیْن 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”امام حُسین کے واقعات“ پڑھ یا سُن لے اُسے حضرت امام حُسین کی مبارک سیرت پر چلنے کی توفیق عطا کر اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمِیْن 4 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”جُوئے میں جیتا ہوا مال“ پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو ”جُوئے“ سے محفوظ فرماکر رزقِ حلال پر قناعت عنایت فرما اور اپنے سِوا کسی کا محتاج نہ کر۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

| رِسالہ | پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی | اسلامی بہنیں | کل تعداد |
|---|---|---|---|
| 6مُردوں کے واقعات | 21لاکھ95ہزار794 | 7لاکھ61ہزار765 | 29لاکھ57ہزار559 |
| فیضانِ اہلِ بیت | 22لاکھ84ہزار658 | 8لاکھ6سو51 | 30لاکھ85ہزار309 |
| امام حُسین کے واقعات | 22لاکھ45ہزار177 | 8لاکھ25ہزار292 | 30لاکھ70ہزار469 |
| جُوئے میں جیتا ہوا مال | 22لاکھ10ہزار47 | 8لاکھ90ہزار765 | 31لاکھ8سو12 |

# دُعا میں کیا مانگیں؟

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اللہ پاک سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ یعنی اے اللہ! ہمارے تمام امور میں ہمارے انجام کو اچھا کردے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ میں رکھنا۔[1]

اللہ پاک سے بھلائی مانگنے کو "دُعا" کہتے ہیں۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں دعا کرنے کا حکم بھی دیا ہے اور دُعا قبول کرنے کی خوش خبری بھی سنائی ہے۔[2] نیز یہ بھی ارشادِ ربانی ہے: اے ابنِ آدم! اگر تو مجھ سے مانگے گا تو میں تجھے دوں گا اور تو مجھ سے نہیں مانگے گا تو میں تجھ پر غضب فرماؤں گا۔[3]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا کی اہمیت یوں بیان فرمائی ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔[4]
ایک موقع پر یہ بھی ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار، دِین کا سُتُون اور آسمان وزمین کا نُور ہے۔[5]

## دُعا میں کیا مانگا جائے؟

اس سلسلے میں اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے اُس کا فضل مانگو کہ اللہ کو "مانگنا" پسند ہے۔[6] رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "فضلِ الٰہی" پر مشتمل بہت سی جامع دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اُنہی میں سے ایک دعا عافیت مانگنے کی ترغیب پر مشتمل مذکورہ حدیث میں ذکر کی گئی ہے۔

شروع میں مذکور حدیثِ پاک میں تمام کاموں میں حُسنِ اختتام طلب کرنے کے ساتھ دنیا کی رُسوائی اور عذابِ آخرت سے پناہ کی دعا مانگی گئی ہے۔ تمام کاموں میں حُسنِ اختتام سے مراد یہ ہے کہ ہمارے ہر عمل کا نتیجہ اچھا ہو اور دنیا کی رُسوائی سے مراد مصیبت، غرور، دھوکے اور دشمن کے تسلّط سے پناہ ہے۔[7]

اِن تین دعاؤں کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

### 1 تمام جائز کاموں میں حُسنِ اختتام:

یہ بات ذہن میں رکھئے کہ اچھے کام کا نتیجہ حسین جب کہ بُرے کام کا نتیجہ بھیانک نکلتا ہے لہٰذا بُرا کرکے اچھے کی اُمید رکھنا عقل مندی نہیں۔ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کام تو اچھا شروع کردیتا ہے مگر نتیجہ خراب نکلتا ہے اور جب وہ اِس خرابی کی ظاہری وجوہات کھوجنے جاتا ہے تو اِس کام میں بدنیتی، مستقل مزاجی کی کمی، لاپرواہی، سُستی وکاہلی کی وجہ سے ہونے والی کوتاہیاں بطورِ ثبوت کے سامنے آتی ہیں لیکن جب بندہ اپنے اچھے کام کے لئے اپنے ربّ سے یوں ہم کلام ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی سے اُس کی اُمیدیں بندھ جاتی ہیں، اللہ پاک بھی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

اپنے بندے پر کرم نوازی فرماتا ہے اور بطورِ انعام اُس کی کوشش کا اچھا رزلٹ عطا فرما دیتا ہے۔ خدانخواستہ اگر وہ بظاہر ناکام بھی ہو جائے تو رحمتِ الٰہی اُس کے لئے سہارا فراہم کرتی ہے، اُس کے ٹوٹے دل کو حوصلہ مہیا کرتی ہے اُسے نئے عزم کے ساتھ دوبارہ اپنے مقصد کو پانے کے لئے اُبھارتی ہے اِس تمام مرحلے میں ربّ سے تعلق باقی رکھنا اور زبان پر ناشکری کے کلمات نہ لانا اور دُعا کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔ ربِّ کریم نے حدیثِ قُدسی میں دُعا مانگنے والوں کو حوصلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَنَا مَعَہ، اِذَا دَعَانِیْ یعنی بندہ جب مجھ سے دعا کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔[8]

### 2 دنیا کی رُسوائی سے پناہ:

ہر کوئی عزت کی زندگی جینا چاہتا ہے اور ذِلت و رُسوائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، اپنے طور پر وہ احتیاط کرتا ہے مگر یہ سب انسانی تدابیر ہیں جن سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ربِّ کریم کی کرم نوازی شاملِ حال ہونا ضروری ہے اور رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ دعا ہے لہٰذا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس حدیث میں ہم کو ذِلت و رُسوائی سے بچنے کی دعا مانگنے کی تعلیم دی ہے۔

### 3 عذابِ آخرت سے پناہ:

عذابِ آخرت سے پناہ مانگنا کتنا اہم ہے؟ اسے سمجھنے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ عذابات ملاحظہ کیجئے: 1 رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: انسانوں کی آگ جسے وہ جلاتے ہیں جہنم کی آگ کے ستر اجزا (یعنی حصوں) میں سے ایک جز ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (عذاب کے لئے تو) یہ دنیاوی آگ ہی بہت تھی۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ میں دنیاوی آگ کی مثل انہتر (69) فیصد اضافہ کیا گیا ہے اور ہر فیصد کی گرمی اِس کے برابر ہے۔[9] 2 جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا تو وہ کھوپڑی کو چیرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور پیٹ کے اندر کا سب کچھ کاٹ کر قدموں سے نکل آئے گا، یہی صَہْر (یعنی گل جانا) ہے۔ اور بار بار یونہی کیا جائے گا۔[10] 3 ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے تو وہ اس میں ستر برس تک گرتی چلی جائے گی پھر بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنم کا ذِکْر کثرت سے کرو کیونکہ اس کی گرمی شدید ہے، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گُرز (یعنی ہتھوڑے) لوہے کے ہیں۔[11] 4 جہنم میں بُخْتی اونٹوں کی گردنوں کی مثل سانپ ہیں ان میں سے کوئی بھی سانپ ایک مرتبہ جہنمی کو ڈسے گا تو وہ اس کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرے گا، یونہی جہنم میں خچر کی گردن کے برابر بچھو ہیں ان میں سے کوئی بھی بچھو جہنمی کو ڈنک مارے گا تو وہ اس کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرے گا۔[12] 5 جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتّٰی کہ ان کے چہروں میں لمبے گڑھے بن جائیں گے، اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے تو ضرور چلنے لگیں۔[13] 6 جہنمیوں میں جسے سب سے ہلکا عذاب ہو گا اس کے آگ کے جوتے اور تسمے ہوں گے، جس سے اس کا دماغ یوں کھولتا ہو گا جیسا کہ ہنڈیا کھولتی ہے، وہ سمجھے گا مجھے ہی سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہو گا۔[14]

لہٰذا دنیا میں اُن تمام کاموں سے بچئے جو آخرت کے عذاب کا سبب بنیں اور یہ دعا مانگنے کا بھی معمول بنائیے۔

---

(1) مسند احمد، 6/196، حدیث: 17645 (2) پ2، البقرۃ: 186، پ24، المؤمن: 60 (3) الدعاللطبرانی، ص29، حدیث: 24 (4) ترمذی، 5/243، حدیث: 3382 (5) مستدرک حاکم، 2/162، حدیث: 1855 (6) ترمذی، 5/333، حدیث: 3582 (7) التیسیر شرح جامع الصغیر، 1/207 (8) مسلم، ص1442، حدیث: 2675 (9) بخاری، 2/396، حدیث: 3265 (10) ترمذی، 4/262، حدیث: 2591 (11) ترمذی، 4/260، حدیث: 2584 (12) مسند احمد، 6/216، حدیث: 17729 (13) ابن ماجہ، 4/531، حدیث: 4324 (14) مسلم، ص111، حدیث: 517۔

# دیدارِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اس کی برکتیں (قسط:03)

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کی بھی کیا بات ہے۔ بے شمار اولیا و صُلحا وہ ہیں کہ جنہوں نے خواب میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا، اگر ان تمام واقعات کو جمع کیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ یوں تو بے شمار افراد اَن گنت خواب دیکھتے ہی رہتے ہیں لیکن قربان جایئے مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ ان کا خواب میں تشریف لانا بھی کیسا باکمال ہے کہ عقل دَنگ رہ جائے۔ کسی کو خواب میں رُخسار پر بوسہ دیں تو حقیقت میں نہ صرف گال کو مہکا دیں بلکہ پورے کے پورے گھر کو اپنی مبارک خوشبو سے عطر دان بنا دیں جیسا کہ حضرت محمد بن سعید رحمۃُ اللہِ علیہ کے خواب میں تشریف لاکر رخسار پر بوسہ دیا جس سے اُن کی آنکھ کھل گئی، اُن کی اہلیہ بھی جاگ اُٹھیں، اس وقت سارا گھر مُشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بوسے کی برکت سے اُن کا رُخسار بھی آٹھ دن تک خوشبو سے مہکتا رہا۔[1]

**نابینا کو بینائی عطا فرما دی:** ان کا خواب میں جلوہ افروز ہونا بھی کیسا مشکل کشائی کرتا ہے کہ بسا اوقات نابینا کو بینائی عطا فرما دیتے ہیں جیسا کہ جلیلُ القدر امام و مُحدّث حضرت یعقوب بن سفیان فَسْوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے طلبِ حدیث کے لئے کئی شہروں کا سفر کیا۔ ایک بار میری ملاقات ایک شیخ سے ہوئی، میں ان کے پاس رہنا چاہتا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکوں۔ میرے پاس نَفْقَہ قلیل (یعنی خرچہ کم) تھا نیز میں مُسافر بھی تھا، اس لئے ہمیشہ رات میں تحریری کام کیا کرتا اور دن میں شیخ کو سنا دیتا۔ میں ایک رات حسبِ معمول لکھ رہا تھا حالانکہ رات کافی گزر چکی تھی اچانک میری آنکھوں میں پانی اُتر آیا اور میری بینائی جاتی رہی۔ مجھے میرا چراغ اور گھر کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں اپنی بینائی اور حصولِ علم کی نعمت سے محرومی پر زار و قطار رونے لگا۔ آخر کار روتے روتے میں نے ایک جانب ٹیک لگائی تو میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے یعقوب بن سفیان! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری بینائی چلی گئی، مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ غریبُ الوطن ہوں، آپ کی احادیث لکھنے کی نعمت سے محروم ہو گیا ہوں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "قریب آؤ"، میں قریب ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری آنکھوں پر اپنا دستِ رحمت یوں پھیرا جیسے کچھ دَم فرما رہے ہوں۔ حضرت یعقوب بن سفیان فَسْوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں روشن ہو چکی تھیں اور مجھے سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ پس میں نے فوراً اپنا نسخہ اٹھایا اور چراغ کی روشنی میں احادیث لکھنا شروع کر دیں۔[2]

**آپ کی مہمان نوازی مرحبا:** کسی بھوکے کے خواب میں تشریف لائیں تو عالَمِ رؤیا میں ہی ایسی تازہ روٹی عطا فرمائیں کہ جو کھالی سو کھالی اور جو بچ گئی وہ ہاتھ میں موجود پائی جیسا کہ جلیلُ القدر عارف و امام، شیخُ الشام، ابوعبدُاللہ احمد بن یحیٰ ابن الجلاء رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 306ھ) فرماتے ہیں: میں مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً میں حاضر ہوا تو مجھ پر فاقے گزرے۔ میں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزار پُرانوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضَیْفُکَ یعنی میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ میں خواب میں

* رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہی کھانے لگا، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور باقی آدھی روٹی ابھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ (3)

**مدینے کی دعوت:** حضرت سیّدنا بلال حَبشی رضی اللہ عنہ جن دنوں ملکِ شام میں رہا کرتے تھے آپ کو ایک دن خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی تو آقائے کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَاهٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَال "اے بلال! یہ کیا جفا ہے؟ تم ہم سے ملاقات کرنے نہیں آتے؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوگئے۔ آپ نے فوراً رختِ سفر باندھا اور اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوگئے۔ (4)

حضرت امام ابوعبدُ اللہ محمد بن موسیٰ مالکی (وفات:683ھ) نے اپنی ایمان افروز کتاب "مِصْبَاحُ الظَّلَامِ فِي الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِخَيْرِ الْاَنَامِ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ" میں اور حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "شَوَاهِدُ الْحَقِ فِي الْاِسْتِغَاثَةِ بِسَيِّدِ الْخَلْقِ" میں ایسے کئی واقعات ذکر فرمائے ہیں۔

**موئے مبارک خود عطا فرمائے:** حضرت شاہ عبدُ الرّحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے بخار ہوگیا، بیماری نے ایسا طول پکڑا کہ میں زندگی سے ناامید ہوگیا۔ ایک دن مجھے اونگھ آگئی۔ اس غُنودگی میں ایک بُزرگ ظاہر ہوئے اور فرمایا: بیٹا! نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لانے والے ہیں، شاید اِسی طرف سے تشریف لائیں جس طرف تمہارے پاؤں ہیں، لہٰذا چارپائی کا رخ بدل لو۔ اتنے میں مجھے کچھ افاقہ ہوا، بات کرنے کی ہمت تو نہ تھی مگر میں نے حاضرین کو اشارے سے سمجھایا اور انہوں نے میری چارپائی پھیر دی، اسی وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے، لَب ہائے مبارک کی جنبش سے جو الفاظ ترتیب پائے وہ یوں تھے: "كَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ" بیٹا! تمہارا کیا حال ہے؟ اس ارشادِ گرامی کی حلاوت مجھ پر ایسی غالب آئی کہ مجھے وجد آگیا، میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی، آپ کی قمیص مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگئی، کچھ دیر بعد میری یہ حالت سکون میں تبدیل ہوگئی، میرے دل میں خیال آیا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک (مبارک بال) کی آرزو ہے کہ کہیں سے مل جائے، کتنا کرم ہوگا اگر آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے یہ دولت عنایت فرمادیں، بس یہ خیال آنا تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس خیال سے واقف ہوگئے، ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو موئے مبارک میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے، میرے دل میں بات آئی کہ یہ دونوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ آپ اس خیال سے بھی واقف ہوگئے، فرمایا یہ دونوں بال اس عالم میں بھی باقی رہیں گے پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے صحتِ کُلی اور طویل زندگی کی بشارت دی، مجھے اسی وقت آرام آگیا، میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں دونوں موئے مبارک نہ تھے، میں نے غمگین ہو کر پھر آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں توجہ کی۔ مجھ پر غُنودگی طاری ہوئی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ سے فرمانے لگے: میرے بیٹے! میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیے کے نیچے محفوظ کردیئے ہیں، میں نے بیدار ہوتے ہی انہیں لے لیا اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کرلئے، اس کے بعد بخار تو جاتا رہا مگر کمزوری غالب آگئی، حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آگیا اور وہ رونے لگے، کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں تندرست ہوگیا۔ (5)

**حکیمُ الاُمّت کی حوصلہ افزائی:** حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے پناہ عقیدت و مَحبّت تھی۔ ان پر خواب میں جو عنایت ہوئی وہ دیکھئے: منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی کِتاب "امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر" تالیف فرماچکے تو رات کو دیدارِ مصطفےٰ سے مُشرَّف ہوئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لب ہائے مُبارَک سے رحمت کے پھول کچھ یوں جھڑنے لگے: تم نے میرے صحابی (یعنی حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ) کی عزّت بچانے کی کوشِش کی ہے، اللہ تمہاری عزّت بچائے گا۔ (6)

اللہ کریم ہر عاشقِ رسول کو زیارتِ سیدِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تحفے سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) القول البدیع، ص281 (2) سیر اعلام النبلاء، 10/552، تہذیب الکمال، 32/332 (3) مصباح الظلام، ص61 (4) اسد الغابۃ، 1/307 ملخصاً (5) انفاس العارفین، ص74 (6) حالاتِ زندگی حکیم الاُمّت، حیاتِ سالک، ص127 ملخصاً

# مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

## 1 ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہوجائے تو...؟

سُوال: اگر اَولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا اَنداز اِختیار کیا اور اِس دَوران ان کا اِنتقال ہو گیا تو اَب اَولاد کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ایسی صورت میں اَولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کی تجہیز و تکفین کا اِنتظام، خوب دُعائے مَغْفِرت و اِیصالِ ثواب کرے اور اگر اس عمل سے والدین کی دل آزاری ہوئی ہو تو اس عمل سے توبہ بھی کرے۔ (مدنی مذاکرہ، 12 محرم الحرام 1440ھ)

## 2 اَلْاَماں! قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

سُوال: جب غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ "میرا یہ قدَم سارے اَولیا کی گردنوں پر ہے" تو کیا کسی نے اِنکار بھی کیا تھا؟

جواب: جی ہاں! جنہوں نے اِنکار کیا تھا اُن کی وِلایت سَلْب کرلی (یعنی چھین لی) گئی تھی۔ اور ایسے بھی واقعات ہیں کہ جنہوں نے رُجوع کرلیا تھا اُنہیں وِلایت واپس مِل گئی تھی۔

(تفریح الخاطر (مترجم)، ص97، 99 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

اَلْاَماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
بَازِ اَشْہَب کی غُلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اُڑ جائے گا اِیمان کا طوطا تیرا
تجھ سے دَر دَر سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا
اِس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص28، 29، 21)

## 3 روزانہ کتنا دُرُود شریف پڑھنا چاہئے؟

سُوال: دُرُود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ تَرغیب دِلائی جاتی ہے تو یہ اِرشاد فرمایئے کہ روزانہ کتنی تعداد میں دُرُود شریف پڑھا جائے؟

جواب: دُرُود شریف جتنا زیادہ پڑھا جائے اُتنا ہی فائدہ ہے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کا مَعمول بنانا چاہئے۔ روزانہ کم از کم 313 بار دُرُود شریف تو پڑھ ہی لینا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 19 محرم الحرام 1440ھ)

## 4 فاتحہ اور نیاز میں فرق!!

سُوال: فاتحہ اور نیاز میں کیا فرق ہے؟

جواب: نیاز اور فاتحہ دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے، لیکن

بُزرگانِ دین کے اِیصالِ ثواب کے لئے جو کھانا وغیرہ تیّار کیا جاتا ہے اُسے احتراماً "نیاز" کہا جاتا ہے۔ اور عام شخص کے اِیصالِ ثواب کے لئے جو کھانا تیار کیا جائے اُسے "فاتحہ" کا کھانا کہتے ہیں۔ دراصل نیاز کہنے میں اَدَب زیادہ ہے، اِس لئے بزرگانِ دین کے اِحترام میں نیاز بولا جاتا ہے۔ جیسے چھوٹے آدمی کو کہا جاتا ہے: بیٹھو! جبکہ بڑے آدمی سے عرض کی جاتی ہے کہ تشریف رکھئے! "فاتحہ" یا "نیاز" اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ "غوثِ پاک کی نیاز" کہنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/578 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

### 5 کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مفتی بھی تھے؟

سُوال: کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مفتی بھی تھے؟

جواب: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مجتہدِ مطلق یعنی حقیقی مفتی تھے۔[1] مجتہد ہی اصل مفتی ہوتا ہے اور اب جو مفتی ہیں یہ "مفتیانِ ناقل" کہلاتے ہیں یعنی مجتہدین نے جو کچھ بیان فرمایا اس میں سے مسئلہ نکال کر ہمیں فتویٰ دیتے ہیں۔ (علم و حکمت کے 125 مدنی پھول، ص41، 42 ملخصاً- مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1441ھ)

### 6 ملفوظاتِ غوثِ اعظم پر مشتمل کتاب

سُوال: کیا اِس دور میں بھی حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ملفوظات کی کتابیں ملتی ہیں؟ اگر ملتی ہیں تو ان پر اِعتبار کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اِعتبار نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "فُتُوحُ الغیب" بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور شیخ عبد الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس کتاب کی شرح بھی فرمائی ہے جو اُردو تَرجمہ کے ساتھ ملتی ہے۔ یاد رہے! ترجمہ کسی عاشقِ غوثُ الاعظم ہی کا لینا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1441ھ)

### 7 پیر صاحب کی تصویر فریم میں لگانا کیسا؟

سُوال: کیا پیر صاحب کی تصویر فریم میں لگا سکتے ہیں؟

جواب: توبہ! توبہ! یہ ناجائز ہے۔ اِس طرح رَحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آئیں گے۔[2] بعض لوگ غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف منسوب تصاویر لگاتے ہیں جو یقیناً جعلی ہیں، کیونکہ اُس دور میں کیمرا (Camera) نہیں تھا، پھر تصویر میں داڑھی بھی چھوٹی دِکھائی جاتی ہے۔ بالفرض اگر وہ تصویر مَعَاذَ اللہ سچّی بھی ہو تب بھی لگائی نہیں جاسکتی۔ موجودہ پیر صاحب جو نیک آدمی، جامعِ شرائط اور عالِمِ دین ہوں اُن کی تصویر لگانے والا بھی گُناہ گار ہے۔ اگر پیر صاحب ہی اپنی تصویر لگانے کو OK کرتے ہیں تو اب پیر صاحب کو نیک نہیں کہا جائے گا، وہ کسی اور کھاتے میں چلے جائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1441ھ)

### 8 15 سال تک ساری رات ایک قَدَم پر کھڑے ہو کر تِلاوت

سُوال: غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت میں ہے کہ آپ 15 سال تک عشا کی نَماز کے بعد دیوار کی کُھونٹی (کیل) کا سہارا لے کر ایک قَدَم پر کھڑے ہو کر قراٰنِ کریم پڑھنا شروع کرتے اور سحر کے وقت تک قراٰنِ کریم ختم فرمالیتے۔[3] اِس میں کیا حکمت تھی؟

جواب: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایسا اپنے نفس کو مارنے کے لئے اور شیطان کو یہ بتادینے کے لئے کیا کہ تُو جتنا روکے گا ہم اُتنا آگے بڑھیں گے، تو جتنی کم عبادت کروانے کی کوشش کرے گا اللہ پاک کی رضا کے لئے ہم اُتنی زیادہ عبادت کریں گے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو کچھ کیا اُس پر ہماری آنکھیں بند ہیں، اگر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ پر بھی آنکھیں بند نہیں ہوں گی تو پھر کس پر بند ہوں گی!! (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1441ھ)

---

(1) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عینُ الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب "اِجتہادِ مطلق" حاصل ہوا، مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مُطابق فتویٰ دیا کہ "حضور" (غوث پاک) محی الدین (ہیں) اور (فقہِ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) دِین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/433) (2) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اُس میں رَحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، 2/385، حدیث: 3225) (3) اخبار الاخیار، ص11۔

# دارُالافتاء اَہلِسنّت

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## 1 دیواروں پر لفظ "یا محمد" لکھنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گھروں اور مساجد وغیرہ عمارات کی دیواروں پر "یا محمد" لکھا ہوتا ہے، کیا یہ شرعاً درست ہے؟ اور اگر پہلے سے کسی پینٹ سے لکھا ہو یا تختی وغیرہ لگی ہو، تو اب اس کا کیا کیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "یا محمد" کے الفاظ کے ساتھ پکارنا، شرعاً درست نہیں کیونکہ قراٰنِ پاک میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس طرح پکارنے سے منع کیا گیا ہے، جیسے ہم ایک دوسرے کو اس کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

لہٰذا "یا محمد" کہنے کی بجائے یارسولَ اللہ، یاحبیبَ اللہ، یانبیَّ اللہ وغیرہ الفاظ کے ساتھ ندا کی جائے اور لکھتے وقت بھی اسی احتیاط کو ملحوظ رکھا جائے اور اگر گھر یا مسجد وغیرہ کی دیوار پر "یا محمد" لکھا ہو، تو اسے مٹا کر یا اگر کوئی تختی لگی ہو، تو اسے اتار کر "یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" کی تختی لگائی جائے۔ اور اسے لگانے میں یہ احتیاط بھی کی جائے کہ اسے ایسی جگہ پر ہی لگایا جائے، جہاں کسی قسم کی بے ادبی کا احتمال نہ ہو اور بارش وغیرہ کا پانی اس تختی سے لگ کر زمین پر نہ گرے اور جہاں یہ احتمال موجود ہو، جیسے مکان کی باہر والی دیوار، کہ جہاں اس مقدّس تحریر پر بارش کا پانی لگ کر زمین پر گرے گا، تو ایسی جگہ لگانے سے اجتناب کیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 قرض پر نفع لینا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں۔ وہاں ایک شخص کمپنی کو گوشت سپلائی کرتا ہے۔ اس سے میری دعا و سلام ہوئی، تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں پورا مہینا کمپنی کو گوشت سپلائی کرتا ہوں، جس کا بل کمپنی ساتھ ساتھ دیتی رہتی ہے، لیکن پیمنٹ مہینے بعد ملتی ہے، جس وجہ سے وہ مجھ سے اس طرح کا ایگریمنٹ کرنا چاہتا ہے کہ کمپنی سے وہ بل لے کر مجھے دے دیا کرے گا اور جتنی رقم بنتی ہوگی، میں اُس کو اپنی طرف سے دے دیا کروں گا اور پھر مہینے بعد جب کمپنی کی طرف سے اس کو پیمنٹ ملے گی، تو جتنی رقم مجھ سے لی

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہو گی، وہ بھی مجھے واپس کرے گا اور ساتھ جتنا گوشت سپلائی کیا ہو گا، فی کلو کے حساب سے دس روپے مزید مجھے دے گا۔ شرعی راہنمائی فرمادیں کہ یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ خالص سود ہے، لہٰذا آپ یہ طریقہ نہیں اپنا سکتے، کیونکہ آپ جو رقم اُس شخص کو دیں گے، اس کی شرعی حیثیت قرض والی ہے، یعنی آپ اُس شخص کو قرض کے طور پر رقم دیں گے اور قرض کا اصول یہ ہوتا ہے کہ جتنی رقم قرض دی ہو، اُتنی ہی واپس لی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ لینا طے کیا جائے، تو یہ سود ہوتا ہے، جس کا لینا دینا ناجائز و حرام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 زندگی میں ہی کسی نیک کام کی وصیت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ لوگ اپنی زندگی میں کسی نیک کام سے متعلق وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد ان کا مال فلاں نیک کام مثلاً: مسجد مدرسے، دینی طالبِ علم یا کسی غریب یتیم کی مدد میں خرچ کر دیا جائے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا اسلام ہمیں اس چیز کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ہی اپنے مال کے بارے میں کوئی وصیت کر جائیں کہ ہمارے فوت ہونے کے بعد ہمارا یہ مال کسی نیک کام میں یا صدقہ جاریہ کے طور پر خرچ کر دیا جائے؟ اگر اسلام اس کی اجازت دیتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہے؟ یعنی کس حد تک ہم اپنے مال سے وصیت کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلام اپنے ماننے والوں کی دنیا و آخرت دونوں جہاں کی مصلحتوں کا خیال رکھتا ہے۔ ان کی دنیا بھی سنوارتا ہے اور آخرت کی دائمی زندگی بہتر بنانے کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ اسی لئے قراٰن وحدیث میں بارہا اس چیز پر ابھارا گیا کہ اپنی آنے والی دائمی زندگی کے لئے جمع کرو۔ ایک جگہ یوں سمجھایا کہ انسان کے صرف تین ہی مال ہیں: ایک جو کھا کر ختم کر دیا، دوسرا جو پہن کر پرانا کر دیا اور تیسرا جو صدقہ کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا۔ وصیت کی اجازت دے کر شریعت نے آدمی کی بہت سی جائز خواہشات اور اخروی حاجات کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے، کیونکہ وصیت میں بعض اوقات انسان کسی دوست، رشتے دار کے فائدے کا کوئی کام کرتا ہے، جو فی نفسہٖ جائز و مباح ہے اور وصیت میں خصوصاً نیکی کے کاموں کی تاکید کی جاتی ہے، جیسے مسجد، مدرسے، دین یا غریب، یتیم کی خدمت وغیرہ۔

وصیت کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے وصیت کرنے سے کہ وصیت کا مال نکال کر باقی ورثاء میں تقسیم کریں گے، تو ورثاء تنگدست ہو جائیں گے، تو بہتر ہے کہ وصیت نہ کرے ورنہ اس کے لئے وصیت کرنا مستحب، عظیم اجر و ثواب کا کام ہے اور شرعاً اس کی مقدار یہ ہے کہ بندہ اپنے مال میں سے ایک تہائی حصے کی وصیت کر سکتا ہے۔ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت معتبر نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو شخص پہلے سے ہی وراثت کا حق دار بن رہا ہو، اس کے لئے کی گئی وصیت بھی معتبر نہیں ہوتی، البتہ اگر کسی شخص نے ایک تہائی سے زیادہ کی یا کسی وارث کے لئے وصیت کی اور اُس کے فوت ہونے کے بعد تمام ورثاء تہائی سے زیادہ یا وارث کے لئے کی گئی وصیت نافذ کرنے کی اجازت دے دیں اور وہ سب اجازت دینے کے اہل بھی ہوں، تو یہ وصیتیں بھی قابلِ عمل ہوں گی۔

نوٹ: کسی شخص نے وصیت کی ہو یا کرنی ہو، اس کی مکمل معلومات فراہم کر کے خاص اپنے مسئلے سے متعلق دارالافتاء (دعوتِ اسلامی) سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# مرحومین کو تکلیف نہ دیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

حضرتِ صَدَقَہ بن سُلَیمان جَعْفَری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میری جوانی کے دن تھے، نیکیوں سے دوری اور گناہوں سے نزدیکی تھی، اسی دوران میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا، (جس کے سبب) میرے دل کی حالت بدل گئی، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور نیکیوں میں مصروف ہوگیا، (کچھ عرصے بعد) پھر مجھ سے غلطیاں اور لغزشیں ہونے لگیں، میں نے اپنے مرحوم والد کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں تجھ سے بہت خوش تھا کیونکہ تیرے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے رہے اور وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے تھے، مگر اس مرتبہ جب تیرے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔ مجھے میرے آس پاس کے مُردوں میں رُسوا نہ کیا کر! اس خواب کے بعد حضرت صَدَقَہ بن سُلَیمان جَعْفَری رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی میں انقلاب آگیا اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کرکے ہمیشہ کے لئے نیکی کے راستے کو اپنالیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنی زندگی ایسے گزارنی چاہئے کہ بلا اجازتِ شرعی نہ زندہ لوگوں کو ہم سے کسی قسم کی تکلیف پہنچے اور نہ ہی مُردوں کو، کتنی نالائقی کی بات ہوگی کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہمارے مُردے تکلیف و پریشانی میں آئیں، مذکورہ واقعہ جہاں ہمیں اس بات کا پتا دے رہا ہے کہ اولاد کی نیکیاں والدین کو قبر میں خوش کرتی ہیں وہیں ہمیں یہ بھی بتا رہا ہے کہ اولاد کے گناہوں کی وجہ سے مرحوم والدین قبر میں تکلیف و پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، بلکہ احادیثِ طیّبہ میں تو والدین کے ساتھ ساتھ دیگر مرحومین رشتہ داروں کا بھی تذکرہ ملتا ہے کہ ہم زندوں کے بُرے اعمال ان کی بھی رنجیدگی کا سبب بنتے ہیں چنانچہ دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:

1 پیر اور جُمعرات کے دن اعمال اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جُمعہ کے دن انبیائے کرام (علیہم الصلوۃ والسّلام) اور آباء اور اُمّہات (یعنی باپوں اور ماؤں) پر پیش کئے جاتے ہیں وہ ان کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی سفیدی اور چمک میں اِضافہ ہوتا ہے، (اور ان کے گناہوں کے سبب غمگین ہوتے ہیں) پس تم اللہ عزَّوجلَّ سے ڈرتے رہو اور (گناہ کرکے) اپنے مُردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔[2] 2 تم اپنے بُرے اعمال کے ذریعے اپنے مُردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ کہ انہیں تمہارے فوت شدہ قریبی رشتہ داروں پر پیش کیا جاتا ہے۔[3]

اسی وجہ سے صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اس طرح دعا کیا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں ایسے عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی وجہ سے (میرے ماموں) حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ کو رُسوا ہونا پڑے۔“ جبکہ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں ہر ایسے کام کو کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی وجہ سے حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے رسوا ہونا پڑے۔“[4] حضرت سیّدُنا سَعید بن جُبَیْر رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت سیّدُنا عثمان بن عبدُ اللہ بن اَوس رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان کی زوجہ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! اس کے ساتھ بھلائی کیا کرو کیونکہ اس کے ساتھ تمہارا جو بھی برتاؤ ہو گا وہ (تمہارے سُسر) حضرت سیّدُنا عَمْرو بن اَوس رحمۃُ اللہِ علیہ کو پہنچے گا۔ میں نے پوچھا: کیا زندوں کی خبریں مُردوں کو پہنچتی ہیں؟ فرمایا: ہاں، ہر رشتے والے کے پاس اس کے رشتہ داروں کی خبریں پہنچتی ہیں اگر اچھی ہوں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر بُری ہوں تو وہ مایوس و غمگین ہو جاتے ہیں۔[5] جب ابراہیم بن صالح بن علی بن عبدُ اللہ بن عباس ہاشمی فلسطین کے حکمران تھے تو اس وقت انہیں تبع تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا عَبّاد الخَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زندوں کے اعمال ان کے فوت شدہ رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا تم غور کرلو کہ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تمہارے کس طرح کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ سُن کر ابراہیم بن صالح اتنا روئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تَر ہو گئی۔[6] مزید بھی زندوں کے کچھ کام کتابوں میں ذکر کئے گئے ہیں کہ جن کی وجہ سے مُردوں کو تکلیف و پریشانی ہوتی ہے، مثلاً اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کو قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے۔[7] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس ایذا کا تجربہ بھی تابعین عظّام اور دوسرے علمائے کرام نے جو صاحبِ بصیرت تھے کر لیا ہے (اور پھر اسی مقام پر امامِ اہلِ سنّت نے قبر پر سر رکھ کر سونے یا ان پر پاؤں رکھنے وغیرہ کے حوالے سے چند واقعات بھی نقل فرمائے ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کاموں کی وجہ سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے)۔[8] آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تو میت کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا کہ اُسے تکلیف ہو گی۔[9] حضرت علامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچتی ہے ان ان چیزوں سے مُردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے لہٰذا قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں کو روندنا یا قبروں پر مکان بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مُردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز رکھیں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے۔[10] یوں ہی میت کو سرد خانے میں نہ رکھا جائے کہ اس سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔[11] میڈیکل کے طلبہ کا سیکھنے کے لئے انسانی لاشوں پر تجربات کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے کیونکہ یہ میت کو تکلیف دینا ہے۔[12] میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! کہ اپنی زندگی کا انداز ایسا رکھئے کہ آپ کے کسی بھی قول و فعل کی وجہ سے نہ زندہ لوگ تکلیف و پریشانی کا شکار ہوں اور نہ ہی مُردوں کو تکلیف، پریشانی اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے، علما فرماتے ہیں: مسلمان زندہ و مردہ کی عزت برابر ہے، انھیں تکلیف دینا حرام۔[13]

خُدایا نہ تکلیف کا میں باعث بنوں
تری جنّتوں کا میں وارث بنوں

اللہ پاک ہمیں عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) عیون الحکایات، ص401 (2) نوادر الاصول، 1/671، حدیث: 925، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/450 (3) موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، 3/14، حدیث: 2 (4) الزھد لابن المبارک، ص42، حدیث: 165، احیاء العلوم، 5/252 (5) الزھد لابن مبارک، ص151، حدیث: 447 (6) حلیۃ الاولیاء، 10/19، رقم: 14345 (7) مسند احمد، 39/476 (8) فتاویٰ رضویہ، 9/435 (9) فتاویٰ رضویہ، 9/164 (10) جہنم کے خطرات، ص148 (11) ماہنامہ فیضان مدینہ، ربیع الآخر 1440ھ جنوری/دسمبر 2018ء، ص12 (12) ماہنامہ فیضان مدینہ، جمادی الاُخریٰ 1442ھ/فروری 2021ء، ص12 (13) فتاویٰ رضویہ، 9/453۔

# شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ایک عظیمُ الشّان فضیلت یہ ہے کہ چار مرتبہ آپ کا شَقِّ صَدْر ہوا۔[1] یعنی حضرت سیّدُنا جبریلِ امین علیہ السّلام نے مبارک سینے کو چاک کرکے مقدس دل باہر نکالا، سونے کے طَشت میں آبِ زَمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کی جگہ واپس رکھ دیا۔[2]

**پہلی بار شَقِّ صَدْر:** حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بچّوں کے ساتھ موجود تھے کہ جبریلِ امین علیہ السّلام آئے، آپ کو پکڑ کر لٹایا، سینہ چیر کر اس میں سے دل نکالا اور دل میں سے جماہوا خون (خون کالوتھڑا) نکال کر کہا: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ آپ کے اندر یہ شیطان کا حصہ تھا۔[3] اس کے بعد جبریلِ امین علیہ السّلام نے مبارک دل کو سونے کے طَشت میں آبِ زم زم سے دھویا اور سی کر دوبارہ اس کی جگہ رکھ دیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) بچّے دوڑ کر حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی رضاعی والدہ (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) کے پاس پہنچے اور کہا: محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ سُن کر لوگ جلدی جلدی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ (مبارک چہرے کا) رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مبارک سینے پر اس سلائی کے نشان دیکھا کرتا تھا۔[4]

غزالیِ زماں علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شَقِّ صَدْر مبارک کے متعلق روحانی، کَشفی، مَنامی (یعنی روحانی طور پر یا خواب میں ہونے) وغیرہ کی تمام تاویلات قطعاً باطل ہیں بلکہ یہ شَق اور چاک کیا جانا حِسّی، حقیقی اور اَمرِ واقعی ہے کیونکہ سینۂ اَقدس میں سوئی سے سیئے جانے کا نشان چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔[5]

**دوسری بار شَقِّ صَدْر:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: میں دس سال کی عمر میں صحرا میں جارہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے سر کے اوپر دو آدمیوں (یعنی جبرائیل و میکائیل علیہما السّلام) کو دیکھا، ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا یہی ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: ہاں۔ ان دونوں نے مجھے پکڑ کر لٹایا اور میرے پیٹ کو چاک کر دیا، جبرائیل سونے کے ایک طشت میں پانی لارہے تھے جبکہ میکائیل میرا پیٹ دھو رہے تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان کا سینہ چاک کرو۔ میں نے دیکھا کہ میرا سینہ چاک ہو چکا ہے لیکن مجھے درد محسوس نہیں ہوا۔ اب اس فرشتے نے کہا: ان کا دل چیرو اور اس میں سے کینہ اور حسد نکال دو۔ میرا دل چیرا گیا اور اس میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سے خون کے لوتھڑے جیسی چیز نکال کر پھینک دی گئی۔ پھر اس فرشتے نے کہا: ان کے دل میں شفقت اور رَحمت داخل کردو۔ دوسرے فرشتے نے میرے سینے میں چاندی جیسی کوئی چیز داخل کی اور اپنے پاس سے کوئی پِسی ہوئی چیز نکال کر اس پر چھڑک دی، پھر میرے پاؤں کا انگوٹھا ہلا کر کہا: آپ تشریف لے جائیے۔ جب میں وہاں سے واپس آیا تو میرے دل میں چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت سما چکی تھی۔[6]

بھرے اس میں اَسرار و علمِ دو عالَم
کُشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا[7]

**تیسری بار شَقِّ صَدر:** رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَنّت مانی کہ ایک مہینے غارِ حرا میں حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ اعتکاف کریں گے، اتفاق سے یہ رمضان کا مہینا تھا۔ (اس دوران) ایک رات آپ (غار سے) باہر نکلے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کی آواز سنی۔ آپ نے گمان فرمایا کہ یہ کسی جن کی آواز ہے اور جلدی سے حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ اُمُّ المؤمنین نے آپ کو چادر اوڑھا کر پوچھا: اے اِبنِ عبدُ الله! کیا بات ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کی آواز سنی اور میرے خیال سے یہ کوئی جن ہے۔ اُمُّ المؤمنین نے عرض کی: اے اِبنِ عبد الله! آپ کو خوش خبری ہو، سَلام تو اچھی چیز ہے۔ اس کے بعد نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک دفعہ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ جبریلِ امین علیہ السَّلام دھوپ میں موجود ہیں، ان کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔ اس موقع پر جبریلِ امین نے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کچھ گفتگو کی اور دوبارہ ملاقات کا وعدہ کرکے چلے گئے۔ آپ علیہ السَّلام بتائے ہوئے دن پہنچے تو جبریلِ امین علیہ السَّلام نے آنے میں تاخیر کر دی، جب آپ نے واپسی کا ارادہ کیا تو اچانک دیکھا کہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السَّلام موجود ہیں اور ان دونوں نے آسمان کے کنارے کو بھر دیا ہے۔ میکائیل علیہ السَّلام آسمان و زمین کے درمیان رہے جبکہ جبرائیل علیہ السَّلام نے نیچے اتر کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گُدّی کے بَل لٹا دیا، پھر (مبارک سینے کو چاک کرکے) مقدس دل نکالا اور اس میں سے جو اللہ پاک نے چاہا وہ باہر نکالا۔ اس کے بعد نورانی دل کو سونے کے طَشت میں آبِ زم زم سے دھویا، پھر اسے اس کی جگہ واپس رکھ کر سی دیا اور زخم بند کر دیا۔ اس کے بعد جبریلِ امین علیہ السَّلام نے رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیٹ کے بل لٹا کر مبارک پُشت پر مہر لگائی یہاں تک کہ اس کا اثر آپ نے اپنے دل میں محسوس کیا، پھر آپ کو سورۂ عَلَق کی ابتدائی پانچ آیات پڑھائیں۔ یہاں سے واپس آتے ہوئے اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کی خدمت میں سَلام پیش کرتے یہاں تک کہ جب اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو انہوں نے بھی عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله۔[8]

**چوتھی بار شَقِّ صَدر:** معراج کی رات رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حطیمِ کعبہ میں آرام فرما رہے تھے کہ تین فرشتے حاضر ہوئے اور آپ کو اُٹھا کر زم زم شریف کے کنویں کے پاس لے آئے۔ ان تینوں میں سے جبریلِ امین علیہ السَّلام نے سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گلے سے لے کر مبارک سینے تک جسم کو چاک کیا اور (مبارک دل باہر نکال کر) آبِ زم زم سے دھویا، پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن موجود تھا، اس (برتن میں موجود علم و حکمت) سے مبارک دل کو بھر کر سی دیا اور پھر سینے کو برابر کر دیا۔[9]

**شَقِّ صَدر کی حکمتیں:** اللہ کریم کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کردیا؟[10]

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: سینہ کشادہ کرنے سے مراد یا سینہ چاک کرنا ہے یا سینہ کھولنا یا وسیع فرمانا۔ اگر پہلے معنیٰ (یعنی سینہ چاک کرنا) مراد ہوں تو خیال رہے کہ حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا سینہ مبارک 3 یا 4 بار چاک کرکے قلبِ مبارک دھویا گیا۔ اوّل: بی بی حلیمہ دائی کے ہاں تاکہ دل میں کھیل کود کی رغبت نہ ہو، پھر شروعِ شباب (یعنی جوانی کے آغاز میں) میں تاکہ جوانی کی غفلت نہ آنے پائے، پھر عطاءِ نبوت کے قریب تاکہ دل بارِ نبوت کو برداشت کرسکے، پھر معراج کی

رات تاکہ عالَمِ مَلَکُوت کے نظارہ اور دیدارِ الٰہی کا تَحَمُّل ہوسکے، یہ ظاہری شَرحِ صَدْر ہے۔[11]

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ سے یوں آواز آتی ہے

کُشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا[12]

**سونے کے طَشْت کے استعمال کی حکمتیں:** شارحِ بخاری امام بدرُ الدّین محمود بن احمد عینی رحمۃُ اللہِ علیہ نے شَقِّ صَدْر کے موقع پر قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سونے کے طَشْت میں رکھنے کی چند ایمان افروز حکمتیں بیان فرمائی ہیں جنہیں قدرے ترمیم اور تسہیل و اضافے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے: (1) سونا تمام دھاتوں میں سب سے اعلیٰ و افضل دھات ہے جبکہ قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام دِلوں میں سب سے افضل دل ہے (2) سونے میں کئی ایسی خوبیاں ہیں جو کسی اور دھات میں نہیں، یونہی قلبِ مبارک کو بھی بے شمار ایسے فضائل حاصل ہیں جو کسی اور مخلوق کے حصے میں نہیں آئے (3) سونے کو نہ آگ کھاتی ہے، نہ مٹی بوسیدہ کرتی ہے اور نہ اسے زنگ لگتا ہے۔ قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کسی قسم کے گناہ و معصیت کا زنگ نہیں لگتا، مٹی اور آگ نہیں کھاسکتی (4) سونا تمام جواہرات میں سب سے وزنی ہے، سونے کے طَشْت سے وحی کے وزن اور بوجھ کی طرف اشارہ ہے۔[13]

**قلبِ اقدس کو دھونے کی حکمت:** غزالیِ زماں علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: قلبِ اطہر کا زم زم سے دھویا جانا کسی آلائش (گندگی) کی وجہ سے نہ تھا کیونکہ حُضور سَیِّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سَیِّدُ الطَّیِّبِیْن وَالطَّاھِرِین (یعنی صاف ستھرے لوگوں کے سردار) ہیں، ایسے طَیِّب و طاہر کہ ولادتِ باسعادت کے بعد بھی حُضور سَیِّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو غُسل نہیں دیا گیا، لہٰذا قلبِ اقدس کا زم زم سے دھویا جانا محض اس حکمت پر مبنی تھا کہ زم زم کے پانی کو وہ شَرَف بخشا جائے جو دنیا کے کسی پانی کو حاصل نہیں، بلکہ قلبِ اطہر کے ساتھ ماءِ زم زم کو مَسّ (Touch) فرما کر وہ فضیلت عطا فرمائی گئی جو کوثر و تَسْنِیم کے پانی کو بھی حاصل نہیں۔[14]

**قلبِ مبارک میں آنکھیں اور کان:** حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام نے (پہلی بار) مبارک دل کو شق کرنے کے بعد جب آبِ زَم زَم سے دھویا تو فرمانے لگے: قَلْبٌ سَدِیْدٌ فِیْہِ عَیْنَانِ تَبْصُرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ یعنی مبارک دل ہر قسم کی کَجِی (ٹیڑھے پن) سے پاک اور بے عیب ہے، اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔[15]

**شَقِّ صَدْر سے حیاتُ النّبی کا ثُبوت:** عام طور پر روح کے بغیر جسم میں زندگی نہیں ہوتی لیکن انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے مقدس جسم، روح قبض کئے جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ انسان کا دل روح کا ٹھکانہ ہے لہٰذا جب کسی انسان کا دل اس کے سینے سے باہر نکال لیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہتا لیکن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک دل سینۂ اقدس سے باہر نکالا گیا، اسے چیرا گیا اور وہ مُنْجَمِد (جما ہوا) خون جو جسمانی اعتبار سے دل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے صاف کر دیا گیا، اس کے باوجود بھی رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بدستور زندہ رہے۔ یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ روحِ مبارک قبض ہونے کے بعد بھی اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم زندہ ہیں کیونکہ جس کا دل بدن سے باہر ہو اور وہ پھر بھی زندہ رہے، اگر اس کی روح قبض ہو کر باہر ہو جائے تو وہ کب مُردہ ہوسکتا ہے۔[16]

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل ہمارے دِلوں کو ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رَفعِ ذِکرِ جَلالت پہ اَرفع دُرُود

شَرحِ صَدْرِ صَدارت پہ لاکھوں سلام[17]

(1) کشف الغمہ، 2/53، زرقانی علی المواھب، 7/191 (2) صراط الجنان، 10/739 (3) یعنی اگر آپ کی ذاتِ مقدسہ میں شیطان کا کوئی حصہ ہوتا تو یہی خون کا لوتھڑا ہوسکتا تھا، مگر جب یہ بھی نہ رہا تو اب ممکن ہی نہیں کہ ذاتِ مُقدَّسہ سے شیطان کا کوئی تعلق کسی طرح سے ہوسکے۔ (نسیم الریاض، 3/38 مفہوماً، مقالاتِ کاظمی، 1/159) (4) مسلم، ص88، حدیث: 413 (5) مقالاتِ کاظمی، 1/209 (6) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص128، رقم: 166 (7) قبالۂ بخشش، ص30 (8) مسند ابو داؤد طیالسی، ص215، حدیث: 1539، دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص125، رقم: 163 (9) بخاری، 4/580، حدیث: 7517 (10) پ30، اَلَمۡ نَشۡرَحۡ: 1 (11) نورالعرفان زیرِ آیت مذکور، نسیم الریاض، 3/70 مفہوماً (12) قبالۂ بخشش، ص53 (13) عمدۃ القاری، 11/600 (14) مقالاتِ کاظمی، 1/85 (15) فتح الباری، 14/407 (16) مقالاتِ کاظمی، 1/159 تسہیلاً (17) حدائقِ بخشش، ص304۔

(قسط 03)

# ”تناسُخ یا آواگون“ اسلامی نقطۂ نظر سے

## آواگون پر کچھ سوالات اور جوابات

مفتی محمد قاسم عطّاری*

**دعویٰ:** ایک بزرگ خاتون 17 برسوں سے کمر درد میں مبتلا تھی، اس نے ہر قسم کا علاج کرایا لیکن ٹھیک نہیں ہوئی، وہ ٹرانس میں گئی تو پتا چلا وہ رومن ایمپائر (Roman Empire) کے وقت مرد تھی، یروشلم میں رہتی تھی۔

**جواب:** یہ بھی عجیب ہے۔ یہاں یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ عورت کے مرد بننے یا مرد کے عورت بننے میں بیچاری روح پر کیا بیتی؟ وہ کہیں درمیان ہی میں رہ گئی۔ روح کے پچھلے جنم کے زنانہ یا مردانہ خیالات و تجربات کا کیا ہوا؟ پچھلے جنم کی زبان اور درد تو روح کے ساتھ چلی آئیں لیکن جنس کہیں راستے ہی میں گم ہو گئی، مردانگی کیوں مر گئی؟ اور زنانہ پن پر کیا گزری؟ یہ فِی الحال نامعلوم ہے اور ڈاکٹر صاحب اس مردانگی یا زنانہ پن کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ مزید بر آں اگر پچھلے مفروضہ جنم کی لڑکی اب لڑکا بن گئی اور تب کا لڑکا اب کی لڑکی بن گیا تو کچھ زیادہ ہی عجیب صورت حال پیدا ہو جائے گی، خصوصاً اگر جنس تو بدل گئی لیکن پچھلے خیالی جنم سے ساتھ چلے آنے والی زبان کے مذکر و مؤنث نہ بدلے۔ کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔

**دعویٰ:** ماہر نفسیات ڈاکٹر کے مطابق ہمارے زیادہ تر امراض اور دکھوں کا تعلق ہمارے پچھلے جنموں سے ہوتا ہے لیکن ہم جب پچھلے جنم کی تکلیف سے واقف ہو جاتے ہیں تو ہماری تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔

**جواب:** یہ انکشاف کہ ”تکلیف سے واقف ہونے سے ہماری تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔“ بہت حیرت انگیز ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ یہ دعویٰ و انکشاف پوری دنیا کے دن رات بلکہ زندگی بھر کے کھربوں تجربات و مشاہدات کے خلاف ہے کیونکہ موجودہ زندگی کے ہزاروں دکھ درد کا ہمیں علم ہوتا ہے لیکن یہ علم ہماری تکلیف ختم نہیں کرتا مثلاً آج ہڈی ٹوٹنے یا زخمی ہونے سے کسی کو درد ہو تو ساری دنیا کے ڈاکٹر بھی باری باری آکر اسے اطلاع دیں کہ جناب کی فلاں ہڈی ٹوٹ چکی اور جناب عالی فلاں فلاں مقام سے مجروح ہو چکے ہیں، تب بھی اس اطلاع سے درد سے رَتی بھر افاقہ نہیں ہو گا، تو یہ کیسا انکشاف ہے جو دن رات جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

**سوال:** اب اگر کوئی یہ کہے کہ نفسیات دانوں نے کئی مریضوں

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کا مشاہدہ کیا ہے کہ جب انہیں کسی جنم میں پیش آنے والے متعلقہ سبب کا بتایا جاتا ہے تو وہ درد ختم ہو جاتا ہے۔

**جواب:** پہلی بات یہ ہے کہ اس حقیقت کا ثبوت چاہئے کہ واقعتاً ایسا ہوتا ہے اور ہمیشہ ایک ہی طرح کا نتیجہ ملتا ہے۔ پھر اگر بالفرض یہ ثابت ہو بھی جائے تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ درد کے خاتمے کا ایک طریقہ "ماضی کے متعلق کوئی تخیل پیدا کرنا یا پیدا ہونا" ہے لہٰذا اس تخیل کا آواگون ہونا ضروری نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر حقیقت میں ایسا وقوع پذیر بھی ہو جائے اور اتنی کثرت سے وقوع پذیر ہو کہ ہم درد کے خاتمے کے لئے ایسی کسی صورت یا طریقے کو ایک سائنس کا درجہ دے سکیں تب بھی کسی کے خیالات میں پچھلے (خیالاتی) جنم کا کوئی خیال واضح ہونے سے درد کا خاتمہ اس بات کی دلیل نہیں کہ واقعی پہلے کوئی جنم تھا، جس میں درد کا تعلق تو اس جنم سے ہے جبکہ درد کے خاتمے کا تعلق اس جنم کے ذہن میں دوبارہ روشن ہو جانے سے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ درد کے اسباب جیسے جسمانی ہوتے ہیں، ایسے ہی نفسیاتی بھی ہوتے ہیں (اگرچہ نفسیاتی اسباب سے بھی عموماً کسی جسمانی کیمیکل میں تغیر یا کمی بیشی ہی اصل سبب بنتی ہے۔) بہر صورت درد کا تعلق احساس (Feeling) کے ساتھ ہے اور احساس کا تعلق دماغ (Brain) کے ساتھ ہے اور یہ بات میڈیکل کی تھوڑی سی معلومات رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ دماغ کو درد کے سگنلز (Signals) پہنچانے والے اعصاب (Nerves) کو اگر ان کے عمل سے روک دیا جائے تو درد کا احساس ختم ہو جائے گا جیسے آپریشن کے دوران انستھیزیا (Anaesthesia) کے انجیکشن (Injection) استعمال کرکے درد کا احساس ختم کر دیا جاتا ہے، یونہی بیہوش آدمی، یا جس کا پاؤں یا کوئی عضو سُن ہو جائے یا بدن کے کسی حصے کو فالج ہو تو ایسے آدمی کو درد کا احساس نہیں ہوتا۔

اب آیئے اصل موضوع کی طرف کہ نفسیات دان کا کہنا ہے کہ پچھلا جنم ذہن میں دکھا دینے سے درد ختم ہو جاتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ مریض کو ٹرانس میں لے جانے اور اس کے دماغ پر مختلف قسم کی ذہنی مشقیں کرنے سے حقیقت میں دماغ کو درد کا احساس پہنچانے والے اعصاب پر ایسا اثر پڑتا ہے جس سے دماغ درد کے سگنل وصول نہیں کرتا یا اعصاب اسے سگنل پہنچاتے نہیں۔ اب اگر وہ درد محض جسمانی سبب سے ہو تو کچھ عرصے بعد اس درد کے لوٹ آنے کے چانسز (Chances) زیادہ ہیں کہ درد کا سبب موجود ہے، صرف سگنل کی وصولی میں رکاوٹ آگئی تھی جیسے آپریشن میں انستھیزیا (Anaesthesia) کے انجیکشن سے درد روک دیا جاتا ہے لیکن درد کا جسمانی سبب اپنی جگہ موجود ہی ہوتا ہے اور انجیکشن کا اثر ختم ہوتے ہی درد واپس لوٹ آتا ہے۔ لیکن اگر یہ درد محض نفسیاتی وجہ سے تھا جیسے ٹینشن (Tension) وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے تو اس میں علاج دیرپا (Long lasting) رہتا ہے کیونکہ نفسیاتی عوارض میں دماغ پر کیا جانے والا عمل متعلقہ نفسیاتی پیچیدگی ختم کر دیتا ہے جو درد کے مستقل ختم ہونے کا ذریعہ ہے یا لمبے عرصے کے لئے اس سے نجات دے دیتا ہے، اگرچہ نفسیاتی پیچیدگی کی واپسی ناممکن نہیں ہو جاتی۔ (جاری ہے)

## جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2021ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) عبدُالرّحمٰن (عمر کوٹ) (2) بنتِ منیر احمد (نواب شاہ) (3) محمد حمّاد (شیخوپورہ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

**درست جوابات:** (1) چاند گرہن، ص56 (2) صبر و شکر، ص 55 (3) جوتے کیسے پہنیں؟، ص55 (4) ضرورت مندوں کی مدد، ص59 (5) حروف ملایئے!، ص59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** بنتِ اویس قادری (نارووال) ❁ شعیب عطّاری (کراچی) ❁ محمد رضا (جہلم) ❁ محمد غضنفر عباس (میانوالی) ❁ بنتِ محمد افضل عطّاری (لاہور) ❁ عبدُاللہ (گوجرانوالہ) ❁ بنتِ ارشد (کشمیر) ❁ احمد صدیق عطّاری (وہاڑی) ❁ بنتِ اشرف (خانیوال) ❁ بنتِ خورشید (کراچی) ❁ بنتِ اسرار (اسلام آباد) ❁ بنتِ محمد یوسف (راولپنڈی)۔

# اسلام قبول کرنے کی اہمیت و فضیلت

مفتی محمد قاسم عطاری*

دینِ اسلام، خدا کا پسندیدہ دین ہے، اِسے قبول کئے بغیر کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ ایمان و اسلام کے بغیر مرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا جبکہ مؤمن ہمیشہ جنّت میں رہے گا، اگرچہ بعض کو گناہوں کی وجہ سے جہنم کی سزا بھی اٹھانی پڑے۔ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلانا، تمام نبیوں، رسولوں کی سنّت اور اُمّتِ مسلمہ کے فرائض میں سے ہے۔ انبیاء علیہم السّلام کو بھیجنے کا بنیادی ترین مقصد یہی تھا کہ وہ لوگوں کو کفر کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کی روشنی میں داخِل کریں۔

قبولِ اسلام کے لئے دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کافی ہے، اِس کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ اگر نابالغ سمجھدار اسلام قبول کرے تو اُس کا اسلام معتبر ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سات سال کی عمر میں دعوتِ اسلام دی اور اُنہیں کلمہ پڑھایا۔ حضرت علی کا بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانا، ہر چھوٹے بڑے کو معلوم ہے، لیکن کسی مسلمان نے کبھی تصور تک نہیں کیا ہوگا کہ مَعاذَ اللہ حضرت علی کا بچپن کا اسلام معتبر نہیں اور یہ کوئی جبر تھا۔ العیاذ باللہ!

معلوم ہوا کہ نابالغ کا قبولِ اسلام معتبر اور اُسے اسلام کی دعوت دینا، کلمہ پڑھانا نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے، البتہ جبراً کافر کو مسلمان بنانے کی اجازت نہیں۔

اسلام قبول کروانا اس قدر اہم معاملہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم خواہ نابالغ سمجھدار ہو یا بالغ ہو، قبولِ اسلام کی خواہش کا اظہار کرے تو اُسے فوراً بلا تأمُّل کلمہ پڑھا کر مسلمان کرنا فرض ہے، اس کی بجائے اُسے مسلمان کرنے میں تاخیر کرنا، قبولیتِ اسلام کے حوالے سے اُسے غور و فکر کا مشورہ دینا وغیرہا سخت حرام ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ **اگر کوئی شخص فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسے کوئی کافر آکر اسلام قبول کروانے کا کہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی نماز توڑ کر اسے کلمہ پڑھائے۔** (الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، الصنف الخامس، 2/459)

کسی کے قبولِ اسلام کی درخواست پر یہ کہنا کہ ابھی اسلام قبول نہ کرو، بلکہ پہلے جاکر غور و فکر کرو، پھر دیکھیں گے، یہ مشورہ و تجویز اُس بندے پر سَراسر ظلم ہے، کیونکہ اگر وہ اِسی وقفے کے زمانے میں مر گیا تو کافر مرا اور اس کے کفر پر مرنے کا ذمہ دار یہی تاخیر کرانے والا ہے، کیونکہ یہ تاخیر کرانے والا گویا اسے یہ کہہ رہا ہے کہ تم ابھی کافر ہی رہو، بتوں کو پوجتے رہو، شرک کرتے رہو مَعاذَ اللہ ثُمَّ مَعاذَ اللہ! کیا یہ تاخیر کرانے والا اُتنی دیر اُس شخص کے کفر پر رضامند نہیں اور یاد رکھیں کہ کسی کے کفر پر راضی ہونا بھی اس کے برابر کا جرم ہے۔

**اگر اسلام قبول نہیں کیا تو کوئی نیکی قبول نہیں:** چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔(پ3، آل عمرٰن:85)
مسلم شریف میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابنِ جُدْعان (نامی شخص) زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والا، مساکین کو کھلانے پلانے والا تھا، تو کیا یہ اچھے کام اُسے نفع دیں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ چیزیں اُسے نفع نہیں دیں گی، کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کبھی دعا نہیں کی تھی کہ اے پروردگار قیامت کے دن میری مغفرت فرما۔(یعنی ایمان نہیں لایا تھا۔)(مسلم، 1/196)
اس حدیث کے تحت امام نووی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ نقل فرمایا ہے کہ اِس بات پر اجماع منعقد ہے کہ کافروں کو اُن کے عمل کسی طرح کا کوئی نفع نہیں دیں گے۔(المنہاج مع المسلم، 3/8)
**جو ایمان نہ لایا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا:** اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۠(۳۹)﴾
ترجمۂ کنزُالعرفان: اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتوں کو جھٹلائیں گے، وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اِس میں رہیں گے۔(پ1، البقرۃ:39)
امام ابو منصور عبد القاہر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اہلِ سنّت اور اُمّت کے بہترین لوگوں کا جنت و جہنم کی ہمیشگی، اہلِ جنّت کی ہمیشگی اور کافروں کے ہمیشہ حالتِ عذاب میں رہنے پر اجماع ہے۔(اصول الدین، ص263)
**اگر کوئی مومن گناہ کے سبب جہنم میں چلا بھی گیا تو بالآخر جنت میں ہی جائے گا:** امام شرف الدین نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اہلِ حق، اہلِ سنّت کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص حالتِ ایمان پر مرا، وہ قطعاً جنّت میں داخل ہو گا۔۔۔(یا تو بے حساب، یا حساب کے بعد بلا عذاب یا کچھ عذاب پاکر بالآخر جنّت میں جائے گا) بہر حال جو بھی ایمان پر مرا وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اگرچہ اس نے گناہ کئے ہوں جیسے کوئی بھی کافر کبھی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا، اگرچہ بظاہر اس نے جتنی بھی نیکیاں کی ہوں۔(المنہاج مع المسلم، 1/217)
**کسی کو کلمہ پڑھا کر راہِ ہدایت پر لانا عظیم ثواب کا باعث ہے:** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انہیں (اہلِ خیبر کو) اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتلاؤ کہ جو اللہ کے حقوق اُن پر لازم ہیں۔ اللہ کی قسم! (اے علی!) اگر تیری وجہ سے ایک آدمی بھی ہدایت پر آجائے تو تیرے لئے یہ (مالِ غنیمت کے) سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(بخاری، 5/134)
المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے: اگر اللہ پاک تیرے ذریعے کسی کو ہدایت دیدے تو یہ تیرے لئے ہر اُس چیز سے بہتر ہے، جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔(پوری دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے۔)(المعجم الکبیر للطبرانی، 1/315)
**دعوتِ اسلام، انبیاء کے بنیادی فرائض میں سے ہے:** تمام انبیاء و رسل اسلام کی ہی دعوت دیتے رہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بارے میں فرمایا: ﴿وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُؕ-یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَؕ(۱۳۲)﴾
ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔(پ1، البقرۃ:132)
حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے متعلق ارشاد ہوا: جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(پ19، الشعراء:106تا108)
**اگر کوئی اسلام لائے تو اُس کے اسلام پر شک کرنا ممنوع ہے:** چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًاۚ﴾
اور جو تمہیں سلام کرے، اُسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔(پ5، النسآء:94)
اسلام قبول کرنے والے کے اسلام پر شک کی ممانعت پر یہ حدیث بھی عظیم دلیل ہے، مسلم شریف میں ہے: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک جنگ کے دوران) میں نے ایک (کافر) آدمی پر قابو پالیا، تو اس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہہ دیا، لیکن میں نے اسے نیزہ مار دیا، اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا، اس پر آپ نے فرمایا: "کیا اس نے

"لا الٰہ الا اللہ" کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟" میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا، تاکہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔" پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے سامنے مسلسل یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا۔ (مسلم، 1/96)

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی معروف کتاب "صحیح بخاری" میں باقاعدہ یہ باب باندھا کہ **"بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے گا"**، پھر اس پر ابن صیاد نامی ایک بچے کی روایت نقل کی ہے۔ (بخاری، 4/70)

اِس حدیث کے تحت علامہ عینی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمان "کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟" میں نابالغ بچّے پر اسلام کی دعوت پیش کرنے کا واضح ثبوت موجود ہے اور اِس دعوت دینے سے یہ بھی سمجھ آرہا ہے کہ اگر بچے کا اسلام لانا صحیح اور معتبر نہ ہوتا تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی ابن صیاد، جو کہ نابالغ تھا، اُس پر اسلام پیش نہ کرتے۔ (عمدۃ القاری، 8/168)

اِن کے علاوہ حضرت زبیر رضی اللہُ عنہ بھی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔ یونہی ایک موقع پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک یہودی نابالغ بچّے کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے اسلام قبول کیا اور فوراً انتقال کر گئے، تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے کہ جس نے اُسے میرے سبب آگ سے بچا لیا۔

ہمارے دین کا حکم تو یہ ہے کہ اگر سمجھدار نابالغ بچہ اسلام لاکر دوبارہ اسلام سے پھرے تو اُسے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، نہ یہ کہ مَعاذَ اللہ اسلام قبول کرنے والے کو کفر کی طرف پھیرا جائے چنانچہ مجمع الانھر میں ہے: سمجھدار نابالغ مرتد ہو جائے تو اُسے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، کہ اِسلام لانے میں اُس کا فائدہ ہے۔ (مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، 2/500)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "جو کافر تلقینِ اسلام چاہے اسے تلقین فرض ہے اور اس میں دیر لگانا اشد کبیرہ بلکہ اس میں تاخیر کو علماء نے کفر لکھا۔" (فتاویٰ رضویہ، 21/172)

**نکاح کی خواہش سے قبولِ اسلام جبر نہیں بلکہ معتبر ہے:** اسلام اقرار باللسان اور تصدیقِ قلبی کا نام ہے اور تصدیقِ قلبی ایک اختیاری چیز ہے، لہٰذا اگر کوئی غیر مسلم مسلمان لڑکی سے شادی کی خواہش میں یا کسی مسلمان کی جانب سے مالی اِمداد ہونے یا اُس کی خوش اخلاقی سے متأثر ہو کر بذاتِ خود، بلا جبر و اکراہ دل سے اسلامی عقائد کی تصدیق کر کے مسلمان ہو جاتا اور اسلامی معاملات بجالاتا ہے، تو وہ بلاشبہ مؤمن اور مسلمان ہے، اِسے جبری مسلمان کرنا ہرگز نہیں کہا جا سکتا، یہ ایک مُحَرِّک ہے اور ہر کام کا کوئی نہ کوئی مُحَرِّک ہوتا ہے اور نکاح کا مُحَرِّک ہزاروں جگہ پایا جاتا ہے لیکن کوئی اَحْمق یہ نہیں کہتا ہے کہ یہ جبر ہے، لہٰذا نکاح کی خواہش میں کسی لڑکے یا لڑکی نے جو اسلام قبول کیا وہ معتبر ہے، کیونکہ اُس نے ہوش و حواس میں اپنے اختیار سے اسلام قبول کیا ہے، اور ہم پر لازم ہے کہ اُس کے متعلق بدگمانی کرنے سے بچیں کہ اُس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا، بلکہ ضروری ہے کہ اُسے مسلمان سمجھتے ہوئے اُس سے مسلمانوں والا ہی برتاؤ کریں، چنانچہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہُ عنہا کا حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ سے نکاح ایسے ہی ہوا تھا۔ سنن نسائی میں صحیح سند کے ساتھ ہے: حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ نے حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہُ عنہا سے نکاح کیا تو ان دونوں کے درمیان (ابو طلحہ کا) اسلام لانا ہی حق مہر قرار پایا۔ (دراصل) اُمِّ سلیم رضی اللہُ عنہا حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ کہنے لگیں: میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر آپ بھی مسلمان ہو جاؤ تو میں آپ سے نکاح کر لوں گی۔ تب وہ مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ وہی (ان کا مسلمان ہونا ہی) ان دونوں کے درمیان حق مہر مقرر ہوا۔ (نسائی، 6/114)

بخاری شریف میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (بخاری، 5/163)

اللہ پاک ہم سب کو دینِ اسلام پر عمل کرنے، اس کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ عافیت کے ساتھ ایمان پر ہی فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# خود غرضی
## (Selfishness)

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

ایک شخص کی نئی کار سڑک کنارے کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی جس سے اس کی لیفٹ سائیڈ کی ہیڈ لائٹ ٹوٹ گئی، وہ گاڑیوں کے پرانے اسپیئر پارٹس کی مارکیٹ گیا اور ہیڈ لائٹ تلاش کرنا شروع کی، دکان دکان گھومنے کے بعد بھی اسے لیفٹ سائیڈ کی ہیڈ لائٹ نہیں ملی، تھک ہار کر واپس ہونے سے پہلے اس نے ایک پرانی دکان والے سے پوچھا کہ آخر یہ لیفٹ سائیڈ کی ہیڈ لائٹ کیوں نہیں مل رہی، اس دکاندار نے اپنا تجزیہ اور تجربہ بیان کیا کہ دراصل اس مارکیٹ میں زیادہ تر سامان وہ بکتا ہے جو ایکسیڈنٹ والی گاڑیوں کا ہوتا ہے اور ہمیں ان گاڑیوں میں زیادہ تر ڈرائیور والی رائٹ سائیڈ کی ہیڈ لائٹ سلامت ملتی ہے جبکہ اُلٹی سائیڈ والی ٹوٹی ہوئی یا تباہ حال ملتی ہے۔ اس شخص نے دکاندار سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ لگتا ایسا ہے کہ جب ڈرائیور کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ اپنی کار وغیرہ کو ٹکرانے سے نہیں بچا سکتا تو لاشعوری طور پر وہ کار کو سیدھی طرف گھما دیتا ہے جس سے اس کی سائیڈ کا نقصان کم جبکہ دوسری سائیڈ کا نقصان زیادہ ہوتا ہے، اب چاہے اس کے ساتھ اس کی بیوی بیٹھی ہو یا کوئی اور عزیز! اس کے ذہن کے کسی نہ کسی خانے میں چھپی خود غرضی سیکنڈز میں اپنا کام دکھا دیتی ہے، اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے مفاد کو ترجیح دینے اور خود کو بچانے کے لئے وہ کر بیٹھتا ہے جس پر اسے زندگی بھر پچھتانا پڑتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہماری زندگی میں بھی کئی مراحل ایسے آتے ہیں جب ہم صرف وہ کام کرتے ہیں جس میں ہمارا فائدہ ہو۔ یہ انسان کی طبیعت میں شامل ہے۔ یہ عادت اس وقت تک مثبت ہے جب تک ہم اپنے فائدے کی بنیاد دوسروں کے نقصان پر نہیں رکھتے۔ امتحان دینے والے اسٹوڈنٹس، جاب کیلئے انٹرویو دینے والے امیدوار، ذہنی آزمائش کے پروگرام یا اسی طرح کے اور مقابلوں میں شرکا جیتنے کے لئے تو میدان میں اُترتے ہیں۔ لیکن جب اپنے فائدے کی بنیاد دوسروں کے نقصان پر رکھی جائے تو یہ رویہ خود غرضی کہلاتا ہے، ایسا شخص پھر یہی سوچتا ہے کہ مجھے کیا ملے گا؟ دوسروں کے مفاد کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔ وہ اسی پلاننگ میں مصروف رہتا ہے کہ کس طرح دوسروں سے اپنا کام نکلوایا جائے۔ یہ لوگوں سے بھی اسی وقت تک تعلقات رکھتا ہے جب تک اس کا مطلب نکلتا رہتا ہے ورنہ یہ آنکھیں پھیر لیتا ہے۔

**خود غرضی کے نقصان:** ہم میں سے کسی کو بھی اچھا نہیں لگے گا کہ کوئی اسے خود غرض (selfish) کہہ کر پکارے۔ خود غرضی انسان کو دیگر بُرائیوں کی طرف لے جاتی ہے مثلاً جھوٹی خوشامد کرنا، فراڈ کرنا، دوسروں پر ظلم کرنا، کسی کا حق مارنا، چوری کرنا، ڈاکہ مارنا، اپنا راستہ صاف کرنے کے لئے کسی کو قتل کرنا یا کروا دینا، دوسروں کی جان خطرے میں ڈالنا، جعلی دوائیاں بیچنا، اپنا

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کمیشن بنانے کیلئے مریضوں کو غیر ضروری ٹیسٹ لکھ کر دینا، رشوت لینے کیلئے کسی کے کام میں مختلف رکاوٹیں کھڑی کرنا، اپنی ترقی کے لئے دوسروں کے خلاف سازشیں کرنا، تہمت لگانا، امدادی پیکج وغیرہ کے لئے جھوٹا کلیم کرنا، پیٹرول پمپ، بینک، ویکسی نیشن سینٹرز وغیرہ پر قطار کو بائی پاس کرکے اپنا کام پہلے کروانا، بلیک مارکیٹنگ کرنا، الغرض خود غرضی کی بے شمار مثالیں ہمارے معاشرے میں مل جائیں گی۔ ذرا سوچئے! کہ جب خود غرضی کا رویہ عام ہوجائے تو ہماری سوشل لائف کیسے پُرسکون ہوسکتی ہے! ایسا نہیں کہ دنیا ایثار پسند، دوسروں کی خیر خواہی کرنے والوں سے خالی ہوگئی ہے لیکن ایسوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی تم میں کامل ایمان والا وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، 1/16، حدیث: 13) اسلام کی روشن تعلیمات تو ہمیں ایثار، خیر خواہی، ہمدردی اور غم خواری سکھاتی ہیں۔

**اپنی جان پر دوسروں کو ترجیح دی:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تربیت یافتہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے تو ایسے وقت میں بھی دوسروں کا بھلا سوچا جب انہیں اپنی جان بچانے کے لئے پانی کی ضرورت تھی، چنانچہ حضرتِ سیّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یرموک کی جنگ میں بہُت سے صحابۂ کرام شہید ہوگئے۔ میں پانی ہاتھ میں لئے زخمیوں میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، آخر اُسے پالیا، وہ دَم توڑ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے ابنِ عَم! یعنی اے چچازاد بھائی آپ پانی نوش فرمائیں گے؟ کپکپاتی ہوئی آواز میں آہستہ سے کہا: جی ہاں۔ اتنے میں کسی کے کَراہنے کی آواز آئی، جاں بَلَب چچازاد بھائی نے اشارے سے فرمایا: پہلے اُس زخمی کو پانی پلادیجئے۔ میں نے دیکھا وہ حضرتِ ہِشام بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، اُن کی سانس اُکھڑ رہی تھی میں انہیں پانی کے لئے پوچھ ہی رہا تھا کہ قریب ہی کسی اور کے کراہنے کی آواز آئی، حضرتِ ہِشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے اُن کو پلایئے، میں جب اُن زخمی کے قریب پہنچا تو ان کو میرا پانی پینے کی حاجت نہ رہی تھی کیوں کہ وہ شہادت کا جام پی چکے تھے۔ میں فوراً حضرتِ ہِشام رضی اللہ عنہ کی طرف لپکا مگر وہ بھی شہید ہوچکے تھے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی کی طرف پہنچا تو وہ بھی شہادت پاچکے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (کیمیائے سعادت، 2/648)

**چراغ بجھایا گیا لیکن کسی نے ایک لقمہ نہ کھایا:** ہمارے بزرگانِ دین نے اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں کی اس حوالے سے کیسی شاندار تربیت کی، ذرا پڑھئے: حضرتِ سیّدُنا شیخ ابوالحسن انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بار بہُت سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچہ روٹیوں کے ٹکڑے کرکے دَستر خوان پر ڈالدیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دَستر خوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھاچکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ ایثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یہی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ ساتھ والے مسلمان بھائی کا پیٹ بھر جائے۔

(اتحاف السادۃ، 9/783)

**ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین!** سوشل لائف کو بہتر بنانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے منفی رویوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے جس میں سے ایک خود غرضی بھی ہے۔ اس کے لئے ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ میں خود غرضی کی کون سی اسٹیج پر ہوں پھر خود کو بہتر بنانے کے لئے ایثار اور خیر خواہی جیسے اَخلاقی اوصاف اپنانے کے لئے کوشاں ہو۔

اللہ کریم ہمیں حقیقی معنوں میں اچھے اخلاق والا بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

## پیون (Peon) کو ٹپ (Tip) وغیرہ دینا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آفس میں جو تنخواہ دار پیون وغیرہ ہوتے ہیں انہیں کمپنی کا عملہ ان کے باس وغیرہ ٹپ دے دیتے ہیں جیسے کوئی چیز منگوائی تو عموماً بچنے والے پیسے ان کو دے دیتے ہیں تو کیا یہ دینا، رشوت میں آئے گا؟

**اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ**

**جواب:** بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ غریب آدمی ہونے کی وجہ سے اس کی مدد کر دیتے ہیں اس میں تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات یہ ذہن ہوتا ہے کہ یہ مجھے لفٹ نہیں کرواتا یا یہ فلاں کے کام زیادہ کرتا ہے میری بات زیادہ نہیں سنتا، میں اس کو پیسے دینا شروع کروں تو یہ مجھے زیادہ توجہ دے گا۔ اس طور پر دینا رشوت ہے یعنی اس موقع پر اپنا کام نکلوانے کے لئے پیسے دے گا تو پھر یہ رشوت ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

## قبرستان سے پھول چرا کر بیچنا

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ قبرستان سے پھول چرا کر بیچنا کیسا؟

**اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ**

**جواب:** قبرستان میں لوگ اپنے پیاروں کی قبروں پر جو پھول ڈالتے ہیں، اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ پتیاں جب تک تر رہیں گی تسبیح کرتی رہیں گی اور اس سے مُردے کو فائدہ پہنچے گا، اس کی وحشت میں کمی آئے گی، اسے اُنسیت حاصل ہو گی، ورنہ قبریں کوئی زیب و زیبائش کی جگہ نہیں ہیں کہ یہاں خوبصورتی کے لئے پھول ڈالے جائیں اور خوبصورتی کے لئے ڈالنے بھی نہیں چاہئیں۔ جنازے پر پھول ڈالنے کی فتاویٰ رضویہ میں صراحت موجود ہے کہ زینت کے لئے ڈالنا مکروہ ہے، ہاں تر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے لہٰذا اس سے مُردے کو راحت پہنچے گی اس مقصد سے جنازے پر بھی ڈالنے میں حرج نہیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "پھولوں کی چادر بہ نیتِ زینت مکروہ، اور اگر اس قصد سے ہو کہ وہ بحکمِ احادیث خفیف الحل وطیب الرائحہ و مسبح خدا و مُونسِ میت ہے تو حرج نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 9/137)

جہاں تک ان پھولوں کو اٹھا کر بیچنے کا سوال ہے تو پھول ڈالنے والے ہر گز یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ کوئی ان پھولوں کو اُٹھا کر لے جائے، یہ ملکِ غیر ہے اٹھانے والے کی

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتا اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

ملک نہیں ہے، نہ ہی اس کے لئے مباح کئے گئے ہیں۔ لہٰذا کسی اور شخص کا انہیں اٹھا کر لے جانا یا فروخت کرنا ہرگز جائز نہیں۔

نوٹ: مزارات پر جو پھول ڈالے جاتے ہیں ان کا معاملہ قدرے مختلف ہے کیونکہ وہاں جو چیزیں آتی ہیں ان کا عرف جدا ہے، عام قبروں والے اس جواب کو وہاں منطبق نہ کیا جائے کچھ احکام میں فرق آسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## جعلی بل بنوا کر میڈیکل الاؤنس لینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض کمپنیاں اپنے ملازمین کو میڈیکل الاؤنس دیتی ہیں یہ ارشاد فرمائیں کہ ملازم کا جعلی میڈیکل بل بنوا کر کمپنی سے الاؤنس لینا کیسا ہے؟ نیز بعض اوقات دوائیں بچ جاتی ہیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ناحق طریقے سے کسی کا مال لینا جائز نہیں۔ جو مریض نہیں ہے وہ یہ ظاہر کرے کہ میں مریض ہوں اور اس طرح جعلی بل بنوا کر الاؤنس لے لے تو یہ جائز نہیں بلکہ یہ خیانت اور دھوکا ہے جو کہ حرام و گناہ ہے۔

البتہ جھوٹ اور دھوکا کے بغیر کمپنی کے اصول و قوانین کے مطابق سہولت حاصل کرتے ہوئے دوائی لی اور استعمال کے بعد بچ گئی تو وہ ملازم ہی کی ملکیت ہے لہٰذا وہ رکھ سکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## الیکٹرک کمپنی کا یونٹ کی الگ الگ رقم چارج کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ الیکٹرک کمپنی تین سو یونٹ تک کے استعمال پر 15 روپے فی یونٹ کے حساب سے پیسے چارج کرتی ہے اور اس سے اوپر جو استعمال کرے اس کا 22 روپے فی یونٹ کے حساب سے چارج کرتے ہیں، یوں جیسے جیسے یونٹ بڑھتے ہیں وہ قیمت بڑھاتے جاتے ہیں حالانکہ بجلی استعمال کرنے میں تو کوئی فرق نہیں ہوتا۔ پھر یہ قیمت بڑھانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بہت سی چیزیں ایسی ہیں جہاں مقدار کی بنیاد پر کمی بیشی ہوتی ہے جیسے موبائل کمپنیوں کے مختلف پیکیجز مختلف قیمت کے ہوتے ہیں اور ان میں مختلف مقدار میں منٹس وغیرہ ہوتے ہیں، اسی طرح یہاں بھی ہے کہ اگر تین سو یونٹ استعمال ہوں گے تو یہ پیکیج ہے اور اگر پانچ سو یونٹ استعمال ہوں گے تو یہ پیکیج ہے۔

یوں تقسیم کرنے سے کوئی شرعی خرابی واقع نہیں ہو رہی لہٰذا فقہی اعتبار سے یہ درست ہے۔

البتہ صارف (Consumer) کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس طرح کی قیمتوں کے گراف پر متعلقہ فورم پر اعتراض کرسکتا ہے کہ قیمتیں کم کی جائیں یا مساوی کی جائیں۔ جیسا کہ کسی کو کراچی سے لاہور جانا ہے اور ریل کا ٹکٹ مہنگا ہے جانے والا اپنی رضامندی سے خرید کر جائے گا یہ لین دین جائز ہے لیکن اس کا یہ حق ہے کہ کسی فورم پر یہ آواز اٹھائے کہ ٹکٹ سستا کیا جائے، اس حق کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

قیمتوں کے مختلف ہونے کا یہ معاملہ صرف بجلی کے بل ہی میں نہیں بلکہ اور کئی معاملات میں ہم یہ چیزیں دیکھتے ہیں مثلاً ایک ڈاکٹر کسی اچھے علاقے میں بیٹھتا ہے تو اس کی فیس کچھ اور ہوتی ہے اور وہی ڈاکٹر جب کسی متوسط علاقے میں بیٹھتا ہے تو اس کی فیس کچھ اور ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک چیز کسی بڑے شاپنگ مال سے خریدیں تو مہنگی ملے گی وہی چیز کسی عام دکان سے خریدیں تو سستی ملے گی۔ یوں مختلف لوگوں نے مختلف چیزوں کے مختلف اسٹینڈرڈ بنائے ہوتے ہیں گاہک قیمت جانتے ہوئے چیز خریدتا ہے سودا رضامندی سے ہوتا ہے اسے ناجائز عقد نہیں کہہ سکتے جبکہ دیگر وجوہات سے بھی کوئی شرعی خرابی نہ پائی جاتی ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# قراٰنِ پاک میں مذکور پیشے

(قسط 01)

مولانا عبد الرحمٰن عطاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ مجید میں ہر چیز کا بیان موجود ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے۔[1] حضرت سیدنا ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْعَالَمِ اِلَّا وَهُوَ فِی كِتَابِ اللهِ یعنی کائنات میں ایسی کوئی چیز نہیں جس کا ذکر قراٰنِ مجید میں موجود نہ ہو۔[2] حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو ضرور میں اسے کتابُ اللہ میں پالوں گا۔[3] الغرض یہ کہ قراٰنِ پاک میں تمام چیزوں کا علم ہے لیکن ہماری عقلیں اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

**قراٰنِ کریم میں مختلف پیشوں کا ذکر:** پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم میں جہاں اور باتوں کا بیان ہے وہیں اس میں مختلف پیشوں کا ذکر بھی اشارۃً موجود ہے، چنانچہ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب "اَلْاِتْقَان فِی عُلُوْمِ الْقُرْاٰن" میں لکھتے ہیں: قراٰنِ پاک میں پیشوں کی اصل موجود ہے اور ان آلات کے نام بھی مذکور ہیں جن کی ضرورت پیش آتی ہے۔[4] آیئے قراٰنِ پاک سے چند پیشوں کا ذکر ملاحظہ کرتے ہیں۔

**لوہے کے کام کا ذکر:** پارہ 16، سورۂ کہف کی آیت نمبر 96 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ۔[5] آیتِ مبارکہ کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ دنیا میں گزرنے والے چار بڑے بادشاہوں میں سے ایک حضرت سیدنا اسکندر ذو القرنین رضی اللہ عنہ کی دورانِ سفر ایک قوم سے ملاقات ہوئی تھی جو یاجوج ماجوج کے فسادات اور ان کی شرارتوں سے تنگ آچکی تھی۔ انہوں نے آپ سے ایک دیوار بنانے کی درخواست کی تھی تاکہ یاجوج ماجوج ان کے پاس آکر انہیں تنگ نہ کرسکیں چنانچہ آپ نے دیوار بنانے کے لئے ان سے کہا تھا: میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ۔ "جب وہ لے آئے تو اس کے بعد ان سے بنیاد کھدوائی، جب وہ پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر اُن کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی، پھر اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا تو یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا (یعنی بہت ہی مضبوط دیوار بن گئی)۔"[6] ❁ ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اس (یعنی حضرت داؤد علیہ السلام) کے لیے لوہا نرم کیا۔[7] (لوہا) حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے دستِ مبارک میں آکر موم یا گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہو جاتا تھا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے۔[8]

**کاشتکاری کا ذکر:** ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾﴾

ترجمۂ کنزُ العرفان: تو بھلا بتاؤ تو کہ تم جو بوتے ہو۔ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا گھاس کر دیتے پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے۔ بلکہ ہم بے نصیب رہے۔[9]

(1) پ14، النحل: 89 (2) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1027 (3) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1028 (4) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1031 (5) پ16، الکھف: 96 (6) صراط الجنان، 6/36 (7) پ 22، سبا: 10 (8) خزائن العرفان (9) پ27، الواقعۃ: 63 تا 67۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

# حضرت سیّدُنا قتادہ بن نعمان رضی اللہُ عنہ

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہِ عالی میں ایک کمان تحفۃً پیش کی گئی تھی، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے وہ کمان غزوۂ اُحد کے دن مجھے عطا فرمادی، میں نے نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے آگے کھڑے ہو کر اس قدر تیر اندازی کی کہ اس کا سِرا ٹوٹ گیا لیکن میں نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے آگے سے نہیں ہٹا اور وہیں کھڑا رہا کہ کوئی تیر لگے تو مجھے لگے جب بھی کوئی تیر نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی جانب بڑھتا تو میں اپنا سَر آگے کر دیتا تاکہ نبیِّ سرور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے چہرے کو بچالوں اور اس وقت میں تیر اندازی نہیں کر رہا تھا آخر کار ایک تیر میری آنکھ میں لگا جس کی وجہ سے میری آنکھ کی پتلی نکل کر میرے رخسار پر آگئی، میں اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کے تیزی سے نبیِّ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی جانب بڑھا، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے میری آنکھ کو میری ہتھیلی پر دیکھا تو چشمانِ اقدس سے آنسو نکل آئے[1] پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہارے لئے جنّت ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دوں اور اللہ پاک سے دعا کر دوں کہ آنکھ کی روشنی کچھ کم نہ ہو، میں نے عرض کی: یانبیَّ اللہ! بے شک جنّت بہت بڑا اجر ہے اور عطا ہے لیکن مجھے اپنی زوجہ سے محبت ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو وہ مجھے ناپسند کرے گی، اس لئے مجھے یہ پسند ہے کہ آپ آنکھ کو درست فرمادیجئے اور اللہ سے میرے لئے جنّت بھی مانگ لیجئے۔ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دعا کر دوں گا۔ پھر نبیِّ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا اور اپنے پیارے صحابی کیلئے جنّت کی دعا کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ یوں دعا کی: اے اللہ! بے شک اس نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کو سُرخْرُو رکھا، تو اس آنکھ کو دونوں آنکھوں میں زیادہ حسین بنادے اور اس کی نظر تیز کر دے۔ اس دعا کی برکت ان صحابی کو یہ ملی کہ ان کی وہ آنکھ دوسری آنکھ کے مقابلے میں زیادہ حسین ہوگئی، اور دوسری کے مقابلے میں اس آنکھ کی نظر بھی زیادہ تیز ہوگئی اور اگر دوسری آنکھ میں آشوبِ چشم کی شکایت ہوتی تو یہ والی آنکھ آشوبِ چشم سے محفوظ رہتی تھی۔[2] بعض روایتوں میں ہے کہ بڑھاپے میں ان کی زخمی ہونے والی آنکھ دوسری آنکھ کے مقابلے میں زیادہ اچھی، قوی اور توانا تھی۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! میدانِ جنگ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر نبیِّ آخرُ الزّماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے ڈھال بَن کر کھڑے ہونے والے، جانباز عظیم مجاہد انصاری صحابی حضرت سیدنا ابو عُمر قتادہ بن نعمان ظَفَری بدری رضی اللہُ عنہ تھے۔[4]

**فضائل و کمالات:** علمی میدان میں آپ رضی اللہُ عنہ عالم فاضل انصار صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔[5] جبکہ

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی

جنگی میدان میں آپ کا شمار تیر انداز صحابہ میں ہوتا ہے، آپ ان 70 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں جنہوں نے ہجرتِ نبویہ سے قبل مِنیٰ کی گھاٹی میں معزّز نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی،[6] آپ نے نبیِّ محتشم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ہم رکابی میں تمام غزوات میں شرکت کرنے کا اعزاز حاصل کیا، فتحِ مکّہ کے دن قبیلۂ بنی ظفر کا جھنڈا آپ نے تھام رکھا تھا[7] مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے 12 ہجری میں حج کی ادائیگی کی تو مدینے میں اپنا نائب آپ کو بنایا،[8] بیت المقدس کی فتح کے موقع پر جب امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملکِ شام کی جانب روانہ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔[9]

**پوری رات تلاوت:** ایک رات آپ رضی اللہ عنہ نے پوری رات سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے گزار دی، پھر اس بات کا ذکر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ سورت تہائی یا نصف قراٰن کے برابر ہے۔[10]

**شیطان کو باہر نکال دیا:** حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک رات بہت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور شدید بارش ہو رہی تھی، میں نے سوچا کہ اس رات کو غنیمت جان کر عشا کی نماز نبیِّ برحق صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ ادا کروں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد نبیِّ ہادی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی نگاہِ کرم مجھ پر پڑی تو استفسار فرمایا: اے قتادہ! کیا تمہارے لئے آسمان پر گھٹا نہیں چھائی ہوئی؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آپ کا قُرب پانا چاہتا تھا، پھر مجھے نبیِّ صادق صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کھجور کی شاخ عطا کی اور فرمایا: یہ شاخ لے لو، تم اس کے ذریعے محفوظ رہو گے، جب تم باہر نکلو گے تو یہ تمہارے لئے دس (ہاتھ) آگے کی طرف روشن ہو جائے گی اور دس (ہاتھ) پیچھے کی جانب روشن ہو جائے گی، شیطان تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں کے ساتھ ہے جب تم گھر پہنچ جاؤ تو گھر کے پیچھے کی جانب سے داخل ہونا اور اس کو اس شاخ سے مارنا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں باہر نکلا تو شاخ شمع کی مثل روشن ہو گئی، میں اس کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر پہنچا تو گھر والے سو رہے تھے میں نے کونے میں نظر کی تو وہاں شیطان چوہے کی صورت میں تھا میں اس کو اسی شاخ سے مسلسل مارتا رہا یہاں تک کہ وہ گھر سے نکل گیا۔[11]

**اپنے باغ کی کھجوروں کی اجازت:** حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا کھجوروں کا ایک باغ تھا جس کی ایک چابی آپ کے پاس رہتی تھی جب کھجوریں سُرخ ہو گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس باغ کی ایک اور چابی بنوائی اور اپنے مہاجر بھائی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: میرے پاس باغ کی ایک چابی ہے اور باغ کی یہ ایک چابی تمہارے لئے ہے جب آپ باہر آئے تو آپ کی چھوٹی بیٹی آپ کے پیچھے پیچھے چلی آئی، جب آپ نے دروازہ کھولا تو وہ بچّی اندر داخل ہو گئی اور کھجوریں جمع کرنے لگی، آپ کی نظر جونہی بچّی پر پڑی تو اسے کھجوریں لینے سے بالکل منع کر دیا گویا کہ اس نے ایک کھجور بھی نہیں لی، لیکن آپ اپنے مہاجر بھائی کے پاس آئے اور کہنے لگے: میری بچّی اس باغ میں کبھی داخل ہو جاتی ہے اور کھجوریں لے لیتی ہے، کیا تم ہمیں اس کی اجازت دیتے ہو؟ مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ نے (خوش دلی سے) جواب دیا: اجازت ہے۔[12]

**وفات:** سن 23 یا 24 ہجری میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے اس جہانِ فانی سے کوچ کیا تو آپ کی عمر 65 برس تھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی جبکہ (آپ کو قبر میں اتارنے کے لئے) آپ کے ماں جائے بھائی حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آپ کی قبر میں اترے تھے۔[13]

**مرویات کی تعداد:** آپ رضی اللہ عنہ سے 7 احادیث روایت کی گئی ہیں ان میں ایک حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔[14]

---

(1) معجم کبیر، 19/8 (2) زرقانی علی المواہب، 7/69، شرح الشفاء لعلی القاری، 1/654، معجم کبیر، 19/8 ملتقطاً (3) دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/253 (4) سیر اعلام النبلاء، 4/10 (5) الوافی بالوفیات، 24/142 (6) مستدرک للحاکم، 4/345 (7) مستدرک للحاکم، 4/345 (8) تاریخ ابن الخیاط، ص65 (9) سیر اعلام النبلاء، 4/11 (10) مسند احمد، 4/32، حدیث: 11115 (11) معجم کبیر، 19/5، تاریخ ابن عساکر، 49/284 (12) مختصر تاریخ دمشق، 21/73 (13) الوافی بالوفیات، 24/142 (14) تہذیب الاسماء واللغات، 2/369۔

# غوثِ پاک اور احیاءِ دین

مولانا منعم عطاری مدنی*

نام اور القاب کی کثرت کسی کے کثیرُ الصّفات ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی ان شخصیات میں شامل ہیں جن کی ہمہ جہت شخصیت کو کئی القابات دیئے گئے ہیں۔ غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ اعظم، غوثُ الاِنْسِ وَالْجَان، مُحْیُ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ وَالْاِیمان جیسے عظیمُ الشّان القاب آپ ہی کی شخصیت کے لئے بولے جاتے ہیں۔ آپ کے القابات میں سے ایک مُحْیُ الدِّیْن بھی ہے جس کے معنٰی دین کو زندہ کرنے والا، دین کو جِلا بخشنے والا، دین پھیلانے والا۔ یہ لقب اپنے معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے بڑی وسعت رکھتا ہے۔ غوثِ پاک نے دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج میں جو کردار ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے آپ نے کئی طریقوں اور جہتوں سے احیاءِ دین میں کردار ادا کیا ہے، آیئے! ان میں سے بعض جہات سے متعلق جانتے ہیں:

**کردار کے ذریعے احیاءِ دین:** غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ صِدْق و سچّائی کے پیکر، انتہائی ستھرے کردار کے مالک اور غریب پَرْوَر شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، بچپن میں ڈاکو لُوٹنے آئے تو انہیں بھی سچ بتایا کہ میرے پاس چالیس دِینار ہیں۔ اور غریب پروری ایسی تھی کہ ایک مرتبہ ایک غریب بندے کے پاس کرائے کے پیسے نہ تھے تو ملّاح نے اسے کشتی میں نہ بٹھایا، آپ کو معلوم ہوا تو اسے تیس دِینار بھیج کر فرمایا: آئندہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرنا۔[1]

**افکار کے ذریعے احیاءِ دین:** آپ رحمۃ اللہ علیہ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات و افکار کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے رہے، آپ کی مَجلس وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کے لئے ہدایت کا زِینہ تھی۔ آپ کی مَحافل میں زِندگی کے کثیر شُعبوں سے تعَلُّق رکھنے والے اَفْراد شریک ہوتے، عُلَما و فُقَہا سب جمع ہوتے، آپ کی مَجْلِسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفْراد قلم و دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات تحریر کرتے جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پُھول لُٹائے۔[2]

**کرامات کے ذریعے احیاءِ دین:** آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات حَدِّ تواتُر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس پر عُلَما کا اِتّفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر ہوئیں ہیں آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایَت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔[3]

**بیانات اور وعظ و نصیحت کے ذریعے احیاءِ دین:** آپ نے وعظ و تبلیغ کے ذریعے دِینِ اسلام کے لئے بے شمار خدمات سر انجام دِیں، آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[4] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور عُلَما و صُلَحا حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ اور نصیحت کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ سیرت مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بارے میں منقول ہے کہ بِالعموم ستّر ہزار سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے عُلَما و فُقَہا، مشائخ اور صُوفیائے کرام بھی ہوتے تھے۔[5]

**تدریس کے ذریعے احیاءِ دین:** آپ رحمۃُ اللہ علیہ 13 علوم پڑھایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور علمُ الکلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قراٰت کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[6]

**تصانیف کے ذریعے احیاءِ دین:** آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے دینِ اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلمہ کی راہنمائی کے لئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤ الدین بغدادی رحمۃُ اللہ علیہ اپنے رسالہ تذکرہ قادریہ میں غوثِ اعظم کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کُتب کی تعداد 69 ہے۔[7]

**فتویٰ نویسی کے ذریعے احیاءِ دین:** فتویٰ نویسی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلما، فقہا اور مفتیانِ کرام بھی آپ کے لاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔ اِنتہائی مشکل مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے کئی سالوں تک درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں دین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

اللہ کریم، غوثِ اعظم کے صدقے ہمیں بھی دینِ اسلام کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) اخبار الاخیار، ص18 (2) اخبار الاخیار، ص9 تا12 (3) نزہۃ الخاطر الفاتر، ص23 (4) قلائد الجواہر، ص18 (5) قلائد الجواہر، ص18 ملخصاً (6) بہجۃ الاسرار، ص225 ملخصاً (7) سیرتِ غوث اعظم، ص61 ملتقطاً۔

# خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی بدرُ القادری رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا ابو الحسنین عطّاری مدنی*

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا بدرُ القادری مصباحی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 25 اکتوبر 1950ء کو گھوسی، ضلع اعظم گڑھ، یوپی انڈیا میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 11 سال کی عمر میں مبارک پور تشریف لائے اور درسِ نظامی کرنے کے لئے اہلِ سنّت کے مشہور ادارے دارُ العلوم اشرفیہ میں داخلہ لیا۔ 10 شعبانُ المعظم 1389ھ مطابق 23 اکتوبر 1969ء کو درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد حافظِ ملت حضرت علّامہ شاہ عبدالعزیز رحمۃُ اللہ علیہ بانیِ اشرفیہ سے دستارِ فضیلت حاصل کی۔ **بیعت و خلافت:** 23 جُمادی الاخریٰ 1399ھ مطابق جون 1979ء میں آپ نے مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ سے بیعت کی اور اجازت و خلافت بھی پائی۔ ان کے علاوہ بھی کئی بزرگوں نے اجازت و خلافت سے نوازا۔ **تدریسی خدمات:** 1969ء میں فارغُ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے درسِ نظامی کی تدریس شروع

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کی اور ہندوستان کے کئی جامعات میں تشنگانِ علومِ دینیہ کو سیر اب کیا۔ **تصنیفی خدمات:** حضرت علّامہ بدرُ القادری صاحب نے تقریباً 2 درجن کُتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ آپ نے امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "روض الریاحین فی حکایات الصالحین" کا بامحاورہ ترجمہ "بزمِ اولیاء" کے نام سے فرمایا جو کافی مشہور ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مختلف عنوانات پر کثیر مضامین و مقالات بھی تصنیف فرمائے۔ **اشاعتِ دین میں خدمات:** 250 سے زیادہ غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے جبکہ کثیر بد مذہب و بد عقیدہ لوگوں نے توبہ کر کے دُرست اسلامی عقائد کو قبول کیا۔ **شعر و سخن:** اللہ پاک نے علّامہ صاحب مرحوم کو نثر کے ساتھ ساتھ نظم کی صورت میں بھی اظہارِ جذبات کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ حمد و نعت، مناقب اور دیگر اصنافِ شعر پر مشتمل آپ کے گیارہ دیوان فنِ شعر گوئی میں آپ کی مہارت کے گواہ ہیں۔ مستقل کلام لکھنے کے علاوہ آپ تضمین نگاری میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ نعتوں پر آپ نے تضمین نگاری فرمائی۔ **مناقبِ عطّار:** حضرت علّامہ مولانا بدرُ القادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ اس کا ثبوت امیرِ اہلِ سنّت سے متعلق تحریر کردہ آپ کی کئی منقبتیں ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ شہرت اس منقبت کو ملی:

تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری — مسلک کا تو امام ہے الیاس قادری

**ماہنامہ اشرفیہ کا آغاز:** 1974ء میں اپنے استاذِ محترم حافظِ ملّت حضرت علّامہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنی مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ مبارک پور آئے جہاں شعبۂ نشر و اشاعت کے انچارج کی حیثیت سے خدمات کا آغاز کیا۔ فروری 1976ء میں آپ نے "ماہنامہ اشرفیہ" کا آغاز کیا جو آج تک اپنی پوری آب و تاب سے جاری ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ حضرت کے لئے ثوابِ جاریہ کا سبب بنے گا۔ **ہالینڈ میں اسلامی خدمات:** جولائی 1978ء میں آپ نیدر لینڈ (ہالینڈ) تشریف لے گئے اور وہاں تبلیغِ اسلام و اشاعتِ علم کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ کی آمد سے قبل ہالینڈ، فرانس اور بیلجیئم وغیرہ میں مسلمانوں کے پاس کوئی مستقل اوقاتِ نماز کا نقشہ موجود نہ تھا اور نہ ہی رویتِ ہلال کا باقاعدہ اہتمام ہوتا تھا۔ آپ نے مستقل اوقاتِ نماز کا نقشہ مہیا کرنے کے علاوہ یہاں رویتِ ہلال کا باقاعدہ سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ ہالینڈ کے علاوہ بھی آپ کئی ممالک کے دورے پر گئے اور مختلف ممالک میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔ مختلف مساجد اور مدارس کی تعمیرات میں بھی آپ کی کاوشیں شامل رہیں۔ **سفرِ آخرت:** طویل علالت کے بعد 9 ستمبر 2021ء کو آپ اس دنیائے فانی سے روانہ ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گئے، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن! آپ کی تدفین ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع مئو میں آپ کے آبائی علاقہ گھوسی میں ہوئی۔

حضرت کے وصالِ پُر ملال کے بعد مدنی چینل پر مدنی مذاکرے کے دوران ان کا ذکرِ خیر ہوا تو نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا: "ہالینڈ کے سفر کے دوران ایک مسجد میں تربیتی اجتماع تھا، وہاں حضرت کرم فرماتے ہوئے تشریف لائے اور ہمیں ملاقات سے مشرف فرمایا۔ حضرت کی امیرِ اہلِ سنّت سے جو محبت ہے اس سے دنیا واقف ہے، ملاقات کے دوران بھی یہی تذکرہ جاری رہا اور حضرت نے ہمیں امیرِ اہلِ سنّت کی شان میں لکھی ہوئی نئی منقبت سنائی۔ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران پر حضرت بہت شفقت فرماتے تھے اور اپنے متعلقین کو مدنی ماحول سے وابستگی کی ترغیب دلاتے تھے۔"

اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت نے کچھ یوں ارشاد فرمایا: حضرت سے میرا پہلا غائبانہ تعارف ان کی ضخیم کتاب "بزمِ اولیاء" کے ذریعے ہوا جو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "روض الریاحین" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت نے نہ صرف ترجمہ فرمایا بلکہ کتاب کی ترتیب بھی از سرِ نو فرمائی، تب سے ان سے تعارف ہو گیا کہ یہ ایک سنی عالمِ دین ہیں۔ بعد میں مبلغین اور نگرانِ شوریٰ کے ذریعے ان کی دعوتِ اسلامی اور مجھ سے محبت کی خبریں بھی ملتی رہیں اور یوں تعارف بڑھتا گیا۔ جو بھی سنیت کا مخلص محبت کرنے والا ہو گا وہ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے والا ملے گا۔ اللہ ربُّ العزّت انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظّام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 57 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

**صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:**

1 صحابیِ رسول حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ عنہما کی پیدائش سن 2 ہجری میں ہوئی۔ آپ صحابی ابنِ صحابی، حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھانجے، ثقہ راویِ حدیث، مجاہد جہادِ مصر و اَفریقہ، صاحبِ علم و فضل، خیر خواہیِ مسلم سے سرشار تاجر، صائمُ الدہر، خوفِ خدا اور عبادتِ شاقّہ کے پیکر تھے۔ خلافتِ حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما میں آپ کے وزیر و مشیر تھے، محاصرۂ مکّۂ اوّل میں ربیعُ الاول یا یکم ربیعُ الآخر 64ھ کو شہید ہوئے۔ جنّتُ الْمَعْلٰی میں دفن کئے گئے۔(1)

✻ **شہدائے محاصرۂ مکۂ مکرمہ اوّل:** یزیدی لشکر نے 25 یا 26 محرمُ الحرام 64ھ کو حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور آپ کے رفقا کا مکۂ مکرّمہ میں محاصرہ کیا جو کہ تقریباً 64 دن جاری رہا، اس میں کئی صحابہ اور دیگر مجاہدین شہید ہوئے، یہ محاصرہ 10 ربیعُ الآخر 64ھ کو یزید کے مرنے کی خبر پر ختم ہوا۔(2)

**اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام:**

2 آغا شہید حضرت سیّد بدیعُ الدّین گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثِ اعظم کے چشم و چراغ، ولیِّ کامل، علم و عمل کے پیکر اور مجاہدِ اسلام تھے، آپ بغداد سے بَرِّ عظیم میں تشریف لائے، تحصیل شکر گڑھ میں 5 ربیعُ الآخر 904ھ کو جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے، مزار سہاری (تحصیل شکر گڑھ، ضلع نارووال، پنجاب) میں مرجع خاص و عام ہے۔(3)

مزار آغا شہید حضرت سیّد بدیعُ الدّین گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا محمد کاظم قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

3 شہزادۂ خاندانِ غوثیہ حضرت شیخ سیّد شرفُ الدّین قاسم حموی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثِ اعظم کے چشم و چراغ، شیخِ وقت، جَوّاد و سخی اور مریدین کی تربیت و فلاح کے لئے کوشش کرنے والے تھے، آپ کا وصال 6 ربیعُ الآخر 916ھ کو ہوا۔(4)

4 ولیِّ کامل حضرت سیّد میراں بخاری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ جلالیہ بخاریہ کے فرزند، صاحبُ الفیض اور سورت (صوبہ گجرات) ہند کے اَہْلُ اللہ سے تھے۔ آپ کا وصال 19 ربیعُ الآخر 1221ھ کو ہوا، مزار شریف اوڑپار سورت میں ہے۔(5)

5 نصیرُ المِلّت والدّین حضرت مولانا محمد کاظم قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1158ھ کو دہلی میں ہوئی اور 21 ربیعُ الآخر 1221ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اندرون تکیہ شریف کاکوری (نزد لکھنؤ یوپی) ہند میں ہے جو خانقاہِ کاظمیہ کے نام سے معروف ہے۔ آپ عالم باعمل، شیخِ طریقت، قطبُ الارشاد، صاحبِ دیوان شاعر، سلسلہ قلندریہ کے عظیمُ المرتبت بزرگ اور بانیِ خانقاہ کاظمیہ تکیہ شریف ہیں۔ آپ کا دیوان نغماتُ الاسرار (سائٹ رَس) شائع شدہ ہے۔(6)

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

6 پیرِ طریقت حضرت میاں مراد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش آڑہ (موجودہ نام موہڑہ ماڑی، نزد کونتریلہ، تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی) میں 1261ھ کو ہوئی اور پہلی ربیعُ الآخر 1343ھ کو وفات پائی، موہڑہ ماڑی قبرستان میں دفن کئے گئے، آپ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت، خواجہ شمسُ العارفین کے خلیفہ اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے۔(7)

7 شیخُ المشائخ، سرکارِ اقدس حضرت الحاج شاہ محمد تیغ علی آبادانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ میں ہوئی اور پہلی ربیعُ الآخر 1378ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک سُرکاہی شریف (ضلع مظفر پور، بہار، ہند) میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ نے مدرسہ عالیہ کلکتہ سے تعلیم حاصل کی، سلسلہ آبادانیہ میں بیعت و خلافت کا شرف پایا، سلسلہ فریدیہ اور مجیبیہ سے بھی خلافت حاصل ہوئی۔ آپ پابندِ شرع اور متبعِ سنّت بزرگ، بانیِ مدرسہ علیمیہ انوارُ العلوم و خانقاہ آبادانیہ سرکاہی ہیں۔(8)

**عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:**

8 ساقیِ علم و عرفان حضرت مولانا سلطان محمود سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1245ھ کو سدوال ضلع چکوال کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 29 ربیعُ الآخر 1317ھ کو وصال فرمایا، مزار سدوال میں ہے۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، بہترین مُدرّس، خلیفۂ شمسُ العارفین پیر سیال لجپال، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔ عرصۂ دراز تک اپنے آبائی مدرسے میں تدریس فرمائی۔(9)

9 رہبرِ شریعت و طریقت حضرت مولانا پیر عبدالغنی صابری ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1311ھ کو دسوہہ، ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، ہند) میں ہوئی اور 8 ربیعُ الآخر 1379ھ لاہور میں وصال فرمایا، بادامی باغ ریلوے اسٹیشن سے شمال کی جانب مزار واقع ہے۔ آپ عالمِ دین، متحرک مبلغ، کثیرُ السفر، محبُّ العلماء اور حضرت شاہ سراج الحق گورداسپوری چشتی کے خلیفہ تھے۔(10)

10 استاذ العلماء، محدثِ وقت حضرت مولانا محمد ایوب خان جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت زخی چارباغ (اکبر پورہ، پشاور) کے ایک علمی گھرانے میں 1250ھ کو ہوئی اور یہیں 7 ربیعُ الآخر 1335ھ کو وصال فرمایا، آپ علومِ معقول و منقول کے جامع، علمائے حرمین سے سندِ ملکی حاصل کرنے، مسجدِ نبوی میں درسِ حدیث کی سعادت پانے والے، کئی کُتب کے مصنف، پشاور کے مشہور عالمِ دین اور

مزار حضرت الحاج شاہ محمد تیغ علی آبادانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا پیر عبدالغنی صابری ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ امیرِ ملت تھے، زندگی بھر مدرسہ تعلیمُ القرآن پشاور میں درسِ حدیث دیتے رہے۔ کتاب "تُحْفَةُ الْفُحُول فِی الْاِسْتِغَاثَةِ بِالرَّسُول" آپ کی یادگار ہے۔(11)

11 عالمِ شہیر مولانا مفتی محمد یار خلیق فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت جوڑہ کلاں (شاہ پور، ضلع سرگودھا) میں 1240ھ کو ہوئی اور 14 ربیعُ الآخر 1356ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، تدفین اِچھرہ موڑ لاہور کے قبرستان میں ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، استاذ العلماء، مفتیِ اسلام، شاعر و ادیب، مصنفِ کُتب اور خطیبِ سنہری مسجد تھے، "صلوٰۃ مسعودی" آپ کی کتاب ہے۔(12)

---

(1) الاستیعاب، 3 / 455، تاریخ ابن عساکر، 58 / 162، 163، 169، الزہد لامام احمد، ص 220 (2) اسد الغابۃ، 3 / 246، الاستیعاب، 3 / 456 (3) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1 / 87 تا 97 (4) اتحاف الاکابر، ص 402 (5) تذکرۃ الانساب، ص 235 (6) تذکرہ مشاہیر کاکوری، ص 362 تا 364 (7) فوز المقال، 7 / 360، 367 (8) موسوعہ اسلامیہ، شخصیات، 21 / 159 تا 172 (9) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 30، 32 (10) تذکرہ اکابر اہلسنت، ص 252 تا 254 (11) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص 35 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص 277۔

## شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا
# محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک "دعوتِ اسلامی" 2 ستمبر 1981ء کو بنی، گزشتہ دنوں 2 ستمبر 2021ء کو دعوتِ اسلامی کے 40 سال مکمل ہونے پر امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے یومِ دعوتِ اسلامی کی مناسبت سے انٹرویو لیا گیا جس میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے پوچھے گئے سوالات کے علم و حکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرمائے، اس انٹرویو کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے ضرور تاً ترمیم کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

**سائل:** اگر آپ سے پوچھا جائے کہ تین جملوں میں بتائیے کہ دعوتِ اسلامی کیا ہے تو آپ کیا فرمائیں گے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** (1) دعوتِ اسلامی عقائد و اعمال اور نیکی کی دعوت کی سنّتوں بھری تحریک ہے (2) اس میں شمولیت میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور (3) میں امید کرتا ہوں کہ جو اس میں اخلاص کے ساتھ شامل ہوگا، اس کا کام کرے گا تو اللہ پاک اُسے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے جنّتُ الفردوس میں جگہ عطا فرمائے گا۔

**سائل:** دعوتِ اسلامی کرتی کیا ہے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** دعوتِ اسلامی جو بھی کرتی ہے وہ انڈر گراؤنڈ نہیں ہے، پسِ پردہ نہیں ہے، کھلی کتاب ہے۔ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت دیتی ہے، مسجد بھرو تحریک ہے، اور اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والوں کی کوششوں سے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں کی اصلاح ہوئی اور بے شمار یا بہت سارے غیر مسلم دامنِ اسلام میں آ گئے، مسلمان ہوگئے، یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ دعوتِ اسلامی ایک کھلی کتاب ہے جو سب کو نظر آرہی ہے۔

**سائل:** تقریباً 40 سال ہوگئے ہیں اس کو شروع ہوئے اب آپ دعوتِ اسلامی کو کس جگہ پر، کس مقام پر دیکھتے ہیں؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** دعوتِ اسلامی کو بظاہر شہرت تو بڑی ملی لیکن یہ اللہ پاک کی بارگاہ میں قبولیت کی دلیل نہیں ہے، اللہ پاک قبول کرلے بس یہ ہماری خواہش ہے، اور اسی لئے کہیں بھی آپ نے ہمارے اشتہار میں یہ لکھا ہوا نہیں دیکھا ہوگا کہ "دعوتِ اسلامی کے کامیاب 40 سال"، ظاہر ہے اس بات کا پتا تو مرنے کے بعد ہی چلے گا کہ ہم "کامیاب" ہوئے یا نہیں؟ اس لئے جدوجہد تو ہمیں آخری سانس تک جاری رکھنی چاہئے اِنْ شآءَ اللہ ہم ایسا ہی کریں گے۔ اللہ کی رحمت سے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظر سے ہمیں آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ ابھی تو منزل بہت دور ہے، بہرحال ہم کوشش کررہے ہیں کہ اللہ پاک ہم سے راضی ہوجائے کیونکہ اُس کی خفیہ تدبیر تو کسی کو نہیں پتا کہ علمِ الٰہی میں کس کے بارے میں کیا طے ہے؟

**سائل:** دعوتِ اسلامی کے لئے سب سے نقصان دہ چیز کیا ہے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** اللہ پاک اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی۔

**سائل:** دنیا میں کئی لوگ تنظیمیں اور ادارے بناتے ہیں مگر جلد ہی ناکام ہو جاتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے، اللہ پاک جس سے چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے، اب ادارے دنیاوی بھی ہوتے ہیں، سیاسی بھی ہوتے ہیں، سماجی بھی ہوتے ہیں اور مذہبی بھی ہوتے ہیں، اور ہر ادارہ ختم بھی نہیں ہوتا۔ عام طور پر سماجی ادارے ختم نہیں ہوتے یہ چلتے رہتے ہیں، میں بچپن سے جن سماجی اداروں کا نام سنتا تھا وہ ابھی تک چل رہے ہیں، اسی طرح کئی سیاسی پارٹیاں بھی طویل عرصے سے چل رہی ہیں اور چلتی رہتی ہیں۔ دینی انجمنیں بعض اوقات بنتی ہیں اور پھر کچھ عرصے بعد سائلینٹ زون میں ضرور چلی جاتی ہیں مگر ختم نہیں ہوتیں، پھر کبھی کبھی وہ اٹھ جاتی ہیں، یا بعضوں کا کام ہی ایسا ہوتا ہے کہ سال بھر میں ایک آدھ بار منظرِ عام پر آتی ہیں پھر سائلینٹ زون میں چلی جاتی ہیں یعنی ان کا کوئی گراؤنڈ ورک نہیں ہوتا اور یہ مختلف ادارے بنانے کے مقاصد اور چلانے والوں کے انداز پر ہوتا ہے۔

**سائل:** ایک قیادت میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** خوفِ خدا و عشقِ رسول، یہ تو ایک مسلمان قیادت کا فائنل سرمایہ ہے، اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ اور حقیقت میں اللہ پاک کی حمایت، اللہ پاک کی عنایت، اللہ پاک کی مدد جس کے شاملِ حال ہو وہی کامیاب ہوتا ہے، ﴿وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ (پ3، آل عمرٰن:26) تو قائد وہی کامیاب ہوگا جسے اللہ پاک عزت بخشے۔ اس میں اپنے طور پر انسان کا اپنا کوئی کمال نہیں ہوتا۔ بس اللہ پاک جس کو توفیق دیتا ہے وہی اِخلاص کے ساتھ دینی کام کرتا ہے۔ میں نے اس پر غور کیا تو مجھے یہ سب اللہ کی عنایت پر ہی منحصر لگا۔ انسانوں میں سب سے اعلیٰ قائد انبیائے کرام علیہمُ السَّلام ہوئے جو کہ یقیناً 100 فیصد کامیاب رہے، کسی نبی کے ساتھ لوگوں کا کم ہونا یا کسی کے ساتھ زیادہ ہونا وہ اپنی جگہ پر مگر ہوئے سب کے سب کامیاب۔ اَہلُ اللہ مثلاً ہمارے غوثِ پاک، ہمارے غریب نواز، ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہم یہ بھی قائدین تھے، اپنے اپنے طور پر انہوں نے بہت دینی کام کیا ہے اور یہ سب کے سب کامیاب قائدین ہیں، ان کا سرمایہ بھی خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ ہاں جو صرف شہرت و ناموری کے لئے کام کرتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے، اسی طرح کوئی قائد اگر غلط انداز اختیار کرتا ہے تو بعض صورتوں میں وہ اپنے شر کی وجہ سے کامیاب نظر آتا ہے لیکن اس کی کامیابی کو حقیقی کامیابی نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً یزید کا لشکر کربلا میں بظاہر کامیاب ہوا کہ وہ اپنے زُعمِ فاسد میں غالب ہوا اور اس نے اہلِ بیتِ اطہار کے نونہالوں کو چُن چُن کر خاک و خون میں تڑپایا اور شہید کیا، عفت مآب خواتین کو قیدی بنایا۔ بظاہر وہ غالب تھے، خوشیاں مناتے ہوئے وہاں سے نکلے تھے لیکن آج بھی ان کو ملامت کی جارہی ہے، اور جو بظاہر مغلوب تھے آج بھی وہ دلوں پر حکومتیں کر رہے ہیں، یہ تو دنیا جانتی ہے۔ اس لئے قِلّت، کثرت بظاہر غلبہ یا مغلوبیت یہ اصل کامیابی نہیں ہے بس اللہ پاک کی جس کو رضا حاصل ہے جس کا اللہ پاک حامی و ناصر ہے وہ قائد کامیاب ہوتا ہے۔ اب اگر آپ کسی ادارے کے قائد سے متعلق سوال کریں تو میں عرض کروں کہ ادارے کے قائد کو اللہ پاک اگر کامیاب فرمانا چاہے گا تو اس میں خوبیاں بھی رکھے گا، اس کے اَخلاق دُرست ہوں گے، غصہ اور چڑچڑاپن، بے جا جذباتیت اور غلط فیصلے کرنے سے اس کی حفاظت فرمائے گا، اسی طرح وہ ظلم نہیں کرے گا۔ بعض ادارے یا تنظیمیں ظلم پر چلتی ہیں، اپنے مخالف کو یا توڑی گریڈ کرتی ہیں یا مروا دیتی ہیں یا کچھ بھی کر دیتی ہیں، اس طرح کے لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ اپنے شر کی وجہ سے یہ چھا ضرور جاتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ یہ ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں، دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت بھی داؤ پر لگی رہتی ہے، اس لئے اگر کوئی دینی راہنما ہے دینی قائد ہے تو وہ خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کا پیکر ہو، مجسّم حسنِ اخلاق ہو، اس کے اندر نرمی ہو، سخاوت ہو، سب کی سننے کا حوصلہ ہو، جو غلط مشورہ دے اس کو بھی جھاڑ تا نہ ہو، اس کی بھی سُن لیتا ہو، ہر ایک کو اہمیت دیتا ہو، کچھ کو اہمیت دی اور کچھ کو نظر انداز کیا، یا اُس کو جھاڑ دیا یا اس کو ڈانٹ دیا، اس طرح کرنے والا قائد زیادہ کامیاب نہیں ہوتا۔ بچوں کے

ساتھ، بوڑھوں کے ساتھ، سب کے ساتھ اس کا سُلوک مُشفِقانہ ہو گا، ہمدردانہ ہو گا تو وہ کامیاب ہو گا، اگر اس کا رویہ جارحانہ (یعنی جھگڑنے والا) ہو گا، حاکمانہ ہو گا تو کامیاب ہونا مشکل ہے۔ دیکھئے میں اداروں کے قائد کی بات کر رہا ہوں، حکمرانوں کی بات نہیں کر رہا، حقیقت میں یہ اللہ پاک کی خاص عطا ہے وہ جس پر ہو جائے، بہت سوں میں یہ خوبیاں ہوتی ہیں لیکن پھر بھی وہ قائد نہیں بن پاتے اور بہت سوں میں یہ خوبیاں کم ہوتی ہیں اس کے باوجود وہ کامیاب ہو جاتے ہیں، تو یہ بس اللہ کی دَین ہے۔

**سائل:** آج ہم اللہ کے کرم سے دعوتِ اسلامی والوں میں محبّت، اتّفاق دیکھ رہے ہیں، آگے بھی یہ رہے اس کے لئے آپ کیا نصیحت فرمائیں گے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو افتراق و انتشار سے بچائے، جب کسی تحریک میں جذباتی لوگ آجاتے ہیں، جن کی قوّتِ فیصلہ کمزور ہو، وہ جذباتی فیصلے کریں اور خود رائی کے مالک ہوں، بس میں نے جو کہہ دیا، وہ کرلو، جو میں کہتا ہوں وہی کرنا ہے، تو اس طرح ایک آدھ بار ہو سکتا ہے ماتحت عمل کرلیں لیکن آہستہ آہستہ ان کے اندر بغاوت پھیلے گی۔ اس لئے اگر سب کو محبت دینے والے قائد دعوتِ اسلامی کو ملتے رہیں گے، ہمارے ذمّے داران سب کو محبت دیں گے پیار دیں گے، سب کو اہمیت دیں گے، جس طرح ایک سلجھے ہوئے سمجھ دار اسلامی بھائی کے مشورے کو غور سے سنتے ہیں اسی طرح جو بالکل ہی اُوٹ پٹانگ مشورے دیتے ہیں ان کو بھی اسی طرح سنیں گے اور ان کی بھی مسکرا کر ترکیب کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ فساد کا اندیشہ نہیں ہو گا۔ ہوتا اس طرح ہے کہ بعض اوقات کسی علاقے میں کوئی ذمّے دار مخصوص افراد کے ساتھ اپنا گروپ سیٹ کر لیتا ہے، انہی کی باتیں سنتا ہے اور جو بیچارے مشورہ دینے وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں ان کو ڈی گریڈ کیا جاتا اور نظر انداز کیا جاتا ہے تو یوں ماتحتوں کے دلوں میں نفرت کی آگ شعلہ زن ہو جاتی ہے جو دینی کاموں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ذمہ داران کو چاہئے کہ ”محبت دو محبت لو“ کے فارمولے پر عمل کریں۔

**سائل:** آپ کو اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز چیز کیا ہے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** اللہ پاک اور رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے، اور یہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

**سائل:** دعوتِ اسلامی والوں کو اپنا معیار کس شخصیت کو بنانا چاہئے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** اس دور میں یعنی ہمارے قریبی زمانے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے عاشقِ رسول عالمِ دین ہوئے ان کو اپنا معیار بنائیے، میں نے آپ کی سیرت پڑھی ہے، آپ کے فتاویٰ دیکھے ہیں، آپ صرف وہی بات کرتے ہیں جو قراٰن و حدیث کے مطابق ہو۔ اس لئے میں نے آپ کا دامن تھاما کہ آپ اُمّت کو قراٰن و حدیث کے راستے پر چلا رہے ہیں، اس لئے میں ان کے پیچھے چل پڑا، اَصْل منزلِ تو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا ہے جو اِنْ شَآءَ اللہ اس راستے کے ذریعے بھی ہم کو حاصل ہو جائے گی۔ تو اس کے لئے جدو جہد جاری رکھنی ہے، براہِ کرم! کبھی بھی دعوتِ اسلامی کو چھوڑ کر مت جایئے گا، بالفرض کوئی دھکے بھی مارے تب بھی دعوتِ اسلامی سے نکلنا نہیں ہے، بس دعوتِ اسلامی سے چپکے رہنا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی ہمیں ضرور مدنی آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں تک پہنچائے گی۔

**سائل:** دعوتِ اسلامی کے چالیس (40) سال مکمل ہونے پر آپ دعوتِ اسلامی والوں کو کیا پیغام دیں گے؟

**امیرِ اہلِ سنّت:** ہمیشہ وہی کام کرنا ہے جس سے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم راضی ہوں، اللہ و رسول کی ناراضی والا کام کبھی بھی نہیں کرنا، بظاہر آپ کو کتنا ہی فائدہ حاصل ہوتا ہو، بظاہر کسی کام میں دین کا فائدہ نظر آرہا ہو مگر اس میں اللہ و رسول کی نافرمانی کرنی پڑتی ہو تو وہ کام ہر گز نہیں کرنا، یہ ایک مثال مبالغے کے ساتھ میں نے دی ہے۔ ہم جب تک اللہ و رسول کی اطاعت و فرماں برداری کرتے رہیں گے، صحابہ و اہلِ بیت و اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم کامیاب ہوں گے۔ ہمیشہ پیارے مصطفےٰ و انبیا و صحابہ و اہلِ بیت اور اولیائے کرام کی محبت اپنے دل میں بسا کر رکھنی ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے رہنا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم آپ ہمیشہ کامیابی کی منزل پر گامزن رہیں گے، اگر اس سے ہٹیں گے تو پھر کامیابی مشکل ہے۔

# تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

## حضرت علّامہ مفتی سیّد محفوظُ الحق قادری کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ پروفیسر پیر سیّد انوارُ الحق قادری شاہ صاحب، حضرت علّامہ مولانا سیّد محمودُ الحق قادری شاہ صاحب، سیّد اظہارُ الحق قادری شاہ صاحب اور سیّد طاہرُ الحق قادری شاہ صاحب کے والدِ گرامی جامعُ المعقول والمنقول، خلیفۂ قطبِ مدینہ، مترجمِ کُتُبِ کثیرہ، حضرت علّامہ مولانا مفتی پیر سیّد محفوظُ الحق قادری شاہ صاحب مختصر علالت کے بعد 27 محرّم شریف 1443 سِنِ ہجری مطابق 4 ستمبر 2021ء کو بورے والا پنجاب میں وصال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔ یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت علّامہ مولانا مفتی پیر سیّد محفوظُ الحق قادری شاہ صاحب کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، اے اللہ پاک! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع بنے۔ یااللہ پاک! قبر کی گھبراہٹ، وحشت اور تنگی دور فرما، مولائے کریم! نورِ مصطفےٰ کے صدقے ان کی قبر تاقیامت جگمگاتی رہے، روشن رہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مولائے کریم! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ پاک! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر وثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خاتمُ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت علامہ مولانا مفتی پیر سیّد محفوظُ الحق قادری شاہ صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت امام ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جو یہ چاہتا ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد بھی اس کے اعمال کا سلسلہ ختم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ علمِ دین کو عام کرے۔“

(التذکرۃ فی الوعظ، ص55)

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

## حضرت علّامہ مولانا مفتی بدرُ القادری کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے دورانِ مدنی

مذاکرہ فرمایا: خلیفۂ حُضور مفتیِ اعظم ہند، محسنِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا مفتی بدرُ القادری صاحب پہلی صفر المظفر 1443ھ مطابق 9 ستمبر 2021ء بروز جمعرات، ہالینڈ میں انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

یہ دعوتِ اسلامی سے بڑی محبت فرماتے تھے، اللہ پاک ان کی خدماتِ دعوتِ اسلامی اور دیگر دینی وملی خدمات قبول فرمائے۔

میں ان کے صاحبزادے محیُ الدین حسنین قادری، ان کی بیٹیوں، ان کے مریدین، محبین، متوسلین سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یا اللہ پاک! پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا واسطہ حضرت مولانا مفتی بدرُ القادری کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ پاک! ان کے درجے بلند فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحشر نورِ مصطفےٰ کے صدقے جگمگاتی رہے، پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے جلووں سے ان کی قبر آباد ہو، مولائے کریم! جنّتُ الفردوس میں انہیں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مولائے کریم! ان کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یا اللہ پاک! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خاتمُ النَّبِیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت علّامہ مولانا مفتی بدرُ القادری رحمۃ اللہ علیہ سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

### مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اگست 2021ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2 ہزار 163 پیغامات جاری فرمائے جن میں 448 تعزیت کے، 1 ہزار 500 عیادت کے جبکہ 215 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے (1) حضرت مولانا مختار احمد قادری صاحب (جلال پور جٹاں، ضلع گجرات، پنجاب)[(1)] (2) حضرت علّامہ مولانا مفتی امین احمد نقشبندی صاحب (بہاولپور)[(2)] (3) مہتمم مدرسہ انوارِ مصطفےٰ میرپور برڑو، حضرت مولانا الحاج پیارل بُرڑو صاحب (میرپور برڑو، جیکب آباد)[(3)] (4) حضرت مولانا ثناءُ اللہ فاروقی نقشبندی صاحب (جوہر آباد، خوشاب)[(4)] (5) استاذُ العُلماء حضرت مفتی رمضان نقشبندی جماعتی صاحب (کہروڑ پکا، ضلع لودھراں، پنجاب)[(5)] (6) حضرت علّامہ مولانا عثمان برکاتی صاحب (کراچی) سمیت 448 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ نیز امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 1 ہزار 500 بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت وعافیت بھی فرمائی۔

---

(1) تاریخِ وفات: 27 ذُوالحجۃ الحرام 1442ھ مطابق 7 اگست 2021ء

(2) تاریخِ وفات: 4 محرم شریف 1443ھ مطابق 13 اگست 2021ء

(3) تاریخِ وفات: 10 محرم شریف 1443ھ مطابق 19 اگست 2021ء

(4) تاریخِ وفات: 11 محرم شریف 1443ھ مطابق 20 اگست 2021ء

(5) تاریخِ وفات: 16 محرم شریف 1443ھ مطابق 25 اگست 2021ء

## جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2021ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) سعد اسلم (بستی ملوک، ملتان) (2) بنتِ ارشد (کراچی) (3) بنتِ محمد اصغر (لودھراں)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔

**درست جوابات:** (1) حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام (2) حضرت سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** ٭ محمد حسنین عزیز (کراچی) ٭ بنتِ ریاض احمد (گجرات) ٭ فاروق احمد عطّاری (بھکر) ٭ بنتِ اختر عطّاریہ (حیدرآباد) ٭ اویس رضا (کشمیر) ٭ شہزاد عطّاری (کالاباغ) ٭ بنتِ محمد رمضان (فیصل آباد) ٭ محمد اقبال عطّاری (چیچہ وطنی) ٭ بنتِ محمد شریف (سیالکوٹ) ٭ بنتِ عبد الغفور امجدی (کراچی) ٭ شمس اللہ (کراچی) ٭ بنتِ جاوید اقبال (ڈجکوٹ)۔

# ترکی کا سفر

(قسط:01)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

17 فروری 2021ء کو صبح تقریباً 7 بج کر 50 منٹ کی فلائٹ کے ذریعے ہم کراچی سے استنبول ترکی کے لئے روانہ ہوئے۔ مفتی محمد قاسم عطاری صاحب سمیت کچھ دیگر اسلامی بھائی بھی ہمراہ تھے۔ اس سفر کا اصل مقصد یہ تھا کہ اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے ترکی کے دارُ الحکومت استنبول میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بنانے کے لئے جو جگہ خریدی ہے اس کا وزٹ اور تعمیر کے حوالے سے مشاورت کی جائے۔

**ترکی کا اعزاز:** میزبانِ رسول حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سمیت مختلف صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے مزارات، اس خطے سے متعلق نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بشارات کے علاوہ اس ملک میں کئی مقامات ایسے ہیں جو مختلف انبیائے کرام علیہم السّلام مثلاً حضرت ابراہیم و حضرت ایوب علیہما السّلام کی نسبت سے مشہور ہیں۔ عاشقانِ رسول کی نظر میں ترکی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں کا مقامی وقت وہی ہے جو مدینۂ منوّرہ کا ہے۔ اللہ کریم نے ترکی کے دارُالخلافہ (Capital) استنبول کو قدرتی نظاروں سے خوب نوازا ہے اور یہ دنیا کا واحد شہر ہے جو دو براعظموں میں واقع ہے، آدھا یورپ میں اور آدھا ایشیا میں۔ **برف باری:** تقریباً پونے چھ گھنٹے سفر کے بعد ترکی کے مقامی وقت کے مطابق دن 11 بجے ہمارا طیارہ استنبول ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ ترکی میں گزشتہ کئی دن سے شدید سردی تھی جبکہ استنبول میں برف باری کا سلسلہ جاری تھا۔ اس موقع پر مجھے اپنا پہلا سفرِ ترکی یاد آگیا کیونکہ اُن دنوں بھی ترکی میں برف باری ہو رہی تھی۔ **فیضانِ مدینہ کی جگہ کا دورہ:** مقامی اسلامی بھائی ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھے، ان کے ساتھ ہم سیدھے استنبول کے علاقے ارناد کوئی (Arnaut Koy) میں اس جگہ پہنچے جو مدنی مرکز کے لئے خریدی گئی تھی۔ یہ جگہ تقریباً 641 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور استنبول کے ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جو ایئرپورٹ کے قریب ہے اور نیا ڈویلپ ہو رہا ہے۔ اِن شآءَ اللہ اس مقام پر عظیمُ الشّان مدنی مرکز فیضانِ مدینہ تعمیر ہوگا، مسجد کے ساتھ ساتھ جامعۃُ المدینہ کی ترکیب بھی ہوگی جہاں ترکی سمیت دیگر ممالک کے طلبہ بھی عربی زبان میں تعلیم حاصل کریں گے۔ اس موقع پر ذمہ دار اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ اس جگہ مدنی مرکز کی تعمیر کے لئے تقریباً 7 لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔ میں نے ترکی میں دعوتِ اسلامی کے دینی کام کو شروعات سے دیکھا ہے۔ یہ اللہ پاک کے کرم سے ہماری بہت بڑی کامیابی ہے کہ آج ترکی کے دارالحکومت میں ہم نے مدنی مرکز بنانے کے لئے جگہ خرید لی ہے۔ اِن شآءَ اللہ رحمتِ خداوندی سے آگے کے سب مراحل بھی بخیر و عافیت طے ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ایک اسلامی بھائی نعمان عطّاری کے گھر پہنچے جہاں ہم نے کھانا کھایا۔ **قدرتِ خداوندی کا نظارہ:** جب ہم ان کے گھر سے باہر نکلے تو استنبول کی فضا میں ایک عجیب منظر دیکھا۔ آسمان پر بادل نہیں تھے، دھوپ موجود تھی اور اس کے باوجود برف باری جاری تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میری زبان پر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے کلمات جاری ہوگئے۔ یہاں سے ہم اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو شام کے 4 بج چکے تھے۔ اگرچہ تھکن اپنے عروج پر تھی لیکن ذہن یہی بنا کہ نمازِ عشا پڑھ کر ہی آرام کیا جائے تاکہ نماز قضا ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ **میزبانِ رسول کے مزار پر حاضری:** نمازِ عشا پڑھ کر ہم نے آرام کیا اور اگلے دن جلدی بیدار ہو کر نمازِ فجر پڑھنے کے لئے حضرت سیّدنا

---

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف سے مُتَّصِل مسجد میں پہنچ گئے۔ سفرِ ترکی کے دوران استنبول میں میری کوشش ہوتی ہے کہ نمازِ فجر اس مسجد میں پڑھی جائے، وجہ یہ ہے کہ حَرَمَیْن طَیِّبَیْن (یعنی مکۂ مکرمہ و مدینۂ طیّبہ) کے بعد نمازِ فجر میں نمازیوں کی تعداد اور روحانی منظر جو یہاں دیکھنے کو ملتا ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آتا۔ آج بھی سخت سردی کے باوجود کثیر عاشقانِ رسول یہاں جمع تھے، کاش! ہماری مساجد میں بھی ایسی ترکیب ہو جائے۔

نماز کے بعد حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری نصیب ہوئی۔ اس موقع پر معلوم ہوا کہ آج یکم رجبُ المرجب ہے اور آج کے دن کو تُرکی کے لوگ بہت عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رجب کی پہلی جمعرات کی شب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا نورِ مبارک بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بَطْنِ مبارک میں مُنتقل ہوا تھا۔

عاشقوں کے اپنے اپنے انداز ہوتے ہیں، ترکی کے مسلمانوں کی اس ادا سے ان کے عشقِ رسول کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں آج لنگر بھی تقسیم ہو رہا تھا جس سے ہم نے بھی برکت حاصل کی۔ یہاں سے اپنی قیام گاہ واپس جاکر ہم نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر نمازِ ظہر کے بعد ہم مزاراتِ اولیا کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ **ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضری کی برکت:** استنبول سے کشتی میں تقریباً 30 منٹ سفر کے فاصلے پر اسکودار (Uskudar) نامی علاقے میں حضرت سید نا عزیز محمد ھُدائی رحمۃُ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ آپ کا فرمان ہے کہ جو میرے روضے پر حاضری دے گا وہ نہ تو جل کر مرے گا، نہ ڈوب کر اور نہ کبھی فقیر ہو گا۔

کئی بزرگانِ دین سے اپنے مزار پر حاضری دینے والوں کے لئے اس طرح کی بشارات اور دعائیں منقول ہیں۔ سعادت مند افراد ان پر عمل کرکے نفع پاتے ہیں جبکہ کچھ لوگ بُزرگوں سے منقول ایسی باتوں پر تنقید کرکے سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ بہر حال، اپنا اپنا نصیب ہے۔

مدنی چینل کے سلسلے ”زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ“ میں حضرت سید نا عزیز محمد ھُدائی رحمۃُ اللہ علیہ سے متعلق تفصیلی تذکرہ کیا گیا تھا، یہ سلسلہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے جسے اس Q-R Code کو اسکین کرکے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ پہلی بار سفرِ ترکی کے دوران اس مزار شریف پر ہمارے ساتھ ایک تاریخی واقعہ رونما ہوا تھا، اس کی تفصیل بھی آپ اس وڈیو میں دیکھ سکتے ہیں۔ **سلطان فاتح رحمۃُ اللہ علیہ:** مزار شریف پر حاضری کے بعد جب ہم شام کو واپس آنے لگے تو معلوم ہوا کہ شدید بارش اور تیز ہوا کے سبب سمندری سفر کا سلسلہ روک دیا گیا ہے۔ اس صورتِ حال کی وجہ سے ہم ایک گاڑی کے ذریعے سلطان فاتح رحمۃُ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ یہ وہی عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے قُسْطُنْطِنِیَہ (استنبول) فتح کیا جو کہ اسلامی تاریخ کی فتوحات میں سے ایک عظیم فتح ہے۔ جس طرح بیت المقدس کی فتح دنیا کے بڑے بڑے واقعات میں سے ایک ہے، قُسْطُنْطِنِیَہ کی فتح کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةُ فَلَنِعْمَ الْاَمِيْرُ اَمِيْرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ یعنی قُسْطُنْطِنِیَہ ضرور فتح ہو گا، (اسے فتح کرنے والے لشکر کا) امیر کتنا اچھا امیر ہو گا اور وہ لشکر کتنا اچھا لشکر ہو گا۔ (مسند احمد، 7/8، حدیث: 18979)

اس طرح کی بشارات پانے کے لئے کئی اسلامی حکمرانوں نے قُسْطُنْطِنِیَہ پر حملہ کیا لیکن فتح نصیب نہ ہوئی۔ آخر کار یہ سعادت سلطان فاتح رحمۃُ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔ یہ فتح کس طرح حاصل ہوئی، اس کی تفصیل پڑھ سُن کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

اس وقت چونکہ مزار شریف بند ہونے کا وقت ہو چکا تھا اس لئے مفتی محمد قاسم عطّاری صاحب نے مزار کے باہر کھڑے ہو کر فتحِ قُسْطُنْطِنِیَہ کی کچھ تفصیل بیان فرمائی۔ اس مزار شریف کی زیارت کرنے اور فتحِ قُسْطُنْطِنِیَہ کی تفصیل سننے کے لئے اس Q-R Code کو اسکین کیجئے۔

اللہ پاک سلطان محمد فاتح رحمۃُ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

# قَصِیْدَۃُ الْحُجْرَۃِ النَّبَوِیَّۃِ الشَّرِیْفَۃ (قسط:02)

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا راشد علی عطاری مدنی*

اِنِّیْ اِذَا سَامَنِیْ ضَیْمٌ یُرَوِّعُنِیْ　　اَقُوْلُ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا سَنَدِیْ

بے شک جب مجھے ڈرا اور گھبرا دینے والی کوئی ظُلم و زیادتی تکلیف پہنچاتی ہے تو میں کہتا ہوں: اے سیدوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اے میرے سہارے! (پناہ گاہ و مدد گار، میری مدد فرمایئے)۔

کُنْ لِیْ شَفِیْعاً اِلَی الرَّحْمٰنِ مِنْ زَلَلِیْ　　وَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا لَا کَانَ فِیْ خَلَدِیْ

میری لغزشوں پر مولائے رحمٰن کی بارگاہِ بے نیاز میں میری شفاعت و سفارش فرمایئے۔ اور میرے وہم و خیال سے بھی بڑھ کر مجھ پر اِنعامات و اِکرامات فرمایئے۔[1]

وَانْظُرْ بِعَیْنِ الرِّضَا لِیْ دَائِماً اَبَداً　　وَاسْتُرْ بِفَضْلِكَ تَقْصِیْرِیْ مَدَی الْاَمَدِ

اور مجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رضامندی و خوشنودی والی نگاہِ خاص رکھئے۔ اور اپنے فضل و اِحسان سے میری کوتاہیوں (غفلتوں) کو سدا کے لئے چُھپائے ہی رکھئے۔

وَاعْطِفْ عَلَیَّ بِعَفْوٍ مِنْكَ یَشْمَلُنِیْ　　فَاِنَّنِیْ عَنْكَ یَا مَوْلَایَ لَمْ اَحِدِ

اور اے میرے آقا و مولا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اپنے ایسے عفو و کرم سے مجھ پر مہربانی فرمایئے جو اپنی آغوش میں مجھے لئے رہے (جو مجھے اپنے سائے میں لئے رہے) کیونکہ میں آپ کا ساتھ پاکر تنہا نہیں رہا۔

اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِالْمُخْتَارِ اَشْرَفِ مَنْ　　رَقِی السَّمٰوٰتِ سِرِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

بے شک میں نے ایسے بااختیار (نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اپنا وَسیلہ[2] بنایا ہے، جو بلندیوں پر چڑھنے والوں میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں، جو خدائے یکتا و تنہا کا اِک راز ہیں۔

رَبُّ الْجَمَالِ تَعَالَی اللہُ خَالِقُهٗ　　فَمِثْلُهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْخَلْقِ لَمْ اَجِدِ

حسن و جمال والے مصطفیٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خالق و مالک کتنی بلند شان والا ہے۔ پس آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مثل میں نے ساری مخلوق میں کوئی نہیں پایا۔[3]

* مُدَرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

خَیْرُ الْخَلَائِقِ اَعْلَی الْمُرْسَلِیْنَ ذُرًی ذُخْرُ الْاَنَامِ وَ ھَادِیْھِمْ اِلَی الرَّشَدِ

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری مخلوق سے بہترین، تمام رسولوں میں کمال درجے کی بلندی پانے والے، خَلقت (مخلوقِ الٰہی) کے سرمایہ وخزانہ ہیں اور راہِ راست وہدایت کی طرف مخلوق کے رہبر وراہنما ہیں۔[4]

بِهِ الْتَجَاْتُ لَعَلَّ اللهَ يَغْفِرُلِیْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَفِیْ ظَنِّیْ وَ مُعْتَقَدِیْ

میں نے اِن (مَلجاء وماوا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہی کی پناہ لی ہے، اِس اُمید پر کہ اللہ پاک میری بخشش ومغفرت فرمائے گا۔ یہی میرا گمان اور اعتقاد (عقیدہ) ہے۔

فَمَدْحُهُ لَمْ يَزَلْ دَأْبِیْ مَدَى عُمُرِیْ وَحُبُّهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَرْشِ مُسْتَنَدِیْ

پس آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مِدحت کرنا عمر بھر میری عادت رہی ہے۔ اور مالکِ عرش کی بارگاہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میرا سہارا اور آسرا ہے۔

عَلَيْهِ اَزْكٰى صَلَاةٍ لَمْ تَزَلْ اَبَداً مَعَ السَّلَامِ بِلَا حَصْرٍ وَّلَا عَدَدِ

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر لاتعداد اور بے شمار سلام کے ساتھ اِنتہائی پاکیزہ دُرود ہو جو ابد تک جاری رہے۔

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ اَهْلِ الْمَجْدِ قَاطِبَةً بَحْرِ السَّمَاحِ وَ اَهْلِ الْجُوْدِ وَ الْمَدَدِ

اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سارے ہی آل واَصحاب پر (دُرود وسلام ہو) جو کہ عزت وبزرگی والے، فیّاضی وبخشش کے سمندر اور سخاوت ومدد کرنے والے ہیں۔[5]

---

(1) منصبِ شفاعتِ کبریٰ نبیِّ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم خاصہ (خصوصیت) ہے۔ اس سے متعلق اسلامی عقیدہ ملاحظہ ہو: "ہر قسم کی شفاعت حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوَجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاِذن، اِن میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/72)

شفاعَت کرے حَشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کِس کو یہ قُدرت ملی ہے (حدائقِ بخشش، ص188)

(2) کسی چیز کے ذریعے کو وَسیلہ کہا جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی، 6/394) اور بلاشبہ ربّ تعالیٰ کی رحمت پانے اور اُس کی بارگاہِ عالی سے بخشش ومغفرت کی خیرات پانے کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ ووَسیلہ ذاتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وَسیلے کی برکات کو یوں بیان فرماتے ہیں: دِین ودُنیا وجسم وجان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور اَبدالآباد تک ملے گی سب حضورِ اَقدس خلیفۃُ اللہ الاَعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے وسیلے اور حضور کے مبارَک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابدالآباد تک ملے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/195)

(3) خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین مولا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نعت گو کہتا کہ میں نے آپ کی مِثل نہ آپ سے پہلے دیکھا، نہ آپ کے بعد۔ (شمائل النبی، ص21، حدیث:7) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: حضرات صحابہ کرام تو حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مِثل کیا دیکھتے، حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مِثل نہ دیکھا۔ دیکھتے کیسے خُدا نے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مِثل بنایا ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/58)

(4) سلطانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری مخلوقات، حتی کہ تمام نبیوں اور رسولوں سے بھی اَفضل واَعلیٰ ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس عقیدے کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کا اَفضلُ المُرسلین وسیّدُ الاَوّلین والآخرین ہونا قطعی اِیمانی، یقینی، اِذعانی، اِجماعی، اِیقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف (اختلاف) نہ کرے گا مگر گمراہ بددِین بندۂ شیاطین (شیطانوں کا غلام)۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/131)

خَلق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی (حدائقِ بخشش، ص138)

(5) شفاء الفؤاد بزیارۃ خیر العباد، ص143۔
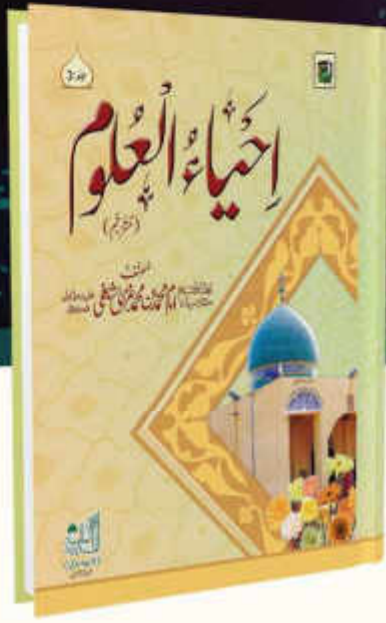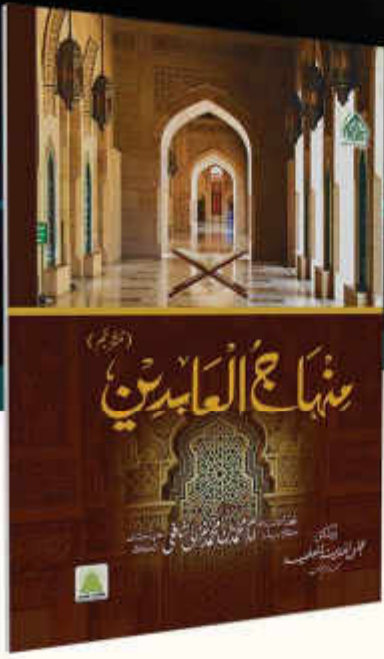
(ضروری ترمیم کی گئی ہے)

# احیاءُ العلوم پڑھنے کی ترغیب

گزشتہ دنوں کراچی کے حضرت مولانا لیاقت حسین اظہری صاحب کے بیان کا ایک کلپ وائرل ہوا جس میں انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بیان کرتے ہوئے اپنے لڑکپن اور دعوتِ اسلامی سے وابستگی کا ذکر فرمایا جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: میں نے 16 یا 17 سال کی عمر میں امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "کیمیائے سعادت" دو یا تین بار پڑھی، اس وقت نہ میں عالم تھا اور نہ درسِ نظامی ہی کیا تھا، اس لڑکپن کی عمر میں امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب کو دو یا تین بار پڑھنا یہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول کی برکت سے ہے، چھوٹی عمر میں ہم دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوگئے تھے اور اسی ماحول کی برکت سے ہماری جوانی اور ہماری عزت و عصمت محفوظ رہی۔ اگر آپ کے اوپر کسی کا احسان ہو تو کبھی بھی اپنے محسن کے احسان کو نہیں بھولنا چاہئے۔

جب یہ وڈیو کلپ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچا تو آپ نے آڈیو پیغام کے ذریعے مولانا لیاقت حسین اظہری صاحب کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عنہ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حاجی لیاقت اظہری کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

مَاشَآءَ اللہ! آپ کا ایک کلپ وائرل ہوا ہے جس میں آپ نے 16 یا 17 سال کی عمر میں 2 یا 3 بار "کیمیائے سعادت" کا مطالعہ کرنے کا ذکر کیا ہے، آپ نے تو کمال کر دیا بے شک یہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکتیں اور سیّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فیضان ہے، اللہ پاک کی رحمت سے دعوتِ اسلامی میں حضرت امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کُتب کا خوب چرچا ہے۔ مجھے قلبی مسرت ہوئی اور مزہ آگیا بلکہ یوں کہئے کہ مزے کو مزہ آگیا کہ حاجی لیاقت اظہری بھی کمال کے آدمی ہیں، دو، تین بار "کیمیائے سعادت" پڑھی ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ چلو آڈیو پیغام کے ذریعے آپ کی خدمت میں حاضری دے دی جائے، حوصلہ افزائی ہوجائے گی۔ اب "اِحیاءُ العلوم" پر بھی کچھ نظر ہوجائے، مکتبۃُ المدینہ نے اس کی اُردو ترجمہ کر کے پانچ جلدیں شائع کی ہیں، اس میں تخاریج اور حنفی مسائل کی وضاحتیں بھی ہیں۔ آپ کا مطالعہ بہت پہلے کا ہے، ظاہر ہے کئی باتیں نَسیاً مَنسیاً ہوگئی ہوں گی، دوبارہ کرم فرمادیں، مکتبۃُ المدینہ کی "منھاجُ العابدین" بھی لے لیں اور دونوں ہی پڑھ لیں۔ "منھاج العابدین" حجۃُ الاسلام امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی کا نچوڑ اور آخری کتاب ہے، کرم فرمایئے گا، مطالعہ کیجئے گا۔ دینی مطالعہ حصولِ علمِ دین کا ایک بہترین ذریعہ اور وہ کتاب صالحین کی ہے تو بہترین صحبتِ صالحین ہے۔ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ولیوں کے سردار، طبقۂ اولیا کے پیشوا اور اپنے دور کے مُجدّد تھے۔

بیٹے! دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی دینی تحریک ہے، کبھی کبھی اجتماع میں تو کبھی مدنی مذاکرے میں تشریف لاتے رہیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلاتے رہیں۔ مَاشَآءَ اللہُ الکریم آپ دعوتِ اسلامی کا کس طرح ڈنکا بجا رہے ہیں یہ تو آپ کا کلپ بتا رہا ہے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

# قصیدۂ غوثیہ کے فوائد و برکات

مولانا ابو الحقائق عطاری مدنی*

اللہ پاک کا اپنے مُقرَّب بندوں پر ایسا خاص کرم ہے کہ اُن کی زبان سے نکلنے والے اَلفاظ اور قلم سے ظاہر ہونے والے نُقوش میں بھی برکت رکھ دیتا ہے۔ خلقِ خُدا اُن نُفوسِ قُدسیہ کے متبرَّک کلام کو اپنا وِرد و وَظیفہ بنا کر مصائب و آلام سے خلاصی پاتی اور دَارَین (دنیا و آخرت) کی سعادتیں حاصل کرتی ہے۔ اِس مبارَک سلسلے کی ایک سنہری کڑی غوثُ الاَغْواث، قُطبُ الاَقطاب، غوثُ الاَعظم سیِّد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کی طرف منسوب عربی قصیدہ بنام "قصیدۂ غوثیہ" بھی ہے۔ اس قصیدے میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے اُوپر ہونے والے فضلِ خُداوندی کا ذکر فرمایا ہے، نیز تحدیثِ نعمت کے طور پر منصبِ وِلایت و معرفتِ الٰہی میں اپنے بلند مقام و اعلیٰ مرتبے سے دنیا والوں کو آگاہ فرمایا ہے۔ کثیر اَولیائے کِرام اور مشائخ عظام نے اس مبارَک قصیدے کو بطورِ وَظیفہ اپنا کر اِس سے حاصل ہونے والے فوائد و برکات کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بھی "مدنی پنج سورہ" میں "قصیدۂ غوثیہ" کو تحریر کرکے اِس کے دَس فوائد و برکات ذِکر فرمائے ہیں۔ اُن میں سے چند کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

**قصیدۂ غوثیہ کے فوائد و برکات:** ❁ اس قصیدے کا پڑھنا قُربِ خُداوندی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے ❁ اس قصیدے کا وِرد قوّتِ حافظہ کو بڑھاتا ہے ❁ اس قصیدے کے پڑھنے والے کو عَرَبی پڑھنے میں بصیرت (مہارت) حاصل ہوتی ہے ❁ ہر مشکل اور سخت کام کے لئے 40 روز پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ کامیابی حاصل ہوگی ❁ ہر مرض و تکلیف سے نجات پانے کے لئے تین بار یا پانچ بار پڑھنا مُفید ہے ❁ تیل پر دَم کرکے آسیب زَدہ اور جن والے مریض کے جسم پر مَلیں، (آسیب یا جن) دفع ہوگا ❁ ظالم سے نَجات پانے کے لئے روزانہ پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ خلاصی نصیب ہوگی۔ (ماخوذ از: مدنی پنج سورہ، ص265، 266)

## قصیدۂ غوثیہ مع ترجمہ

1 سَقَانِی الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ — فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وَصْل (قُربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ

2 سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ كُئُوْسٍ — فَهِمْتُ بِسُكْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے اَحباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خُمار سے مست ہو گیا

3 فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا — بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اَقطاب (اولیا کی ایک خاص قسم) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آکر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو

4 وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ — فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم اِرادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرا لشکر ہو کیونکہ ساقیِ قوم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے میرے لئے جامِ محبت کو لَبالب بھر دیا ہے

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

5 شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ　　وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کُھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قُرب کو نہ پا سکے

6 مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ　　مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّا زَالَ عَالِیْ

تم سب (اَولیا) کا مقام بلند ہے، لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اوپر ہے میری بلندی ہمیشہ رہے گی

7 اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ　　یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہِ قُربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے با اختیار بنا دیا ہے اور عظمت و جلال والا خُدا میرے لئے کافی ہے

8 اَنَا الْبَازِیُّ اَشْہَبُ کُلِّ شَیْخٍ　　وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

میں سفید باز ہوں ہر ولی پر غالب ہوں (جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے) (بتاؤ تو!) کون ہے جس کو مجھ جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو

9 کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ　　وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) پہنایا جس پر عزم اور ارادۂ مستحکم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سَر پر رکھے

10 وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ　　وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ربُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع (خبر دار) کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا فرمایا

11 وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا　　فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام اَقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے

12 فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ　　لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام و نشان تک نہ رہے

13 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ　　لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مل جائیں (کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں بالکل فرق نہ رہے)

14 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ　　لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز سے بجھ کر بالکل سَرد ہو جائے (اور اُس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے)

15 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ　　لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

16 وَمَا مِنْہَا شُہُوْرٌ اَوْ دُہُوْرٌ　　تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلا شک و شبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

17 وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ　　وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات!) جھگڑے سے باز آ

18 مُرِیْدِیْ ہِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ　　وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ اور (شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے)
بولتا رہ اور جو تیرا دل چاہے کر کیونکہ میرا نام بزرگ ہے

19 مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ　　عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید! اللہ کے سوا کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزت میرا پروردگار ہے

اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے

20 طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ　　وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

آسمان و زمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں

21 بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ　　وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میر املک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں

اور میر اوقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)

22 نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا　　کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

23 دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا　　وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں (ظاہری و باطنی) علم پڑھتے پڑھتے قُطب بن گیا اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا و مولا عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا

24 فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ　　وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

اَولیاءُ اللہ کے گروہ میں میری مِثل کون ہے؟ اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کر سکے؟

25 رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ　　وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

26 وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ　　عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم مبارک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں

27 نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ　　هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہاشمی، مکّی اور حجازی میرے جدِّ پاک ہیں، اِنہیں کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا

28 مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ　　عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خُدا کو مارنے والا) ہوں

29 اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ　　وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میر القب ہے اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

30 اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ　　وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی اَولاد سے ہوں اور میر ارُتبہ مُخْدَع (یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیا کی گردنوں پر ہیں

31 وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ　　وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبد القادر میر امشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں

32 تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ　　اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمایئے اور میر اسوال رَدنہ کیجئے، میری فریاد رَسی کیجئے، میرے آقا! میر احال ملاحظہ فرمایئے۔

اللہ پاک ہمیں بھی قصیدۂ غوثیہ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# تھیلیسیمیا اور اینیمیا
# (Thalassemia and Anemia)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

اینیمیا جسم میں خون کی کمی کو کہا جاتا ہے، اینیمیا کی اقسام اور وجوہات بہت زیادہ ہیں۔ تھیلیسیمیا بھی اینیمیا کی ایک قسم ہے۔ اس بیماری میں خون میں موجود لال خلیوں (Red Blood Cells) میں ہیمو گلوبین (ایک قسم کی پروٹین) کی صحیح مقدار اور صحیح معیار بننے میں مسئلہ ہوتا ہے اور یہ ایک جین کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

**جینیاتی اعتبار سے تھیلیسیمیا کی اقسام:**

1. الفا تھیلیسیمیا (A-Thalassemia)
2. بی ٹا تھیلیسیمیا (B-Thalassemia)

**شدت کے لحاظ سے تھیلیسیمیا کی اقسام:**

1. **تھیلیسیمیا میجر (Major):** تھیلیسیمیا میجر سب سے زیادہ شدید ہے۔ یہ ایک خطرناک قسم ہے جو نسل در نسل بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم میں خون کی کمی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر وقت پر خون نہ لگوایا جائے تو جان جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

2. **تھیلیسیمیا انٹر میڈیا (Intermedia):** تھیلیسیمیا انٹر میڈیا میں شدت درمیانی ہوتی ہے، اس میں خون لگوانے کی ضرورت کم ہوتی ہے، عموماً ہیمو گلوبین کی مقدار 7 سے 9 تک رہتی ہے۔

3. **تھیلیسیمیا مائنر (Minor):** تھیلیسیمیا مائنر میں سب سے کم شدت پائی جاتی ہے۔ یہ مریض عموماً عام لوگوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ اور اس قسم میں علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں، صرف لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کی تشخیص خصوصاً شادی سے پہلے بہت اہم ہے کیونکہ اگر میاں بیوی دونوں اس کے مریض ہوں تو بچّوں کو تھیلیسیمیا میجر ہو سکتا ہے۔

تھیلیسیمیا میجر کی علامات عام طور پر 6 ماہ کی عمر تک ظاہر ہو جاتی ہیں۔ چند علامات یہ ہیں: ✵ بے چینی ✵ پیلا پن ✵ بھوک نہ لگنا ✵ بڑھوتری میں ناکامی ✵ یرقان وغیرہ۔

**تھیلیسیمیا کی تشخیص (Diagnosis) کا طریقہ:** یہ ایک بہت اہم موضوع ہے اس وقت پاکستان میں کم و بیش 90 ہزار افراد تھیلیسیمیا کا شکار ہیں اور ہر سال کم و بیش 8 ہزار کا اضافہ بھی ہوتا ہے۔

خون کا ایک ٹیسٹ جس کا نام ہیمو گلوبین الیکٹرو فوریس (H.B Electrophoresis) ہے یہ صرف زندگی میں ایک ہی دفعہ کرانا ضروری ہے، اور چھ مہینے کی عمر کے بعد کسی بھی ٹائم کروایا جاسکتا ہے۔ اگر والدین میں سے دونوں کو تھیلیسیمیا مائنر ہو تو بچے کو تھیلیسیمیا میجر ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

**تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے خوراک:** کم چربی والی غذائیں اور سبزیاں وغیرہ بالعموم سبھی لوگوں کے لئے مفید ہیں۔ جبکہ تھیلیسیمیا کے مریض کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ چربی و چکنائی والی غذائیں بہت کم کھائے نیز اگر خون میں آئرن کی مقدار پہلے ہی موجود ہے تو مریض کو آئرن سے بھرپور کھانے کی اشیاء کو مزید محدود کرنے کی ضرورت ہے۔ مچھلی، گوشت، دودھ اور بریڈ وغیرہ میں آئرن کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

تھیلیسیمیا فولک ایسڈ کی کمی کا سبب بن سکتا ہے۔ گھرے

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

سبز پتوں والی سبزیوں اور پھلوں میں فولک ایسڈ قدرتی طور پر پایا جاتا ہے، یہ اعلیٰ آئرن لیول کے اثرات کو روکنے اور خون کے سرخ خلیوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ اگر مریض کو اپنی غذا میں کافی فولک ایسڈ نہیں مل رہا ہے تو ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کرے۔

**معاشرتی اعتبار سے تھیلیسیمیا کی آگاہی:** 1 عوام کے لئے یہ معلومات ضروری ہیں کہ رہائشی علاقے، تعلیم، پیشے، آب و ہوا، کپڑوں یا ساتھ رہنے سے یہ مرض منتقل نہیں ہوتا 2 اگر والدین میں سے کسی ایک کو تھیلیسیمیا مائنر ہے تو بچّے میں بھی صرف تھیلیسیمیا مائنر کی منتقلی ہو گی 3 تھیلیسیمیا مائنر ہو یا میجر پیدائش کے وقت جسم میں موجود ہوتا ہے 4 تھیلیسیمیا مائنر تا زندگی مائنر یعنی صغیرہ ہی رہتا ہے اور تھیلیسیمیا میجر یعنی کبیرہ تا زندگی میجر ہی رہتا ہے۔ یہ دونوں اقسام کبھی بھی ایک دوسرے میں تبدیل نہیں ہو سکتیں 5 تھیلیسیمیا مائنر جن والدین میں ہو تو ان کے بچّوں میں یہ منتقل ہونے کا چانس 50 فیصد ہے اور 25 فیصد تھیلیسیمیا میجر کا چانس ہے۔ اگرچہ یہ لوگ بظاہر تندرست ہوتے ہیں لیکن یہ مرض ان کی آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتا ہے۔

**ضروری احتیاط:** بیماریاں اور ان کے علاج اللہ کریم کی طرف سے ہیں، وہی شفا دینے والا اور محفوظ رکھنے والا ہے لیکن جہاں تک تحقیق و تجربات سے معلوم ہو اس میں احتیاط لازمی کرنی چاہئے۔ تھیلیسیمیا سے بچت کے لئے ایک احتیاطی تدبیر پر عمل کیا جائے۔ شادی سے پہلے مرد و عورت کا ٹیسٹ لازمی کروائیں، اگر دونوں میں سے کسی ایک کو مائنر ہو تو مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر دونوں کو ہی مائنر ہو تو بچوں کو میجر ہونے کے بھی چانس ہیں، اس لئے جس کے ٹیسٹ میں تھیلیسیمیا کی موجودگی سامنے آئے تو اس کی شادی اسی سے کی جائے جس کا ٹیسٹ نارمل ہو۔

**دعوتِ اسلامی اور تھیلیسیمیا:** اَلحمدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جس طرح قراٰن و سنّت کی اشاعت میں کوشاں ہے، دنیا بھر میں ہزاروں مدارس، جامعات اور مساجد تعمیر کرچکی ہے، اسی طرح زمینی و آسمانی آفات کے مواقع پر فلاحی کاموں کے سلسلے میں بھی دعوتِ اسلامی اپنی خدمات پیش کررہی ہے۔ پچھلے دنوں وطنِ عزیز ملکِ پاکستان میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے کئی اداروں کو خون کی ضرورت تھی، ڈاکٹرز پریشان تھے، خون کا بندوبست کرنا کافی مشکل ہو چکا تھا، اسی اثنا میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے تھیلیسیمیا سمیت خون کے دیگر امراض میں مبتلا مریضوں کو خون دینے کی ترغیب دلائی اور خون دینے والوں کے لئے دعا فرمائی، ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے ملک بھر میں مختلف مقامات پر کیمپس لگائے، جہاں عوام کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے کئی ذمہ داران نے بھی خون عطیہ کیا۔ تقریباً ایک سال میں دعوتِ اسلامی نے 40 ہزار سے زائد خون کی بوتلیں اداروں تک پہنچائیں۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اور بشمول تھیلیسیمیا تمام امراض کے مریضوں کو صحت و تندرستی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: تمام علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے کریں۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

## علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا محمد بلال عطّاری مدنی (کامونکی، ضلع گجرانوالہ پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہماری موجودہ اور آنے والی نسل کے لئے بہت مفید میگزین ہے، ہر ماہ اس میگزین کو ہر مسلمان کے گھر پہنچنا چاہئے، نیز اس کی بکنگ کا نظام ایسا ہونا چاہئے کہ لوگ بآسانی اس میگزین کی بکنگ کرواسکیں۔

2 ڈاکٹر شاہد اقبال ڈوگر عطّاری (پیتھالوجسٹ، جناح اسپتال، لاہور، طالب علم درسِ نظامی (عالم کورس)، دَرَجہ ثانیہ، جامعۃُ المدینہ جوہر ٹاؤن، لاہور): اَلْحَمْدُلِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری کا فیضان اور علمِ دین کی برکتیں لُٹا رہا ہے، مسلمانوں کی اجتماعی اخلاقیات سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، یہ میگزین مسلمانوں کی دینی تعلیم سے دُوری کو مٹا رہا ہے، اس میگزین کے پڑھنے والے چاہے بچّے ہوں یا بڑے، مَرد ہوں یا عورتیں، بوڑھے ہوں یا جوان سب کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔

## متفرق تاثرات

3 مَاشَآءَ اللّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" نیکی کی دعوت عام کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لئے اپنا اہم کردار ادا کررہا ہے، اس کے ذریعے ہم اپنی زندگی بہترین طریقے سے گزار سکتے ہیں۔ (مظہر حسین عطّاری، مدرس مدرسۃُ المدینہ سنّت نگر، مانانوالہ، پنجاب) 4 اَلْحَمْدُلِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں، اس ماہنامہ کی برکت سے میری بیٹی کو اُردو پڑھنے کا شوق ہوا اور وہ کہتی ہے کہ بابا یہ بہت اچھا رِسالہ ہے۔ (اختر عطّاری، جھڈو، سندھ) 5 میں میٹرک میں پڑھتا ہوں، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر مجھے کافی دینی معلومات حاصل ہوئی اور اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے دینی و دنیوی مواد شامل کیا جاتا ہے۔ (احمد حسن، میانوالی) 6 مشورہ: بچّوں کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "راستہ تلاش کیجئے" سیگمنٹ بھی شامل کیجئے۔ (بنتِ اشرف، ٹھٹھہ، سندھ) 7 اَلْحَمْدُلِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کا خزانہ ہے، اس کا ہر ہر موضوع قابلِ تحسین ہے، مجھے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور بزرگانِ دین کے بارے میں شامل کئے جانے والے مضامین اچھے لگتے ہیں۔ میں ان سب ہستیوں کے نام اور مہینا جس ماہ کا رسالہ ہے، سب اپنی Book reference میں لکھتی ہوں، نیز عقائد وغیرہ کے موضوع بھی نوٹ کرتی ہوں۔ (اُمِّ مُزَمِّل، برمنگھم، U.K) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا میگزین ہے، اپریل 2021ء کے ماہنامہ کی اسٹوری "مجھے دودھ پسند نہیں" پڑھ کر میں دودھ پسند کرنے لگی ہوں۔ اور جون 2021ء کے ماہنامہ کا Topic "جلدی مت کیجئے" میرا پسندیدہ مضمون ہے۔ (بنتِ راجہ شکیل عباس، اسلام آباد) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مجھے بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اور "فریاد" بہت اچھے لگتے ہیں، میرا ناقص مشورہ یہ ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مین ٹائٹل وَرَق پر مقدس مقام کا نام اور جگہ بھی لکھی جائے۔

(بنتِ جمیل احمد عطاریہ، پسرور، ضلع سیالکوٹ، پنجاب)

## نفلی روزوں کے فضائل

بنتِ سیّد مظہر عطاریہ (بحریہ ٹاؤن، اسلام آباد)

روزہ دینِ اسلام کی ایک عظیم عبادت ہے، جو بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد کا حامل ہے، روزہ بظاہر ایک مشقت والی عبادت ہے، لیکن حقیقت میں اپنے مقصد اور نتیجے کے لحاظ سے یہ دنیا میں موجبِ راحت اور آخرت میں باعثِ رحمت ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الصّٰٓىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور روزے رکھنے والے اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (پ22، الاحزاب:35)

روزہ رضائے الٰہی اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے، اس لئے رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس کے بھی بہت فضائل ہیں، چنانچہ احادیثِ نبوی میں مذکور نفل روزوں کے فضائل درج ذیل ہیں:

**احادیث اور نفلی روزوں کے فضائل:** (1) جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا، اللہ پاک اسے دوزخ سے چالیس سال (کی مسافت کے برابر) دُور فرما دے گا۔ (جمع الجوامع، 7/190، حدیث:22251) (2) اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اسے دیا جائے، جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، 5/353، حدیث:6104) (3) روزہ رکھو، تندرست ہو جاؤ گے۔ (معجم اوسط، 6/147، حدیث:8312) **نوٹ:** عہدِ حاضر میں جدید سائنسی تحقیقات بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہیں کہ روزہ بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔ (4) جس نے کسی دن اللہ پاک کی رضا کے لئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔ (مسند امام احمد، 9/90، حدیث:23384) (5) جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ پاک قیامت تک کیلئے اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔ (مسند الفردوس، 3/504، حدیث:5557) (6) اللہ پاک نے اپنے ذمّہ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ کے لئے پیاسا رکھے، اللہ پاک اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت میں) سیراب کرے گا۔ (الترغیب والترہیب، 2/51، حدیث:18) (7) حدیثِ قدسی میں ہے کہ روزہ اللہ پاک کے لئے ہے اور اس کی جزا اللہ پاک خود ہی ہے۔ (مسلم، 447، حدیث:2704) یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ پاک ہی کو پالیتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنی رضا کیلئے خوب نفل روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

## ایصالِ ثواب کے 5 طریقے

اُمِ زُفَر اشرفیہ (مہاراشٹر، ہند)

ایصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانا، اس کیلئے بہت سے طریقے رائج ہیں، کچھ تو شرعی اعتبار سے درست ہیں لیکن کچھ کو عوام نے غیر شرعی بنا دیا ہے، آج اس مضمون میں ہم آج کے دور کے حساب سے ایصالِ ثواب کے چند طریقوں پر روشنی ڈالیں گے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمان ہے: میری اُمّت گناہ سمیت قبر میں داخل ہو گی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہو گی، کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(المعجم الاوسط، 1/509، حدیث:1879)

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ

والہٖ وسلَّم! میری ماں انتقال کر گئی ہیں، (میں ان کی طرف سے صدقہ یعنی خیرات کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ اُمِّ سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد، 2/180، حدیث: 1681)

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ ہمیں اپنے مرحومین کیلئے ایصالِ ثواب کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں، درج ذیل ایصالِ ثواب کے پانچ طریقے حالاتِ حاضرہ کے مطابق لکھے جارہے ہیں، اگر پسند آئیں تو عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

1 **فاتحہ:** قراٰن خوانی، درودِ پاک کا وِرد اور اِستغفار پڑھ کر زندوں اور مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا بہترین ہے، اس میں کوئی روپیہ خرچ نہیں ہوتا اور ہم اپنی سہولت سے چلتے پھرتے، کسی بھی وقت پڑھ کر ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں 2 **نذرونیاز:** اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً نذرونیاز کہتے ہیں اور یہ تبرک ہے، اسے امیر و غریب سب کھاسکتے ہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ غریبوں کو ترجیح دی جائے، کوشش کی جائے کہ ہمارے یہاں جو رواج ہوگیا ہے کہ نیاز میں ہم غریبوں کو کم اور اپنے امیر رشتے داروں کو زیادہ دعوت دیتے ہیں، اسے تبدیل کیا جائے اور ہوسکے تو کھانے کو غریبوں کی بستی میں پہنچا دیا جائے، اسی طرح عُرس کے موقع پر مزار پر ایک چادر چڑھاکر باقی چادروں کی رقم سے غریبوں میں کمبل اور ضرورت کی چیزیں تقسیم کی جائیں 3 **تعمیرِ مسجد و مدرسہ:** مسجد و مدرسے کی تعمیر میں حصّہ لینا بہترین صدقۂ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ ہے، آج کل نئی مسجدوں کی تعمیر سے زیادہ پُرانی مسجدوں کی تزئین وآرائش پر خرچ کیا جاتا ہے اور ہماری عالیشان مسجدیں نمازیوں سے خالی رہتی ہیں، اس لئے کوشش کی جائے کہ جہاں مسجد نہ ہو، وہاں پر سادگی کے ساتھ مسجد و مدرسے کی تعمیر میں تعاون کیا جائے 4 **دینی کاموں میں حصّہ:** قراٰن شریف کے نسخے، دُرود شریف، نعت شریف کی کتابیں اور دینی کُتب کو ضرورت مندوں تک پہنچانا بھی کارِ خیر ہے، ذِکرُاللہ اور دینی اجتماعات کے اِنعقاد میں حصّہ لیں، دینی کتب کی اشاعت کروائیں، مدرسے کے خرچ میں تعاون کریں اور ان سب میں ایصالِ ثواب کی نیت کریں 5 **نیک اولاد:** یہ سب سے اوّل ہے لیکن بڑا محنت طلب کام ہے، اس لئے آخر میں لکھا ہے، نیک اولاد صدقۂ جاریہ ہے، اس لئے کوشش کریں کہ آپ خود، آپ کی اولاد، آپ کے اہل و عیال اور دیگر رشتہ دار دینی ماحول سے وابستہ رہیں، نیک بننے کی کوشش کرتے رہیں، تاکہ ہمارا ہر عمل، قول و فعل ہماری اگلی اور پچھلی نسلوں کیلئے صدقۂ جاریہ بنے، ہمارا ہر لمحہ ہمارے مرحومین کیلئے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کے لکھنے میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے رسالے "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" سے مدد لی گئی ہے۔

## فرعونیوں پر آنے والے عذابات

محمد ظفر اقبال (تخصص فی الفقہ والمعاملات، جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی)

جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنی سرکشی پر جمے رہے تو ان پر اللہ پاک کی نشانیاں پے در پے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ان کو سزا دلانے اور بعد میں آنے والوں کی عبرت کیلئے اللہ پاک سے دعا کی تھی چنانچہ ان پر پانچ عذابات آئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے: ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ- فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ(۱۳۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پِسو (یاجوئیں) اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔ (پ9، الاعراف: 133)

### فرعونیوں پر آنے والے 5 عذابات:

1 **طوفان:** اتنی کثرت سے بارش ہوئی کہ فرعونیوں کے گھروں میں پانی گلے گلے کھڑا ہوگیا۔ جو بیٹھا وہ ڈوب گیا، جو کھڑا رہا اس کے گلے گلے پانی رہا۔ بنی اسرائیل اس سے محفوظ رہے۔ ہفتے کے دن سے اگلے ہفتے تک، سات دن یہ عذاب رہا۔ تب فرعون نے موسیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لانے کا وعدہ کیا 2 **ٹڈیوں کا عذاب:** طوفان ختم ہونے کے بعد بھی فرعونی ایمان نہ لائے تو صرف ایک مہینے بعد قبطیوں (فرعونیوں) پر ٹڈی کا عذاب آیا جو کہ سات دن تک رہا۔ ٹڈیاں ان کے کھیت، گھروں کی چھتیں، سامان اور کیلیں تک کھا گئیں۔ پھر ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السّلام سے ایمان لانے کا وعدہ کیا، آپ کی دُعا سے عذاب دُور ہوگیا 3 **قُمَّل (گھن، جوں، پسو یا کیڑا):** ایک مہینہ آرام سے گزرا پھر بھی ایمان نہ لائے تو ان پر گھن یا جوں کا عذاب آیا۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے جسم تک چاٹ گئے۔ دس بوری چکی پر جاتیں تو مشکل سے تین کلو واپس آتا۔ پھر موسیٰ علیہ السّلام کے پاس شرمندگی سے آئے، یہ عذاب بھی ایک ہفتہ تک رہا 4 **مینڈک:** وعدہ سے منکر ہوگئے تو ان پر مینڈک کا عذاب آیا کہ جہاں بھی بیٹھتے وہاں مینڈک ہی مینڈک ہوجاتے، کھانوں میں، پانی میں، چولھوں میں، چکی میں مینڈک ہی مینڈک تھے۔ یہ عذاب بھی

ایک ہفتہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس روتے ہوئے آئے، ایمان کا وعدہ کیا تو عذاب ختم ہوا 5 خون: مکّاروں نے پھر سے وعدہ خلافی کی تب خون کا عذاب آیا اس طرح کہ کنویں، چشمے، سالن، روٹی، سب میں تازہ خون ہو گیا۔ فرعون نے حکم دیا کہ قبطی اسرائیلی کے ساتھ ایک برتن میں کھائیں تو اسرائیلی کی طرف شوربہ اور اس کی طرف خون ہوتا۔ اگر اسرائیلی کے برتن سے پانی قبطی کے برتن میں ڈالتے تو آتے ہی خون ہو جاتا یہاں تک کہ اسرائیلیوں سے فرعونیوں نے اپنے منہ میں کلیاں کروائیں تو اسرائیلی کے منہ میں پانی ہوتا تھا قبطی کے منہ میں پہنچ کر خون ہو جاتا تھا۔ (تفسیر نور العرفان، ص263، الاعراف:133 ملخصاً)

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچتے ہوئے فرائض اور دیگر نیک اعمال کرنے چاہئیں تاکہ اللہ پاک اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی سے بچا جاسکے۔

## تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 125 مضامین کے مؤلفین

### مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام:

**کراچی:** عبدُاللہ ہاشم عطّاری مدنی، محمد اویس عطّاری، محمد اریب، محمد ظفر اقبال، حافظ افنان عطّاری، محمد شاف عطّاری، محمد اسماعیل عطّاری، ابو بکر عطّاری، جاوید عبد الجبار، توصیف احمد، محمد سبطین رضا، محمد وقار یونس، نعمان رضا عطّاری، عبد النبی۔ **لاہور:** جمیل الرّحمٰن، فیاض عطّاری، محمد بُرہانُ الحق جلالی، مبشر رزاق عطّاری، محمد عامر رضا، علی نواز عطّاری۔ **فیصل آباد:** عبد الرؤف خاور، اویس افضل عطّاری۔ **راولپنڈی:** شاکر حسین، طلحہ خان عطّاری، سعید سلیم، احمد رضا۔ **اٹک:** اختر علی عطّاری، گل شاہد رضا۔ **جہلم:** منیر عطّاری، محمد اویس رضا۔ **متفرق شہر:** محمد حمزہ عطّاری (حیدر آباد) علی رضا (نواب شاہ)، نصر اللہ (بلوچستان)، بلال حسین (سرگودھا)، محمد کاشف عطّاری (گجرات)، افضال احمد مدنی (قصور)، احمد فرید (ملتان)، محمد طاہر فاروق (سیالکوٹ)، محمد عثمان (گوجرانوالہ)، مزمل علی عطّاری (عارف والا)، محمد فہیم رضا (جامپور)، محمد عامر (رحیم یار خان)، محمد عابد (پاکپتن)، حافظ کامران (اسلام آباد)، طلحہ حسن (عمر کوٹ)۔

### مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام:

**کراچی:** بنتِ رضوان احمد، بنتِ عمران، بنتِ نوید، بنتِ وسیم احمد، بنتِ وسیم، بنتِ اکرم، بنتِ تسلیم، بنتِ خورشید، بنتِ پٹھان، بنتِ ظفر، بنتِ محمد تسلیم، بنتِ رضوان، بنتِ خورشید احمد، بنتِ شہزاد، بنتِ عابد حسین، بنتِ عمر دین، بنتِ فاروق، بنتِ سفیر اللہ، بنتِ شاہد، بنتِ محمد ندیم، بنتِ صادق، بنتِ صغیر۔ **سیالکوٹ:** بنتِ محمد رشید، بنتِ یٰسین، بنتِ اظہر، بنتِ محمد شبیر، بنتِ اقبال، بنتِ محمد منیر، بنتِ منیر احمد، بنتِ محمد نواز، بنتِ مشتاق، بنتِ اصغر، بنتِ عبد العزیز، بنتِ محمد طارق، بنتِ منظور حسین، بنتِ مبارک۔ **لاہور:** بنتِ طارق، بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ اجمل، بنتِ شفیق احمد۔ **حیدر آباد:** بنتِ عبد الجبار، بنتِ عزیز۔ **رحیم یار خان:** بنتِ نیاز، بنتِ ظہیر۔ **گجرات:** بنتِ منوّر حسین، بنتِ محمد لطیف۔ **واہ کینٹ:** بنتِ محمد سلیم، بنتِ شاہنواز۔ **راولپنڈی:** اُمِّ حنظلہ، بنتِ مدثر۔ **متفرق شہر:** بنتِ امین (محراب پور)، بنتِ نذیر (میانوالی)، بنتِ جعفر (فیصل آباد)، بنتِ سید مظہر (اسلام آباد)، بنتِ محمد ایوب (اٹک)، بنتِ حسین (احمد پور شرقیہ)، بنتِ اشرف (گوجرہ)، بنتِ شوکت نیازی (ملتان)۔ **اوور سیز: ہند:** اُمِّ زُفر اشرفیہ، بنتِ محمد اسرار، بنتِ چاند پاشا، بنتِ محمد غوث، بنتِ عبد الرؤف، بنتِ افتخار، بنتِ عزان، بنتِ محمد الیاس۔ **اسپین:** بنتِ عمران۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 نومبر 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہو جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

## تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے فروری 2022)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 نومبر 2021

1 قراٰنِ کریم سے 20 اسماءُ الحسنیٰ 2 نمازِ فجر پر 5 فرامینِ مصطفےٰ 3 نیکی کے کاموں میں تعاون کی 10 صورتیں

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں: صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

# دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

## بِن قاسم باغ میں شجر کاری مہم کے سلسلے میں تقریب

### مختلف سیاسی وسماجی شخصیات کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے فلاحی شعبے FGRF کے تحت پاکستان بھر کی طرح کراچی میں بھی شجر کاری مہم جاری ہے۔ اس سلسلے میں کلفٹن کراچی کے بن قاسم باغ میں بھی تقریب منعقد کی گئی جس میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سمیت مختلف سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور کراچی ریجن کے نگران حاجی امین عطّاری نے شُرکا کو دعوتِ اسلامی کی شجر کاری مہم سے متعلق آگاہی فراہم کی۔ تقریب میں شریک ہونے والی شخصیات نے دعوتِ اسلامی کی اس کاوش کو سراہا نیز سندھ حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا گیا۔ اس کے بعد پودے لگانے کا سلسلہ ہوا۔ واضح رہے کہ FGRF کے تحت 14 اگست 2021ء سے مُون سُون سیزن کے دوران "پودا لگانا ہے، درخت بنانا ہے" کی مہم کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ مہم کے دوران ملک بھر میں 20 لاکھ پودے لگائے جائیں گے جبکہ اسی مہم کے تحت صرف کراچی کے بن قاسم باغ میں 7 ہزار پودے لگائے جائیں گے۔

## میاواکی اربن فاریسٹ پلانٹیشن کا بڑا منصوبہ

### کراچی میں ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا بڑا منصوبہ

کراچی میں ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی نے ایک انقلابی قدم اٹھانے کا عزم کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی (Pollution) کو قابو کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا فلاحی ادارہ FGRF کراچی میں 300 سے زائد جگہوں پر چھوٹے چھوٹے مصنوعی جنگل بنائے گا جسے میاواکی اربن فاریسٹ پلانٹیشن کہا جاتا ہے۔ پہلا اربن فاریسٹ کراچی کی مشہور ترین شاہراہ شارع فیصل پر بنادیا گیا ہے۔ اربن فاریسٹ ایک جنگل ہوتا ہے جو شہر کے اندر چھوٹی سی جگہ پر بنادیا جاتا ہے، اس میں مختلف سائز کے پودے بہت قریب قریب لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ پودے آس پاس کی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو اپنے اندر جذب کرکے فضا کو صاف ستھرا بناسکیں۔ اِن شآءَ اللہ اربن فاریسٹ منصوبے کی تکمیل سے کراچی میں ماحولیاتی آلودگی کافی حد تک کم ہوجائے گی، کراچی کے بعد پورے پاکستان میں FGRF کی جانب سے میاواکی اربن فاریسٹ بنائے جائیں گے تاکہ ہمارا وطن سرسبز و شاداب ہوسکے۔ ایک میاواکی اربن فاریسٹ بننے میں تقریباً 2 لاکھ 50 ہزار کی لاگت آرہی ہے جبکہ دعوتِ اسلامی نے صرف کراچی میں 300 اور پاکستان بھر میں ہزاروں اربن فاریسٹ بنانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ عاشقانِ رسول سے مدنی التجا ہے کہ اس صدقۂ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں اور ڈھیروں ثواب کے حقدار بنیں۔

## جناح ہال کوئٹہ میں اسلامک ورکشاپ

### مفتی علی اصغر عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی کا خصوصی بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 09 اگست 2021ء بروز پیر جناح ہال میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ میں اسلامک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ کا آغاز دوپہر 02:00 بجے ہوا جس میں شرکت کے لئے کوئٹہ اور اس کے مضافات سے شخصیات سمیت سینکڑوں عاشقانِ رسول نے جناح ہال میٹروپولیٹن کارپوریشن کارخ کیا۔

مفتی علی اصغر عطّاری مدنی نے قراٰن و سنّت کی روشنی میں زندگی کو کامیاب بنانے کے اصولوں پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو ان سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی۔

## UK میں شعبۂ تعلیم کے تحت دینی پروگرام کا انعقاد

### ایسٹن یونیورسٹی برمنگھم میں "The Power of Words" کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد

برمنگھم UK میں قائم ایسٹن یونیورسٹی میں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے تحت "The Power of Words" کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ پروگرام میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مختلف موضوعات بالخصوص اخلاقیات کے حوالے سے شُرکا کی راہنمائی فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوکر دین کی خدمت کرنے کا ذہن دیا، اس موقع پر شُرکا نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، کراچی

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

# چُغلی

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری، 4/115، حدیث:6056)

کسی کی بات نقصان پہنچانے کے اِرادے سے دُوسروں کو بتانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، 2/594، تحت الحدیث:216)

پیارے بچّو! کسی کی چغلی لگانا اچھی بات نہیں ہے، چغلی گناہ اور اپنے پیارے اللہ پاک کو ناراض کرنے والا کام ہے، چغل خور فساد ڈالنے والا ہوتا ہے، چغلی عذابِ قبر کا سبب ہے، چغل خور اللہ پاک کے نزدیک بدترین لوگ ہیں، چغل خور دوستوں میں جدائی ڈالتا ہے۔

بعض بچّوں میں بھی چغلی کی عادت پائی جاتی ہے اور وہ بات بات پر اپنے بہن بھائیوں کی امّی ابّو سے اور اسکول میں دوسرے بچّوں کی ٹیچر سے چغلی لگاتے رہتے ہیں کہ بڑے بھائی نے بہن کو مارا ہے، اس نے آج اسکول میں سبق نہیں سنایا اور ٹیچر نے اس کو ڈانٹا بھی ہے، دو بچّے آپس میں بات کر رہے ہوتے ہیں تیسرا بچہ کان لگا کر سنتا ہے اور ان کی باتیں دوسروں کو بتاتا ہے اس طرح کی اور بہت ساری باتیں ہیں جن میں بچّے اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کی چغلی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک لڑکی کا انتقال ہوگیا، اسے دفن کرنے کے بعد اس لڑکی کے بھائی کو یاد آیا کہ اس کی رقم کی تھیلی تو قبر میں گِر گئی جب بھائی نے واپس جاکر قبر کھولی اور جھانک کر دیکھا تو قبر میں آگ بھڑک رہی تھی، اس نے گھر آکر اپنی امی سے پوچھا کہ میری بہن کے عمل کیسے تھے؟ امی نے بتایا کہ تمہاری بہن کی عادت تھی کہ وہ پڑوسیوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی اور چغل خوری کرتی تھی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص71 ملخصاً)

اللہ پاک ہمیں چُغلی اور دیگر گناہ والے کاموں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

# اچھے بچّو! صفائی کا خیال رکھئے

مولانا اویس یامین عطاری مَدَنی*

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

باہر استعمال کیا ہوا جوتا پہن کر استنجا خانے جانے سے بچنا مناسب ہے کیونکہ اس سے فرش گندہ ہوجاتا ہے۔ (رسالہ جھوٹا چور، ص31)

پیارے بچّو! گھر میں استنجا خانے (Toilet) میں جاتے ہوئے استنجا خانے کی چپل استعمال کرنی چاہئے، بعض بچّے اسکول، ٹیوشن یا باہر سے کھیل کر آتے ہیں اور جُوتے، چپل اتارنے کی جگہ پر جوتے، چپل اتارے بغیر ہی Toilet میں چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھر کا صحن، استنجا خانے کا فرش اور W.C پر پاؤں رکھنے کی جگہ گندی ہوجاتی ہے اور اس سے بعد میں جانے والوں کو گِھن آتی ہے۔ نیز استنجا خانے سے باہر آنے کے بعد جوتے، چپل گیلے ہونے کی وجہ سے گھر اور صحن میں گندگی بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ لہٰذا باہر استعمال کئے ہوئے جوتے، چپل پہن کر استنجا خانے میں نہیں جانا چاہئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

# اس طرح یاد کیجئے

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

خُبیب نے کہا: داداجان! آج کل مجھے ٹیسٹ یاد نہیں ہو رہے بتایئے میں کیا کروں؟ داداجان نے کہا: بیٹا! میں آپ کو سبق یاد کرنے کے کچھ طریقے بتاتا ہوں جن سے بہت فائدہ ہوگا: 1 اچھی طرح سمجھ کر یاد کیجئے 2 اونچی آواز سے پڑھتے ہوئے یاد کیجئے 3 یاد کرنے کا ایک ٹائم فکس کرلیجئے 4 ٹینشن فری ہوکر یاد کیجئے 5 جو یاد کرلیا اسے لکھ کر چیک کیجئے۔

صُہیب نے پریشان لہجے میں کہا: داداجان! یاد تو ہوجاتا ہے لیکن اسے لانگ ٹائم کے لئے کس طرح سیو کریں؟ داداجان مسکرائے اور کہا: 1 یاد کرنے کے بعد شروع سے لے کر آخر تک ایک نظر دیکھنا 2 جو یاد کیا اسے کسی سے شئیر کرنا 3 جب جب موقع ملے Repeat کرنا۔

ان طریقوں پر عمل کرنے سے جو آپ نے یاد کیا ہوگا وہ دیر تک یاد رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ!

اُمِّ حبیبہ نے کہا: اتنے دن ہوگئے آپ نے کوئی واقعہ بھی نہیں سنایا۔

ہاں بھئی! دن تو کافی ہوگئے ہیں، اب تو واقعہ سنانا ہی پڑے گا، داداجان نے فوراً جواب دیا۔

پھر داداجان واقعہ سنانے لگے: اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک معجزہ یہ بھی دیا ہے کہ آپ نے کمزور حافظے کو اچھا بنادیا۔ اب واقعہ سنو:

ایک صحابی نے اپنی پریشانی اور حدیثوں کو بھولنے کی فریاد کچھ اس طرح کی: یارسولَ اللہ! میں آپ سے بہت ساری حدیثیں سنتا ہوں اور ان کو بھول جاتا ہوں۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم اپنی چادر پھیلاؤ، انہوں نے اپنی چادر پھیلادی، وہ صحابی کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دونوں ہاتھوں (کو ملا کر ان) سے چلو بنایا (اور ایسے اشارہ کیا کہ جیسے کوئی چیز ہاتھوں سے ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: اس چادر کو اپنے سینے سے لگالو۔ جس طرح حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا میں نے ویسا ہی کیا پھر اس کے بعد میں کوئی چیز بھی نہیں بھولا۔[1]

پیارے بچّو! اس واقعے کے بعد ان کی میموری بہت پاوَر فُل ہوچکی تھی۔ اب آپ لوگ ان کا نام بتایئے؟ صُہیب نے بھولے پَن سے کہا: داداجان! جب آپ نے نام ہی نہیں بتایا تو ہمیں کیسے معلوم ہوگا؟ داداجان نے مسکراتے ہوئے کہا: وہ خوش نصیب صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

صُہیب ایک دَم بولا: ہاں! ان کا دودھ والا واقعہ بھی تو سنایا تھا آپ نے۔ داداجان نے صُہیب کی تعریف کرتے ہوئے کہا: واہ بھئی! آپ کو وہ واقعہ بھی یاد ہے۔

خُبیب نے کہا: داداجان! یہ تو اس وقت کی بات ہے جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام کے درمیان موجود تھے اور انہوں نے اپنی مرادیں مانگ لیں۔ ہم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کچھ مانگیں تو کیا ہماری مدد فرمائیں گے؟

داداجان نے کہا: بالکل! ہماری مدد فرمائیں گے بلکہ ہمارے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مدد کرنے والے بہت سارے واقعات کتابوں میں لکھے ہوئے بھی ہیں۔

دادا جان نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: انہی واقعات میں سے ایک واقعہ امام بُوصیری رحمۃُ اللہ علیہ کا ہے۔ تینوں بچّوں نے ایک ساتھ کہا: ان کا "قصیدۂ بُردہ شریف" تو بہت مشہور ہے ہمارے اسکول میں روزانہ پڑھایا جاتا ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دادا جان نے کہا: مگر بچو! اس قصیدے کا ایک بڑا ہی پیارا واقعہ بھی ہے:

ہوا یوں کہ امام بُوصیری رحمۃُ اللہ علیہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوگئے اور ان کے جسم کا آدھا حصہ بالکل بیکار ہوگیا، وہ کافی پریشان تھے۔

ایک دن انہوں نے بیماری کی حالت میں یہ قصیدہ لکھا اور اس قصیدے میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد چاہی۔ جب قصیدہ مکمل ہوگیا تو وہ سو گئے، خواب میں پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا، اور دیکھا کہ آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے وہی قصیدہ پڑھ رہے ہیں، قصیدہ سننے کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے جسم پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور اپنی چادر ڈال دی۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو وہ بالکل ٹھیک ہوچکے تھے اور جو چادر ڈالی تھی وہ بھی موجود تھی۔

آپ کو پتا ہے کہ یہ واقعہ کب کا ہے؟

کب کا ہے دادا جان؟ خُبیب نے فوراً پوچھا۔

پیارے بچّو! یہ واقعہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے کے تقریباً 600 سال بعد کا ہے۔[2]

خُبیب نے حیرت سے کہا: دادا جان! نہ کوئی دوائی لی نہ ہی انجیکشن لگایا صرف خواب میں ہاتھ پھیرنے سے کیسے ٹھیک ہوگئے؟ دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: یہی تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کمال ہے۔ جو چیزیں آج آپریشن سے ٹھیک ہوتی ہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صرف ہاتھ پھیر کر ٹھیک کر دیا کرتے تھے۔

اُمِّ حبیبہ بولی: ایسا کوئی واقعہ سنائیے! دادا جان نے کہا: بچو! ابھی آپ لوگ اپنا ہوم ورک کیجئے بعد میں واقعات بھی سنا دوں گا۔ یہ کہتے ہوئے دادا جان اپنے کمرے میں چلے گئے۔

(1) بخاری، 1/62، حدیث: 119 (2) عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردہ، ص37، کشف الظنون، 2/1331، 1332

# حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہم سب کو اللہ پاک نے پیدا کیا ہے۔ اللہ پاک ہی ہم سب کو دیتا ہے۔ جب ہماری طبیعت خراب ہوتی ہے تو اللہ پاک ہی ہمیں شِفا عطا کرتا ہے۔ ساری دنیا اسی کے کنٹرول میں ہے، اس کی مرضی کے بغیر کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے اللہ پاک کے بہت سارے نام ہیں جیسے اللہ، رَحمٰن، رحیم، سَتَّار، غَفَّار، خَالِق، مَالِك، اور یہ نام اتنے ہیں کہ ہم گِن بھی نہیں سکتے۔

آپ نے نقشے میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حروف ملا کر 6 نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "اللہ" تلاش کرکے دکھایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے:

1 قادِر 2 شافی 3 ہادی 4 سَلام 5 عزیز 6 رَزَّاق۔

صرف ان دو سمتوں میں تلاش کریں

| ے | ئ | ی | ہ | ت | ر | ع | و | ق |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پ | ل | س | ل | ا | م | ک | ج | ھ |
| ھ | خ | ض | ق | چ | ط | ن | ذ | ع |
| گ | ہ | ڑ | ا | ل | ل | ہ | ژ | ز |
| ف | ا | ٹ | د | ب | ش | ا | ف | ی |
| د | د | ظ | ر | ز | ا | ق | ث | ز |
| س | ی | ض | ح | ث | ہ | ھ | ظ | آ |
| ا | م | ن | ب | ط | چ | ش | ز | ص |

# مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق (لاہور)

قراٰنِ کریم لوگوں کے لئے ہدایت وراہنمائی کا سَرچشمہ ہے، تو تعلیمِ قراٰن ایک مسلمان کی اولین ترجیحات میں شامل ہونی چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کا "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق" بھی قراٰن کی تعلیم دینے میں مصروف ہے جو کہ نشتر کالونی لاہور میں واقع ہے۔

"مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق" میں کلاسز کا آغاز 2010ء میں ہوا، اس مدرسہ کا سنگِ بنیاد رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 5 کلاسز ہیں جن میں 165 طلبہ نورِ قراٰن سے منوّر ہورہے ہیں۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 85 طَلَبہ حفظِ قراٰن کے زیور سے آراستہ ہوچکے ہیں جبکہ ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرنے والوں کی تعداد 229 ہے۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے تعلیمِ قراٰن مکمل کرنے والے تقریباً 27 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

**جملے تلاش کیجئے!:** پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) "قصیدۂ بردہ شریف" تو بہت مشہور ہے (2) ہم سب کو اللہ پاک نے پیدا کیا ہے (3) چغل خور دوستوں میں جدائی ڈالتا ہے (4) اس کی نظر لوہے کے ایک وائپر پر پڑی (5) چغلی عذابِ قبر کا سبب ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

---

## جواب دیجئے (نومبر 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: کن صحابی رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے درست فرمادی تھی؟

سوال 02: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد کتنی ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

# مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق (لاہور)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 13 سالہ محمد شکیل عطّاری بن محمد عمران کی تعلیمی و اَخلاقی کارکردگی ذیل میں دی گئی ہے، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 1 ماہ 22 دن میں ناظرہ قراٰن مکمل کیا اور بہت کم مدت 9 ماہ 27 دن میں حفظِ قراٰن مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ نمازِ پنجگانہ، تہجد، اشراق اور چاشت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کے لئے امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی 20 سے زائد کُتب و رَسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ درسِ نظامی (عالم کورس)، تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مفتی کورس) اور دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرنے کے خواہش مند بھی ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ما شآءَ اللہ! جب بھی دیکھا محنت کرتے دیکھا ہے، چھٹیوں سے دور، بھرپور لگن اور مستقل مزاجی سے اپنی تعلیم میں مصروف رہنے والے ہیں۔ ان کی تربیت میں ان کے والدین کا کردار سرِفہرست ہے۔

---

**نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔**

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2021ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

نوٹ ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2022ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

---

## جواب یہاں لکھئے (نومبر 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2021ء)

جواب: 1.................. جواب: 2..................

نام.................. ولدیت.................. موبائل/واٹس ایپ نمبر..................

مکمل پتا..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2022ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

# افسوس ناک حادثہ

مولانا بلال حسین عطاری مدنی*

کراچی کے ایک عالمِ دین امام صاحب کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے علاقے میں ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا:

کٹی ہوئی ایک پتنگ ہوا میں ہچکولے کھاتی ہوئی ایک پی. ایم. ٹی (Pole mounted Transformer) میں جا پھنسی، افسوس کہ یہ سارا منظر (تقریباً ایک 8 سالہ) بچّے نے دیکھ لیا، وہ پتنگ لُوٹنے کے لئے اس PMT سے متصل ایک عمارت کی چھت پر جا پہنچا مگر ٹرانسفارمر سے پتنگ اتارنا اس کے لئے اتنا آسان نہ تھا، وہ بچّہ پتنگ اتارنے کی کوئی تدبیر (چال) سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں اس کی نظر لوہے کے ایک وائپر پر پڑی جس کی مدد سے اس بچّے نے ٹرانسفارمر میں پھنسی پتنگ کو اتارنا چاہا۔ بچّے نے جیسے ہی وائپر پتنگ کی طرف بڑھایا تو وہ ٹرانسفارمر کی ننگی تاروں سے جا ٹکرایا، بجلی نے زوردار جھٹکے سے بچے کو زمین پر دے مارا۔ بچّے کا ایک ہاتھ اس قدر جھلس چکا تھا کہ مجبوراً کاٹنا پڑا۔ یوں ایک ذرا سی نادانی نے ننھے بچّے کو ہمیشہ کے لئے اس کے ہاتھ سے محروم کردیا۔

محترم والدین! تجسس، کچھ نیا کرنا اور ہر دلچسپ چیز تک پہنچنے کی ضِد بچّوں کی فطرت کا حصّہ ہوا کرتی ہے۔ بچّوں کو اس بات کا کوئی شعور نہیں ہوتا کہ کیا غلط ہے کیا صحیح اور کیا نقصان دہ ہے کیا فائدہ مند۔ بچّہ جب تک سمجھ دار نہ ہوجائے اسے حادثات کا امکان زیادہ لاحق رہتا ہے اور وہ آپ کی نگہداشت (Care) کا محتاج رہتا ہے۔ بچّوں کو کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچانے کے لئے آگے لکھی گئی حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا فائدہ مند ہوگا:

* بہت چھوٹے بچّوں پر سوتے، جاگتے، دودھ پیتے وقت نظر رکھنا چاہئے، جب بچہ کروٹ بدلنے کے قابل ہوجائے تو اس پر اور زیادہ نظر رکھئے کیوں کہ وہ کسی بھی وقت بستر سے گر سکتا ہے یا لڑھک کر کسی چیز سے ٹکرا سکتا ہے * جب بچّہ گھٹنوں کے بَل چلنے لگ جائے تو اس کی پہنچ میں کوئی بھی ایسی چیز نہ رہنے دیں جس سے اسے نقصان پہنچنے کا امکان ہو * سیڑھیوں کے ساتھ جو گرل ہوتی ہے اس کی سلاخوں کا درمیانی فاصلہ (Gap) زیادہ نہ ہو ورنہ بچّہ سیڑھیوں سے گر سکتا ہے یا اپنا سر (Head) اس میں پھنسا سکتا ہے * جن کھڑکیوں میں گرل نہ لگی ہو بچّوں کو ان سے دور ہی رکھیں، چوں کہ کھڑکی سے باہر کی دنیا بچّے کے لئے انتہائی دلچسپ ہوتی ہے اس لئے غیر محفوظ کھڑکیوں کے پاس کوئی ایسا فرنیچر نہ رکھیں کہ جس پر چڑھ کر بچّہ کھڑکی تک پہنچ سکے * چھت پر بڑی مُنڈیر (Boundary) لازمی تعمیر کرائیں ورنہ چھت کی طرف جانے والے دروازے بچّوں کے لئے مکمل بند رکھیں * بچّوں کو اکیلے باہر نہ جانے دیں اور اپنے ساتھ لے کر جائیں تو بچّوں کا ہاتھ تھامے رکھیں * بچّوں کو جب کار میں لے کر بیٹھیں تو چائلڈ لاک لگانے کا لازمی اہتمام کریں * بچّوں کو وقتاً فوقتاً نقصان دہ اشیاء کا تعارف (Introduction) کراتے رہیں۔

اللہ کریم ہمارے کل کے مہکتے ان پھولوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اٰمین

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلام اور عورت

# فیضانِ اولیا

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ پاک کے فضل و احسان سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فَیضانِ رحمت کا سلسلہ صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور پھر ان کے فَیض یافتگان اَولیائے کاملین کے ذریعے جاری و ساری ہے، اِن نُفوسِ قُدسیہ کے فُیوض وبَرَکات کے باعث ہر دور میں حق کی شمع فَروزاں رہی، انہی کی بدولت لوگوں کی ظاہری و باطنی اصلاح کا سامان ہوتا رہا۔

**ولی کسے کہتے ہیں؟** "اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات و صفات کی معرفت رکھتے ہوں، اس کی اطاعت و عبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنا قربِ خاص عطا فرمائے ان کو "اولیاء اللہ" کہتے ہیں۔"

(بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت، ص81)

اَلحمدُ لِلّٰہ ہمیں اولیائے کرام سے نسبت وعقیدت ہے اور اولیاء اللہ کی محبت دونوں جہاں کی سعادت اور رضائے الٰہی پانے کا سبب ہے، ان کی برکت سے ربِّ کریم مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے، ان کی دعاؤں سے مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے، ان کے وسیلہ سے دعا کرنا قبولیّت کا ذریعہ ہے، ان کی سیرت پر عمل کرکے صراطِ مستقیم پر استقامت کے ساتھ چلا جاسکتا ہے، ان کی پیروی کرنے میں نجات ہے نیز اولیائے کرام کی صحبت پانے والا اگر برا بھی ہو تو اچھا بَن جاتا ہے جیسا کہ منقول ہے: ایک چور رات کے وقت حضرتِ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے گھر داخل ہوا، اس نے پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اس لوٹے سے وضو کرکے کمرے میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جاؤ گے۔ اس نے وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت رابعہ نے یوں دُعا کی: اے میرے مولیٰ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ وہ رات کے آخری حصے تک نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں پایا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص305 ملخصاً)

اس ایمان افروز حکایت سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی صحبت کس قدر مفید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں کے دامنِ کرم سے وابستہ رہیں، ان کی سیرت کا مطالعہ کریں نیز ان کی تصنیفات و بیانات کے ذریعے ان کی برکات حاصل کریں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم نفس کی نگرانی چاہتے ہو تو مجاہدہ کرنے والے مَردوں اور عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرو تاکہ طبعیت بھی راغب ہو اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو۔

(احیاء العلوم، 5/152)

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

# حضرتِ اُمِّ بِشر بنتِ قیس رضی اللہُ عنہا

مولانا ابرار اختر القادری*

حضرت اُمِّ بِشر بنتِ قیس بن ثابت رضی اللہُ عنہا ان انصاری صحابیات میں سے ہیں جو ہجرتِ نبوی سے پہلے ہی اسلام لاچکی تھیں، بعض نے آپ کا نام خُلَیسہ[(1)] اور بعض نے خُلَیدہ[(2)] ذکر کیا ہے۔

آپ کا تعلق قبیلۂ بنی دُہمان سے تھا، آپ کا پورا گھرانہ ہی عظمتوں کا پیکر تھا، کیونکہ آپ مشہور صحابی حضرت براء بن مَعرور رضی اللہُ عنہ کی زوجہ تھیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعتِ اسلام کی اور آپ سے احادیثِ کریمہ روایت کیں۔[(3)]

آپ کے فرزند نے غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش کیا اس اعتبار سے آپ کو ایک شہید صحابی کی والدہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔[(4)]

سُنن ابنِ ماجہ میں ہے کہ حضرت اُمِّ بِشر رضی اللہُ عنہا حضرت کعب بن مالک رضی اللہُ عنہ کے وصال کے وقت ان کے پاس آئیں اور کہا: اے ابو عبدُالرّحمٰن! اگر آپ بعدِ وصال فلاں (یعنی میرے بیٹے) سے ملیں تو انہیں میرا سلام کہنا، تو حضرت کعب نے فرمایا: اے اُمِّ بشر! اللہ پاک تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں بھلا اس کا اختیار کہاں! حضرت اُمِّ بِشر نے جواباً کہا: اے ابو عبدُالرّحمٰن! کیا آپ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ مسلمانوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنّت کے درخت سے لٹکائی جاتی ہیں۔ فرمایا: ہاں، آپ بولیں: یہ وہی ہے۔[(5)]

جبکہ طبقات ابنِ سعد میں ہے کہ حضرت اُمِّ بِشر رضی اللہُ عنہا نے خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: کیا مرنے کے بعد مُردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مثال سے سمجھاتے ہوئے) فرمایا کہ نیک روحیں سبز پرندوں کی طرح جنّت میں رہتی ہیں تو جیسے درختوں پر پرندے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح وہ بھی پہچانتے ہیں۔[(6)]

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مدینۂ منوّرہ میں جو بھی فوت ہوتا یہ (وقتِ وصال اس کے پاس آتیں اور) اس کی معرفت اپنے بیٹے کو سلام کہلا کر بھیجتی تھیں۔[(7)]

آپ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مرضِ وصال میں آپ کی عیادت کرنے کی سعادت حاصل کی۔[(8)]

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاصابہ، 8/107 (2) طبقات ابن سعد، 8/241 (3) طبقات ابن سعد، 8/241 (4) طبقات ابن سعد، 8/241 (5) ابنِ ماجہ، 2/196، حدیث: 1449 (6) طبقات ابن سعد، 8/241 (7) مراٰۃ المناجیح، 2/459 (8) طبقات ابن سعد، 8/241۔

* شعبہ فیضان صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

## ① شوہر اپنے گھر میں عدت نہ گزارنے دے تو؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اسے اس کے میکے چھوڑ آنے کا کہا، اپنے گھر رکنے نہیں دیا، تو اس کی بیوی دو دن نیچے دیور کے گھر پر رہی۔ اس کے بعد بیوی کے گھر والے اسے اپنے ساتھ لے گئے کیونکہ شوہر اسے دورانِ عدّت اپنے گھر رہنے نہیں دے رہا۔ اس صورت میں عدت کا خرچہ شوہر پر لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت کی عدت کا خرچہ اس کے شوہر پر لازم ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ طلاق والی عورت کے لئے عدت شوہر کے گھر پر گزارنا لازم ہے اور جب وہ شوہر کے گھر پر عدت گزارے، تو اس کا نفقہ یعنی خرچہ شوہر پر لازم ہوتا ہے۔ لیکن اگر عدت میکے میں یا کہیں اور گزارے، تو جب تک شوہر کے گھر لوٹ کر نہیں آتی، اس وقت تک وہ ناشزہ یعنی نافرمان کہلاتی ہے اور شوہر سے عدت کا خرچ لینے کی حق دار نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر ہی اسے گھر سے نکال دے اور اپنے گھر عدت گزارنے نہ دے، جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر کسی اور جگہ عدت گزارے، تو اس صورت میں وہ نافرمان نہیں ہوتی اور شوہر پر اس کی عدت کا خرچہ بدستور لازم رہتا ہے اور اسے نکالنے کی وجہ سے شوہر گناہ گار بھی ہوتا ہے کیونکہ طلاق والی عورت جب تک عدت میں ہو، تو شوہر پر واجب ہے کہ اسے اس مکان میں رہنے دے، جس میں عورت طلاق سے پہلے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔

یاد رہے کہ تین طلاقوں کے بعد عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور اب اس سے پردے کے وہی احکام ہیں، جو ایک اجنبی عورت سے پردہ کرنے کے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

## ② بچے کو دودھ پلانے سے وضو کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر اسلامی بہن دودھ پیتے بچے کو اپنا دودھ پلائے تو کیا فقط دودھ پلانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر نہیں ٹوٹتا تو کیا وہ دودھ پلانے کے بعد اسی وضو سے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے عورت کا وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ السلام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں وضو توڑنے والی جتنی چیزیں بیان فرمائی ہیں، ان میں بچے کو دودھ پلانا شامل نہیں، لہٰذا اگر کسی عورت نے باوضو ہونے کی حالت میں بچے کو اپنا دودھ پلایا تو وہ بعد میں اسی وضو سے نماز وغیرہ ادا کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

# ربیعُ الآخر کے چند اہم واقعات

**6 ربیعُ الآخر 1370ھ یومِ وصال**

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم محمد شریف محدّثِ کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

**11 ربیعُ الآخر 561ھ یومِ عرس**

پیرانِ پیر، حُضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1438 تا 1442ھ اور
"المدینۃ العلمیہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے۔

**17 ربیعُ الآخر 701ھ یومِ وصال**

ولیِّ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

**18 ربیعُ الآخر 725ھ یومِ وصال**

حضرت خواجہ نظامُ الدّین اولیا سیّد محمد بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

**21 ربیعُ الآخر 1252ھ یومِ وصال**

حضرت علّامہ سیّد محمد امین المعروف ابنِ عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

**ربیعُ الآخر 4ھ وصالِ مبارک**

اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنتِ خُزیمہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1438، 1439ھ اور
"المدینۃ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔
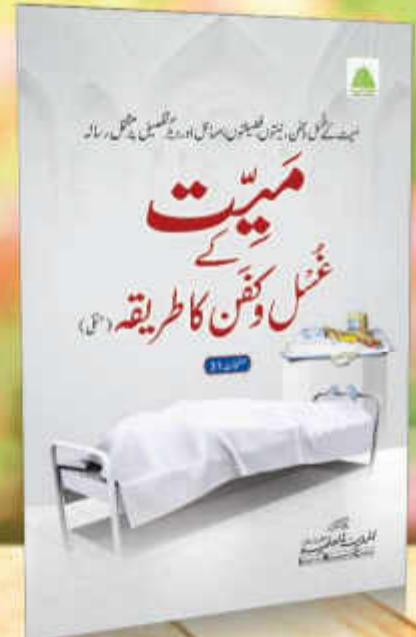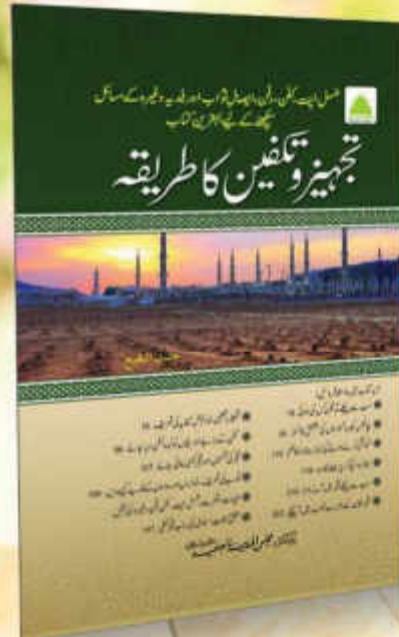
مسلمان کی نمازِ جنازہ اور کفن دفن کے احکام جاننے کے لئے یہ کتب و رسائل مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
November 2021

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2021ء

# گھر ٹوٹنے سے بچائیے!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

آج کل ہمارے معاشرے میں گھر ٹوٹنے یعنی طلاق کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں اور اس میں میاں بیوی کی نادانیاں بھی شامل ہیں۔ ان نادانیوں میں تیز غصہ، قوتِ برداشت کی کمی، بداَخلاقی، معمولی باتوں پر بحث و تکرار، لڑائی جھگڑا اور مار پیٹ وغیرہ شامل ہیں، ان اسباب کی وجہ سے بالآخر طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ناچاقی کی صورت میں بیٹی کے غلطی پر ہونے کے باوجود بعض والدین اپنی بیٹی ہی کی طرف داری کرتے، اسے مزید اُکساتے اور پھر طلاق کے بعد بیٹی کے گھر بیٹھ جانے کی صورت میں خوب پچھتاتے بھی ہیں۔ بالفرض! اگر میری (یعنی سگِ مدینہ کی) بیٹی مجھ سے کہے کہ شوہر نے مجھے گھر سے نکل جانے کا کہہ دیا ہے، اب میں کیا کروں؟ تو میں اسے کہوں گا کہ شوہر کے قدموں میں گر کر اُس سے معافی مانگ لو اور اپنا گھر ٹوٹنے سے بچاؤ۔ اس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کرکے گھر سے نکل جانے کا کہے تو سمجھدار بیٹا اپنے باپ سے رو رو کر معافیاں ہی مانگے گا ہر گز گھر چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ وہ والدین خطا پر ہیں جو شوہر سے لڑ کر اُس کا گھر چھوڑ کر گھر آنے والی بیٹی کی حوصلہ افزائی کرتے، شوہر، ساس اور نندوں سے مزید لڑنے پر اُکساتے بلکہ کئی افراد کو ساتھ لے کر بیٹی کے شوہر اور سسرال والوں سے لڑنے پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! عورت اگر اپنے سُسرال میں عاجزی کے ساتھ جُھک کر نہیں رہے گی تو اس کے لئے اپنا گھر بسانا مشکل ہو جائے گا۔ بسا اوقات شادی کے بعد شروع شروع میں مسائل ہوتے ہیں لیکن اگر عورت سمجھدار ہو تو آہستہ آہستہ سُسرال میں اپنا مقام بنا لیتی ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ پورے گھرانے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔ بسا اوقات لڑاکے اور بدمعاش قسم کے نوجوان جنہیں پولیس کی مار بھی راہِ راست پر نہیں لا پاتی، سمجھدار اور سلیقہ شعار بیوی انہیں شریف انسان بنا دیتی ہے۔ عورت اگر شروع ہی سے سُسرال میں نرمی، حکمتِ عملی، مسکراہٹ اور غصے کا جواب پیار سے دینے کی ترکیب رکھے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ الکریم ایک دن آئے گا کہ یہ اسی گھر کی رانی بنے گی۔ ویسے بھی لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی پیدائش کی شرح زیادہ ہے، لڑکی کے لئے اچھا رشتہ تلاش کرنا ایک مشکل کام ہے اور لڑکی کی شادی پر ہونے والے لاکھوں لاکھ بلکہ بعض اوقات کروڑوں روپے کے اخراجات عموماً والدین کی کمر توڑ کر رکھ دیتے ہیں، ایسے میں شادی کے چند ماہ یا سال بعد شوہر یا سسرال سے ناراض ہو کر لڑکی کا اپنے میکے میں یعنی والدین کے گھر بیٹھ جانا اور معمولی باتوں پر طلاق کا مطالبہ کرنا بربادی نہیں تو کیا ہے؟ شادی کوئی گُڑیا گُڈے کا کھیل نہیں کہ بار بار ہوتا رہے۔ آج کل کنواری لڑکیوں کی شادی بڑی مشکل سے ہوتی ہے تو بھلا طلاق یافتہ عورت کو بالخصوص جبکہ اس کی اولاد بھی ہو، مناسب رشتہ کہاں سے ملے گا! جذبات میں آکر طلاق لینے اور بچوں سمیت ماں باپ کے گھر بیٹھ جانے والی لڑکی کے والدین کا رویّہ بھی بسا اوقات بیٹی کے ساتھ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور ایسی لڑکی سخت ٹینشن کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے، اب پچھتانے سے کیا ملے کیوں کہ بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس لئے عورت کو چاہئے کہ ہر ممکن اور جائز راستہ اختیار کرکے اپنا گھر ٹوٹنے سے بچائے اور لڑکی کے ماں باپ وغیرہ بھی غلطیوں پر اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے اسے اپنا گھر آباد کرنے ہی کا ذہن دیں۔ اگر میری کوئی مدنی بیٹی اس طرح شوہر، ساس یا نندوں سے لڑ جھگڑ کر میکے میں جا بیٹھی ہے تو اسے میری نصیحت ہے کہ فوراً کوئی حکمتِ عملی بروئے کار لائے، اپنے گھر واپس جائے اور شوہر، ساس وغیرہ سے مُعافی مانگ کر اپنا گھر بسائے۔ شوہر وغیرہ کو بھی چاہئے کہ عورت کو نہ صرف مُعاف کریں بلکہ اگر خود انہوں نے بھی اس پر ظلم کیا ہو تو اس سے مُعافی مانگیں۔ یاد رہے! شوہر کا بیوی پر اور ساس کا بہو پر ظلم کرنا بھی ناجائز و حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر، بیوی، سسرال اور میکے والے سب اس بات کو یاد رکھیں کہ طلاق شیطان کا پیارا عمل ہے اور میاں بیوی میں طلاق کے ذریعے بھی شیطان مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا، آپس میں لڑواتا اور گناہوں کا بازار گرم کرواتا ہے۔ اللہ کریم ہر مسلمان میاں بیوی کو آپس میں پیار محبّت اور اِتّفاق و اِتّحاد سے رہنے کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے جنّت میں بھی انہیں ساتھ رہنا نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 5 اپریل 2021ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے اور ضرورتاً ترمیم کرکے، امیرِ اہلِ سنّت کو دکھا کر پیش کیا جارہا ہے۔)



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764